ان اللّٰه وملٰئکته یصلون علی النبی یا ایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما

بتائید چمن آرای باغ جهان و زیب اوان بیمنت اقتران این دیوان خوش عنوان در نعت
رسول آخر زمان من تصنیف جامع الکمال جناب میان محمد [illegible] سنی حنفی

دیوان نعت

بباعث کثرت شائقین مدح و نعت سید المرسلین صلی اللّٰه علیه وسلم باهتمام بندگان درگاه کریم جناب
قاضی عبدالکریم بن قاضی نور محمد و قاضی رحمة اللّٰه و قاضی فتح محمد صاحب مرحوم ساکن تلیندر

در مطبع نامی فتح الکریم واقعه بمبئی طبع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بیحد اوس خالق مطلق کو کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے صنایع بدایع نوع بشر کو شعار حیات و تمیز سے سرفراز فرماکر دیوان عالم مین پیدا کیا اور درود نامحدود اوس ناظم برحق پہ کہ جسکو سخن آفرین ازل نے بنام نامی آن گرامی مطلع قصیدۂ کائنات کیا پھر اوسی معظم و مکرم کو مقطع اشعار موجودات ٹھہرادیا صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ وسلّم اما بعد فقیر حقیر محمد عبدالرحمٰن عرف محمد عبداللہ تخلص فصاحت ولد مولوی عبدالقادر سکندرآبادی خدمات فیضدرجات اصحاب عالی ہمم وارباب سخا و کرم مین گذارش کرتا ہے کہ جناب معلّی القاب فضیلت مآب حضرت قاضی احمد صاحب برادر جناب فیضماب گل گلزار کامرانی بہار گلستان قدردانی حضرت قاضی ابراہیم صاحب سلمہ الوہاب نے زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ میرے برادر صاحب موصوف خطون مین متواتر لکھا کرتے ہین کہ شہر بمبئی اور اوسکے گرد و نواح کے اضلاع مین اکثر جا عربی مولود پڑھا جاتا ہے اور اوسکے مطالب و معانی علم پر موقوف ہین ناخواندونکی سمجھہ مین نہین آتے ہین اونکو بجز خوش الحانی کے معنی سے بہرہ حاصل نہین ہوتا اگر معنی سمجھہ مین آوے تو حظ قلبی اور فیض روحی حاصل ہو اور آنسرور کائنات کی محبت اونکے دلون مین زیادہ ہو تو ذریعۂ نجات ہے اس سبب سے ہمنے کئی نسخے قصائد نعت نبی کے چنانچہ دیوان قابل مجموعۂ نجم الضیا مظاہر الاعجاز دیوان وفا یعنے سوداے آخرت اور ہشت بہشت وغیرہ بہت کوشش کر کے چھپوائے ہین مگر اندنون اکثر شایقین سے سماعت مین آیا کہ دیوان قصائد در نعت آنحضرتؐ من تصنیف قدوة السالکین وزبدة العارفین شہسوار عرصۂ سخندانی عندلیب نغمہ سراے چمن مدح خوانی گوہر

آبدار

آبدار دریاے فضل وکمال پسندیدۂ شعرائے ماضی وحال افصح الشعرا اکمل النظما جناب مغفرت مآب مولانا و استاذنا حضرت **جان محمد** صاحب المتخلص بہ سخی مرحوم ومغفور ساکن اورنگ آباد دکن جو فی الحال سکندرآباد تعلق چہاؤنی حیدرآباد دکن مین تشریف فرماتھے بہت عمدہ ہے اور مرغوب صغیر وکبیر ہے ہر شعر اوسکا گوہر نایاب ہے ہر صفحہ اوسکا روشن مثل صفحۂ آفتاب ہے فصاحت مین لاجواب ہے ہر ایک بیت بلاغت مین انتخاب ہے اگر دستیاب ہو تو ضرور بالضرور ارسال کرین تو ہم اس عروس زیباے حجرہ نشین کو زیور طبع سے آراستہ کرکے منصۂ شہود پر جلوہ گر کرین تاکہ اوسکے دیدار فصاحت آثار سے شایقین نعت نبی اور طالبان مدح رسول ایزدی کا دل شاد اور باغ باغ ہو اور اس خاکسار کو بہی اجر عظیم حاصل ہو اور موجب حسنات کامل ہو اور دعاے مغفرت سے ہر قاری وسامع یاد کرے جب مین نے یہہ بات جناب قاضی احمد صاحب کی زبانی سُنی تو یہہ دیوان بلاغت نشان ما سوا اسکے بہت قصائد مصنف دیوان ہذا کے جو ہر طرف پہیلے ہوئے تہے بکوشش تمام وبسعی مالاکلام زرکثیر صرف کرکے فراہم کیا اور جس جس ردیف کے قصیدے تہے وہان داخل کردیے اور حق تالیف بہی بموجب حق سعی دیگر اس کتاب کو انجام کیا اور وارثان مصنف کے جو پیش کیا گیا تو وہ بہی اسکو پڑہکر نہایت خوش ہوئے بلکہ جس وقت قاضی صاحب موصوف کے طبع کرانے کا حال سُنا تو کہا شکر ہے خدا کا زہے نصیب کہ ہمارے بزرگون کا نام جاری رہا یہہ کہکر قاضی صاحب مذکور کے حق مین دعاے خیر کی اور باعث خوشنودی کیا نیز حق تالیف وتصنیف وغیرہ جو کچہہ کہ تہا جناب قاضی صاحب ممدوح کو ہبہ کردیا اور قاضی احمد صاحب موصوف کی خدمت مین حاضر کیا انہون نے اپنے برادر بزرگ حضرت قاضی ابراہیم صاحب مہتمم کتاب ہذا کی خدمت بابرکت مین روانہ فرمایا تب حضرت موصوف نے جناب فیض مآب بلبل شاخسار سخندانی طوطی شکرستان شیرین زبانی مداح مصطفے شیخ عبدالقادر صاحب المتخلص بہ وفا سے ترتیب دیوان کی تاریخ کہلوائی اور معمورۂ بمبئی کے مطبع مرغوب ہر دیار مین زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ فرمایا اب مشتریان بازار سعادت اور خریداران نیک نیت سے اور ناظرین وقاری وسامعین سے یہہ عرض ہے کہ جو صاحب اس دیوان کو خریدے اور پڑہے مصنف مغفور وچہپوانے والے اور جامع کو بہ دعاے خیر یاد کرے آمین ثم آمین یارب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیان تحریر بسم اللہ سے ہے فضل رحمان کا
بیاض صبح بخشش سر ورق ہے میرے دیوان کا
خدا کو بھا گیا جب حسن اوس سلطان خوبان کا
بنا کر آئینہ در پیش رکھا روے جانان کا
تصور جب ہوا اللہ کو کثرت کے سامان کا
ہوا محجوب باری خانِ سامان اپنے سبحان کا
ثنا خوان خود خدا ہے اوسکے کامل حسن ایمان کا
ازل مین کعبۂ دین ہو گیا رخ جس مسلمان کا
بیاضِ صبح محشر عکس ہے دلبر کے دامان کا
خورِ روز قیامت ہے ستارہ کفش جانان کا
بیان کس منہہ سے ہو یہہ حیرا ہے جان بریان کا
کہ خور پھینکا ہوا چھالا ہے میرے داغ ہجران کا
دلیل نحنُ اقرب سے ہوا تحقیق یہہ ہمکو
خدا کو بھی نہ چھوڑا عشق کامل حسن انسان کا
جگر کو آہ نے چھیدا مژہ مین اشک ہین سفتہ
ہوا وہ مثقبِ مرجان یہ مثقب دُرِّ غلطان کا
تمھارا نور چمکیگا ترحم سے قیامت مین
چراغ صبح کا عالم بنے خورشید تابان کا
کہا ہے ثانیِ اثنین اذ ہما فی الغار اللہ نے
مراتب اور ہین یہہ مرتبہ صدیق ذیشان کا

خبر ہے بعد میرے گر نبی ہوتا عمرؓ ہوتا
خلافت میں نہ رکھا نام جسنے کفر و بطلان کا
ملایک نے حیا کی جس سے کیا کامل حیا ہوگی
لقب ہے با حیا و کامل الایمان عثمانؓ کا
اوڑایا ذوالفقار تیز سے سر کفر کا یکدم
ہوا ہے قوت اسلام بازو شاہ مردانؓ کا
تمہاری آل و اولاد کا سخی ثناخوان ہے
صلے میں مغفرت دینا ہے مطلب اوس ثناخوان کا

عشق جب پیدا نہ تھا تب عشق کا دستور تھا
تھا خدا ناظر نبی کا اوسکا یہہ منظور تھا
جسم سے جان دور تھی اور جسم جان سے دور تہا
قالب ارواح بو الارواح سے معمور تھا
جب تلک تہا ذات کے اندر احد مشہور تھا
ہوگیا احمد جدا ہوکر اوسیکا نور تھا
حضرت موسیٰ کہاں تھے اور کہاں کوہ طور تہا
دید پہلے کس نے کی کیا خدا کا نور تھا
خلق کی شہرت نہ تھی پر تو نبی مشہور تھا
احمدا جب کچھ نہ تہا رب تہا ترا مذکور تھا
چشم کھلتے ہی کیا نظارۂ خوبی حق
دیدۂ آدم میں مردم بنکے تو مستور تھا
مرہم رحمت سے تیرے ہوگیا اندمال
زخم عصیان پر ہمارے ورنہ کیا انگور تھا
جب جدائی خوش نہ آئی نحن اقرب کہہ دیا
وصل تیرا ہر طرح اللہ کو منظور تھا
خشک تاب عارض تابان سے بالکل ہو گیا
چشمۂ خورشید شاید آب سے معمور تھا
بے سبب کب تہا تیری صبح ولادت کا ظہور
ریش عصیان جہان کو مرہم کافور تھا
کیا طباشیر آپ کی صبح ولادت ہو گئی
اس تپ عصیان سے عالم سبکا سب رنجور تھا
مثل شپر دید سے اے مہر نور حق تیری
دیدۂ اہل بغاوت پہلے ہی سے کور تھا
تیرے باعث ہو گئی آدمؑ کی توبہ مستجاب
آگے پیدایش کے تو ایسا ہی ذی مقدور تھا
یا نبی سخی کی یون کرنا شفاعت رب کے پاس
وصف سے تیرے یہہ دنیا میں بہت مسرور تھا

داغ عشق احمدی دل پر ہے شعلہ طور کا
سینۂ مشتاق میں ہے ایک عالم نور کا
کیون نہ ہو داغ فراق یار ٹھنڈا نور بار
ہے مہ میلاد پھاہا مرہم کافور کا
فی الحقیقت نور حق کا حق پہ ہے دار و مدار
حق اگر بولون ابھی درجہ ملے منصور کا
روے روشن کے تصور میں کوئی مرحوم ہو
کیا عجب خورشید محشر گل ہو شمع گور کا
محنت ہجران سے نقد وصل کی راحت نصیب
وجہہ روزینہ یہی ہے آپ کے مزدور کا

زخم عشق مہر رو مین خون کے قطرے ہین لعل
ہے در کان بدخشان منہہ میرے ناسور کا

زندہ کر کر پھر نئے سر سے مسیحا کیا کرے
لاشہ ہو مرحوم جب اس چشم کے مغفور کا

اے شکر لب تیری فرقت مین ہوئی یہ لاغری
بار ہے ایک ناتوانائی سے تن پر ڈور کا

ضبط سے بالکل نہین رکتی کبھی سوز درون
شور کچھہ دیگر ہے اب آہ دل پر شور کا

نغمہ پردازی پہ اپنی کیون نہو نازان یہ دل
بلبل شیدا ہے تیرے روضۂ مبرور کا

آپ کا شائق ہون اے آقاے عالم بقصور
مین نہ جنت کا ہون طالب ورنہ طالب حور کا

ہے باوصاف حمیدہ والی ملک دکن
تخت ہو قائم ہمیشہ اس شہ مشہور کا

یارسولؐ اللہ سنی ہے غلام چاریار
دل سے ہے فدوی وہ آل طاہر اطہر کا

شکر خدا کہ ہمکو نبی مصطفےٰ ملا
جب مصطفےٰؐ ملا تو یہ جانو خدا ملا

نعت رسول خالق باری سے کیا ملا
ایمان و دین و رحمت حق یہہ صلا ملا

جسکو غبار خاک رہ مصطفےٰؐ ملا
کیا چشم مغفرت کے لیے توتیا ملا

دل مین ہے ہمکو شعلۂ نور خدا ملا
موسیٰؑ کو سیر طور مین فرماؤ کیا ملا

کسکی تلاش مین کرین یہ عمر صرف ہم
حق صاف ملگیا کہ ہمین حق نما ملا

کس آرزو کی آرزو پھر ہم کرین کہو
دل جسکی آرزو مین تھا وہ دلربا ملا

طے کرنی راہ پل کی بڑی فکر تھی ہمین
فضل خدا بسوے خدا رہنما ملا

چشم امید باز ہوئی صاف خلق کی
جب توتیاے خاک شہ اصفیا ملا

شکل حباب زیست ہے بحر فنا مین ہم
شکر خدا کہ توشۂ راہ بقا ملا

پیش از طلوع نیر صبح وجود خلق
مجھکو تو قلب سید روشن لقا ملا

مرآت حق نما ہے وجود محمدی
حق کا خیال کر کہ تجھے آئینہ ملا

یا مصطفےٰؐ تجھی پہ بزرگی ہوئی ہے ختم
بعد از خدا کے کہہ یہہ کسے مرتبہ ملا

طاؤس ہے مزار بزرگان کا مورچھل
ناقے کا تیرے اسکو کہین نقش پا ملا

پیغمبرون کا حق نے کیا جسکو پیشوا
اے سنی دیکھہ ہمکو وہی پیشوا ملا

سوز ہجر احمدیؐ مین یہان تلک نالہ ہوا
سلسلہ اشکونکا گردن مین میری مالا ہوا

شعلہاے سوز دل کی یہان تلک رفعت ہوئی ماہ کے اطراف میری آہ کا ہالہ ہوا
گرمی عشق نبی صلعم مین آبداری یہہ ہوئی گوہر یکتا ہمارے منہہ کا تبخالہ ہوا
روضۂ شاداب یثرب کی سفر کے شوق مین غنچۂ نسرین ہمارے پانون کا چھالا ہوا
صید دام زلف والا بخشش امت ہوئی جب نگین عرش میرا گیسوؤن والا ہوا
نعت والا کے صلے مین حقتعالی سے مجھے رات دن کا دورخہ انعام دوشالہ ہوا
قدسیون مین بھی ہے شہرت وصف جو کرتے ہین ہم عالم بالا پہ اپنا بول کیا بالا ہوا
جز مدینے کے نہ کھیلے اور دیگر جاے پر چشم کے جھولے مین طفل اشک ہے پالا ہوا
لخت دل مژگان پہ آیا چشم آتشبار سے باذرن اک ایک منقل ایک پرکالا ہوا
کونسی ساعت ہو یارب آستان پاک پر جبہہ سائی مین رہون مین اپنا سر ڈالا ہوا
حق اوتارا دین احمد کو تو از بہر نثار ماکیان بدعت ہوئی اور کفر غرغالہ ہوا
جبکہ اے سنی ہوئی صبح ولادت آشکار کفر اور بدعت کی شب کا صاف منہہ کالا ہوا

قلم نے لوح پہ جب مصطفی کا نام لکھا تو اوسکے ساتھہ ہی اللہ کا سلام لکھا
وقلم کا منہہ نہین جو لکھہ سکے نبی کا نام طفیل اونکے ہی جو کچھہ کہ تھا تمام لکھا
جناب حضرت بوبکر اور عمر عثمان علی شاہ امامت با احترام لکھا
لکھا تو لیا یہ لکھا کلک نے بحکم حق یہہ چارون ہونگے خلفاے ذوالکرام لکھا
قدوم احمد مرسل لیے زمین کا جب بنام حضرت آدم سب انتظام لکھا
لکھا جماعت مرسل کو افضل و اعلے مگر رسول کو اون سب کا پیشوا امام لکھا
تمام عالم پستی و عالم بالا لکھا یہہ سب پہ محمد کے زیر نام لکھا
لکھا نبیون کو سب اونکی ذات کی بخشش پہ آپ کو جو لکھا شافع انام لکھا
لکھا نبیون کو درجہ بدرجہ ہوینگے مصطفی پہ نبوت کا اختتام لکھا
جو ہونگین استین پیغمبرون کی نافرمان سزا ملیگی ہے جنت اونھین حرام لکھا
پہ مصطفی کی جو امت کے عاصیان ہونگے خدا غفور وہ زمرے کا ہے تمام لکھا
ہے ابتداے نبوت وہ عالی رتبت سے اسی پہ ختم رسالت ہے والسلام لکھا

حصول حاجت و مقصد مراد کار ضرور
اونہین کے نام سے امت کا پورا کام لکھا
ہوئی اونہین کے سبب سے بلندی و پستی
زمین پانون سے سر سے فلک کا بام لکھا
تمام خلق مین ہو روشنائی لیل و نہار
جبین سے شمس کو رخ سے مہ تمام لکھا+
جو ہونگے تابع فرمان اور نا فرمان
قلم نے ہر دو جماعت کو پخت و خام لکھا
سفیدی اور سیاہی جہانکی آنکھون سے
قلم نے عارض و کاکل سے صبح و شام لکھا
لکھا وہ سینۂ اقدس سے مخزن عرفان
تو دل سے کعبۂ مقصود خاص و عام لکھا
چہ ذقن کو لکھا صاف چشمۂ حیوان
تو ناف پاک سے کوثر کا خاص جام لکھا
ذقن سے سیب جنان قد سے سرو خلد برین
دہان و لب سے شگوفون کا آب تام لکھا
گلو سے حنجرۂ داؤدی خوش الحان
زبان پاک سے شیرینی کلام لکھا+
لکھا پسینے سے پہولون کو خط سے سبزہا
دہن سے غنچۂ خوشبو کا رنگ و فام لکھا
وجود شانون سے اونکے لکھا کمر سے عدم
تو پشت عالیہ سے پشتی انام لکھا
شکم سے آپ کے لکھا خزینۂ رحمت
تو ران و ساق سے کونین کا قیام لکھا
لکھا سعادت کونین ہر دو ساعد سے
تو دونون دست مبارک سے فیض عام لکھا
غضب سے نار لکھا رحم سے لکھا جنت
یہہ گرم و سرد اونہین کے سبب تمام لکھا
وہ شور فتنہ و آشوب حشر کے اندر
قلم نے قد سے شفاعت کا اہتمام لکھا
نماز و زہد کو اوقات حسن اسعد سے
تو صبر و شکر سے اونکے مہ صیام لکھا
تمام حور و ملک اور سارے جن و بشر
کنیزکین وہ رہینگین تو یہہ غلام لکھا
غرض مین کیا لکھون جو جو ہوا یہہ عالم مین
قلم نے اونکی ہی ہستی سے لیکے وام لکھا
ضعیف ہوگئی امت مدد کرو آقا
خدا نے حامی امت تمہارا نام لکھا+
کرو مدد کہ عنید ان دین ہون نابود
ازل سے حق نے تمہین فاتح مہام لکھا
قصیدہ کیجیے مقبول یا رسول اللہ
صفت مین آپکی جو سنی غلام لکھا

داحسرتا کہ ماہ ربیع العلا چلا
روز تولد شہ ہر دو سرا چلا
آنے سے ماہ پاک کے آئی تھی جان مین جان
جسوقت وہ چلا تو گویا دم میرا چلا

اے مبتلائے دردِ فراقِ محمدی
جلدی علاج کر لے کہ روزِ شفا چلا

مرہم تھا صبحِ روزِ ولادت کا آفتاب
میرے جگر کے زخم پہ پھاہا رکھا چلا

پھاہا تھا ماہ مرہمِ زنگار تھی وہ شب
انگور اپنے زخم کا پھر پھوٹتا چلا

مشتاق عندلیبیں تھیں مدت سے باغ میں
وقتِ بہار آیا یہ یکدم رہا چلا

آیا طبیب بر سرِ بالینِ دردمند
دیکھا نگاہِ رحم سے کچھ یک ذرا چلا

خالی نہیں ہے رنج سے رخصت یار کی
زخمِ جگر پہ اور نمک پھینکتا چلا

کیونکر نہ اشکبار رہے چشمِ عاشقان
ہو کر جدا امکان سے جب آشنا چلا

ایماہ تیری چاندنی تھی فرشِ زرفشان
افلاس ہمپہ ڈال کے بستر اوٹھا چلا

سیراب ہم ابھی نہوے تھے اے ابرِ رحم
پیاسے ہی ہمکو چھوڑ کے ہو کر جدا چلا

ابروئے مصطفےٰ کا تصور تھا رات دن
کیا اے ہلال ماہ کرم [illegible] بتا چلا

سنی کی جان سنتے ہی لب پہ آگئی
شہرہ ہوا جو ماہِ تولد کا چلا

یا مصطفےٰ ظہور ہے تیرے ظہور کا
مظہر کیا ہے حق نے تجھے اپنے

تجھ میں خدا میں دیدۂ احول کو ہے دوئی
[illegible] جدا ابھی تو نظر

[illegible] اندیشہ [illegible] نہیں
جب [illegible] جمع غریبون [illegible]

شاید خیال تھا کہ بنوں رسمِ عاشقین
ویسا ہوا تھا جیسا تصور حضور

معراج میں فلک پہ ملا نورِ حق سے جب
یاد آیا ہوگا موسیٰ کو وہ شعل

حضرتؐ کی ماہیت کو نہ جبریلؑ پا سکا
ادراک بے شعور ہے اپنے

دل میرا گر قبول کریں کچھ عجب نہیں
تحفہ کیا قبول سلیمان نے

گستاخی ہو معاف ہوئے آپ جب رحیم
باعث اسی بھروسے ہے اپنے غرور کا

دل داغِ سوزِ عشقِ نبیؐ سے ہے لالہ زار
کیا لالہ بلکہ ٹکڑا ہے ایک ایک نور کا

ہو دیگا آفتاب وہی داغِ عشق جب
ہوگا عیاں سفیدہ جو صبحِ نشور کا

محکوم ہر کلام نہ کرنا شہا کبھو
مجھ پر چلے نہ زور کسی اہلِ زور کا

دل سے ہے باریاب ہمیشہ حضور میں
ظاہر میں یہ غلام ہے ہر چند دور کا

Checked 1988

محتاج پھر کسی کا نہو جاے تا بہ عمر
صدقہ دلا دو سنی کو کچھہ اپنی گور کا

چاہا خدا نے دیکھے جب آپ نور اپنا
گر آئینہ نبی کو دیکھا ظہور اپنا
موسیٰ کی طرح ہمکو ہے سیر طور دل مین
شعلہ ہے نور احمدؐ سینہ ہے طور اپنا
کسواسطے ہین فاخر جن و ملک پہ ہم سب
احمدؐ کے ہے بھروسے سارا غرور اپنا
نور نبی کا [illegible] ہر چیز مین عیان ہے
گر تم نہ دیکھو جانو ہے یہ قصور اپنا
یا مصطفےٰ محمدؐ مین دور ہون بُلا لے
بلوا لو پھر نہ چھڑوا مجھسے حضور اپنا
کب دل ملے شکستہ جز مرحمت نبی کے
ہے سنگ معصیت سے سب شیشہ چور اپنا
ملاحی گر کرے نہ احمدؐ تو جا نہ ہووے
دریاے معصیت سے کیونکر عبور اپنا
ڈرتا ہے کیون بلاے محشر سے تو ہر اکدم
احمدؐ کو کر وسیلہ رب ہے غفور اپنا
گر چشم دل کشادہ جب دیکھہ نور احمدؐ
کیونکر دکھے تجلی دیدہ ہے کور اپنا
دیگر ہے کون جس سے حاجت طلب کرین ہم
احمدؐ سے ہی بر آوے کار ضرور اپنا
باطن مین فی الحقیقت نزدیک ہی ہے ہر دم
ظاہر مین گو وسیلہ رہتا ہے دور اپنا
ہان گرم مہری ہو نا حُبِّ نبی مین ہر دم
حامی وہی ہے وقت صبح نشور اپنا
[illegible] ہاتھ پکڑے اوس وقت بیسہارا
ہے اک وسیلہ احمدؐ ہنگام صدور اپنا
سیلاب موج رحمت ذکر نبی ہے جانو
کیون تشنہ ہم رہینگے دریا ہے پور اپنا

احمدؐ کو رکھہ وسیلہ ہر ایک سے تو سنی
کیون التجا کرے ہے کھو کر شعور اپنا

[illegible] جہان مین کسی نے نہ ایسا کام کیا
چھوڑا کے عاصیون کو جو نبیؐ نے نام کیا
سلام کیون نہ مرا اس نبی پہ ہووے سدا
خدا نے اپنا جسے مورد سلام کیا
تجلی جسکی وہ عالم مین ہو تعجب کیا
کہ جس نبیؐ نے یہ چرخ کو غلام کیا
وہ نور ذات احد جلوہ کرکے امکان مین
حقیقت آپ ہی آیا نبیؐ کا نام کیا
قصیدہ کرکے رسالت کا یہ خدا نے شروع
بنام ختم رسل اسکو اختتام کیا
کسی نبیؐ نے مہم سر نہ کی شفاعت کی
بلکہ یہ کار محمدؐ نے ہی تمام کیا
ضرور کب تھا خدا کو ظہور کثرت کا
نبی کے واسطے یہ سارا انتظام کیا

وہ عالی جاہ کی کیا منزلت قیاس کرو
خدا کے عرش معلّی پہ جا مقام کیا
ہزار شکر کہ وہ مقتدا ہمارا ہوا
خدا نے خیل رسل کا جسے امام کیا
ہے اذن کسکو شفاعت کا یا شفیع ورا
خدا نے آپ ہی کو شافع انام کیا
کلیم اوسکو کہو لامکان پر جا کر
کہ جسنے روبرو اللہ سے کلام کیا
برائے راہنمائی حسن خلق اللہ
پیام جو تھا خدا کا وہی پیام کیا
ہے سنی رحمت للعالمین ذات نبی
کہ جسنے اپنی عنایت کا فیض عام کیا

قیامت ہوگی جب خورشید نیزے پر کھڑا ہوگا
زمین تانبے کی ہوگی آسمان فولاد کا ہوگا
کہینگے نفسی نفسی سب پیمبر ویسی حالت مین
نگہبان اپنی امت کا محمد مصطفےٰ ہوگا
نہ بیٹا مان کو پوچھیگا نہ مان بیٹے کو پوچھیگی
نہ بھائی ہوویگا اپنا نہ کوئی آشنا ہوگا
وہان ہے کون کسکا سب ہینگے اپنی حالت مین
مگر اسوقت پر حامی رسول کبریا ہوگا
تلینگین نیکیان امت کی میزانین جو محشر کو
گرانی سے گناہون کی اگر [illegible] جھکا ہوگا
کرم سے لطف سے اپنے نبی صلی علیٰ اسلم
رکھینگے ہاتھ اوس پلہ مین [illegible]
فرشتے جانب دوزخ گنہگارون کو کھینچینگے
پکارینگے نبی کو جب بڑا شور و بکا ہوگا
یہ سنکر جب شفیع عاصیان ہونگے باینحالت
برہنہ پانون ہووینگے سر اقدس کھلا ہوگا
گذر جب پل پہ ہوویگا ہے رستہ تیز خنجر سے
خدا کے حکم سے اوس وزد دوزخ پر دھرا ہوگا
جو نیکوکار عابد متقی اہل صفا ہونگے
وہ رہ سے ایسے لوگون کا گذر مثل ہوا ہوگا
گنہگارون کا ایسا حال ہوگا اے مسلمانو
گرینگے کٹ کے دوزخ مین عذاب اُسجا بڑا ہوگا
محمد مصطفےٰ اوسجا نہایت مہربانی سے
پکڑ کر ہاتھ انکا سوے جنت رہنما ہوگا
گذر اسجا سے جسوقت سبکا ہوگا جنت مین
بفضل مصطفےٰ حق سے نہایت مرتبا ہوگا
ملینگی نعمتین اوسجا یہ انمین نعمت عظمےٰ
طفیل مصطفےٰ اون سب کو دیدار خدا ہوگا
توقع رکھ تو اے سنی نبی کے فضل و احسانسے
جو رتبہ اہل جنت کا ہے تجھکو بھی عطا ہوگا

اے فروغ ماہ حسن از روے رخشان شما
مشرق انوار خوبی شد گریبان شما
اے بہار غنچۂ دین لعل خندان شما
آبروے خوبی از جاہ زنخدان شما

دل پریشان ہے کہ کب ہمدست ہو یہ آرزو   خاطر مجموع ما زلف پریشان شما
خلق سب خواب عدم سے جاگ اُٹھی یکبیک   زانکہ زو بر دیدہ آب روے رخشان شما
یارسول نیک اختر کیجیے ایسی مدد   تا ببوسم ہمچو گردون خاک ایوان شما
یانبی ہر چند قرب آستان سے دور ہین   بندۂ درگاہ ہستیم و ثنا خوان شما
شوق تو دیدار کا ہے جان لب پر آگئی   باز گردد یا بر آید چیست فرمان شما
اے کمان ابرو یہ گوشے مین گذر تو کیجیے   کاندرین رہ کشتہ بسیارند قربان شما
عاشقون کا راز دور چشم سے چھپتا نہین   بہ کہ بفروشند مستوری بمستان شما
قول سے حافظ کے کہتا ہے یہ سنی احمدا   روزی ما باد لعل شکر افشان شما
یہ دعا سنی کی ہے فضل خدا مقبول ہو   اے سر ناحق شناسان گوی میدان شما

جوش عشق [illegible] پیدا ہوا   یہہ کہ محبوب خدا [illegible] مصطفے پیدا ہوا
روے ہستی مین جو نور مصطفے پیدا ہوا   روح ہر مومن کو بس عشق خدا پیدا ہوا
جب جہان پیدا ہوا غم حشر کا پیدا ہوا   اوسکے بر ضد شافع یوم الجزا پیدا ہوا
چاہا حق نے آپ ہی اپنی تجلی دیکھے جب   صاف تر مرآت نور مصطفے پیدا ہوا
مشتری خود حق ہے جسکی آب تاب جاوت کا   بحر رحمت سے وہ دُرِ بے بہا پیدا ہوا
رحمت للعالمین ہے حامی روز جزا   عاصیون کے سر پہ رحمت بار کیا پیدا ہوا
مطلع دیوان عالم آپ ہی پہلے ہوا   آپ ہی پھر ہو سکے اوسکا نا تما پیدا ہوا
حق نے چاہا موجب رحمت ہو بندون پر تو جب   رحمۃ للعالمین خیر الورا پیدا ہوا
راحم امت نبی ایسا بھی کوئی ہو گیا   بطن سے جو امتی کہتا ہوا پیدا ہوا
حق نے کی خواہش ظہور اپنے کا باعث کوئی   تب محمد مظہر نور خدا پیدا ہوا
اسم بیشک ہے خداے پاک کا رب رحیم   رحمۃ للعالمین احمد بھی کیا پیدا ہوا
راہ رحمت کس طرح مسدود ہو اے مومنو   گمرہون کے واسطے ہے رہنما پیدا ہوا
مولد و منشا ہے احمد کا مکان لا مکان   ظاہرا سب دیکھنے کو اس جگہہ پیدا ہوا
جب نبی پیدا ہوئے امت کو یہہ آئی ندا   ہو مبارک شافع روز جزا پیدا ہوا

اب تک ای سخی شفیق و شافع کل عاصیان
جز محمد کے نہ کوئی دوسرا پیدا ہوا

روز حساب فضل جو ہوگا اللہ کا
دفتر الٹ ہی جاویگا اپنے گناہ کا
فرمان ایسا حشر مین ہوگا اللہ کا
لشکر کہان ہے آج مرے بادشاہ کا
بتلاکے تب کہینگے یہہ امت کو جبرئیل
موجود ہے رسالہ رسالت پناہ کا
ہوویگا جبرئیل کو یہہ حکم کردگار
لے آؤ مستحق ہے کرم کی نگاہ کا
حضرت نبی کے ساتھہ ہوا وسوقت جبرئیل
زمرہ یہہ لے چلیگا اعلا پایگاہ کا
حیرت زدہ ہو پوچھینگے آپس مین قدسیان
ذیشان قافلہ ہے یہ کس اہل جاہ کا
سردار اسکا کون ہے باشان و ابہت
یہہ دبدبہ ہے حشر مین جسکی سپاہ کا
بولینگے پہر نبی کی سواری کو دیکھکر
شاید رسالہ ہے یہ شہ دین پناہ کا
ہوگی ندائے غیب کہ صل علے کہو
لشکر یہہ عالیشان ہے دوعالم کے شاہ کا
استادہ پہر تو ہوویگی اللہ کے روبرو
تا فی نظر لگ آویگا دفتر گناہ کا
چہرے کہلینگے روبروے اللہ کے تمام
ہوگا ملاحظہ جو وہ فرد سیاہ کا
بولیگا حق کہ میری نظر انپہ کچہہ نہین
ہے پاس اس شفیع بلا اشتباہ کا
فرد گنہ پہ سیم کر اب اونکی جبرئیل
بخشا گناہ اونکے ہر اک سال و ماہ کا
پہلے ہی مین نے اپنے محمد رسول کو
خلعت دیا شفاعت عصیان تباہ کا
اب جائزہ مین خلعت رحمت دیا اونہین
نہلا دے پانی انکو تو کوثر کے چاہ کا
اور نقد مغفرت مین بقائے مین دیدیا
گر وضع شمسی قمری دن اونکے گناہ کا
عالی خطاب اہل بہشت آج کر عطا
منصب خصوص اونکو دیا مین نے جاہ کا
میزان پہ اوسکا پلہ نیکی جہکا رہے
موزون رسالہ ہے شہ ذی دستگاہ کا
جنت کی سمت جاوے یہہ دوزخ کو سر کر
مرکب براق سب کو ہے پل کی راہ کا
اوسکی تو یہی ہوئی جاگیر خلد پر
رضوان سرشتہ دار ہوا اس سپاہ کا
جنت مین چوکی پہرے لگا دو اوسکے سب
ہو پاسبان نبی کی یہی خواب گاہ کا
مخصوص ہو گیا ہے مری صرف خاص مین
خاصہ رسالہ ہے یہ مرے دادخواہ کا

ہنستے ہین ایکبار اسے فضل و لطف سے
میرے نبی کی فوج کی لگتی ہے اب نشست
چہرون پہ اپنے ہوویگی جو مُہر مغفرت
انعام دونگا زمیرے فیض نگاہ کا
ہان انتظام خلد کی ہو پیشگاہ کا
ہے سنی پہ طفیل رسالت پناہ کا

نہ ہووے مجھ سے ثناے اعلیٰ ثناے تو برملاے اعلیٰ
خدا کی رحمت سے یا محمد بلامکان شد سراے اعلیٰ
گئے ہو تم اوس مقام اوپر کسی نبی کو نہ تھا میسر
تمھارا ایسا رتبہ یا محمد کہ عرش شد زیر پاے اعلیٰ
پناہ مانگے گی ساری خلقت مگر بعزت تمھاری امت
رہے گی محشر کو یا محمد تمام تحت لواے اعلیٰ
ہین ہم وہ بیمار کیا دوا ہو اگر دوا ہو تو اوسے کیا ہو
ہے درد عصیان کو یا محمد شفاعت تو شفاے اعلیٰ
کسی کا ایسا نہین گذارا نہ مارے پروان کوئی فرشتہ
تمھاری اللہ نے یا محمد بقرب خود کرد جاے اعلیٰ
ازل سے لے تا بروز محشر ہے بحر رحمت کا وہ شناور
تمھاری صورت کا یا محمد ہر آنکہ شد آشناے اعلیٰ
بنائے گر کوئی لاکھ تدبیر کرے نہ زر اسکو کوئی اکسیر
مس گنہ کو ہے یا محمد محبت کیمیاے اعلیٰ
زر شفاعت کی عام بخشش تجھی سے ہوگی بغیر رنجش
خدا نے دی آپ یا محمد بدست تو این عطاے اعلیٰ
خدا نے تمکو ہی دی شفاعت جو تم کہین وہ قبول عزت
نہووے کس طرح یا محمد نجات ما از دعاے اعلیٰ
خدا نے بخشی تھین برحمت کلید قفل در شفاعت
خدا ابھی راضی ہے یا محمد بصد رضا بر رضاے اعلیٰ

جو ہو قیامت مین مجھ پہ آفت تپش ہو خورشید کی بشدت
چھپا لوا وسوقت یا محمدؐ مرا بزیر لواے اعلی

رکھے ہے جو احتیاج سنّی وہ پاے امید آج سنی
کچھ ایسا ہو رحم یا محمدؐ باین گداے سراے اعلی

ولہ

نہ ہووے وصف لقاے اعلی رخ تو بدر الدجاے اعلی
ہمیشہ کرتے ہین یا محمدؐ ثناے تو بر ملاے اعلی
تمھارا سر ہے بجاے قرآن ہر ایک مو سے ہے نور باران
جو فرق نازک ہے یا محمدؐ یقین راہ ہداے اعلی
تمھارے ہین وے جو ہر دو کاکل ہین باغ جنت کے گویا سنبل
جہان معطر ہے یا محمدؐ ز بوے آن مشکساے اعلی
وہ زلف ہے لام خط رحمت کہ ہمکو اسلام سے ہے رفعت
ہین لوح پر نور یا محمدؐ عذار روشن بناے اعلی
ہین سارے اسلام سے مسلمان یہ سلسلے پر ہے سبکا ایمان
ہمارا ایمان یا محمدؐ فتادہ اندر قفاے اعلی
وے دونون ابرو ہین قاب قوسین یا ہین دونو کمان حرمین
بہ کفر فاتح ہین یا محمدؐ یہ تیر مژگانہاے اعلی
عیان ز پیشانی نور رحمت تمھارے گالون کو کیا دون نسبت
تھا ایک خورشید یا محمدؐ دوم چہ بدر سماے اعلی
ہین جام کوثر کے دونون آنکھین سواد رحمت سدا نظر مین
بعین رحمت ہین یا محمدؐ نظر کنان دیدہاے اعلی
الف جو اللہ کے اسم کا ہو تمھاری بینی سے نسبت اسکو
تمھارا ہر لب ہے یا محمدؐ عقیق کان طلاے اعلی

تمھارے دندان وہ دُرِ یکتا اگر ہو بعیانہ دین و دنیا
بجز خدا انکے یا محمد کنَد کدامی بہاے اعلیٰ
تمھارا چہرہ خدا کو مقبول تمھارے دو کان فضل کے پھول
تمھاری گردن ہے یا محمد صراحی خوشنماے اعلیٰ
ذقن سے قدسے مین کیا دون نسبت کہ اسکو حق نے یہہ دی ہی زینت
ہے سیب جنت کا یا محمد بسر و خوش دلرباے اعلیٰ
وہ خوش محاسن کی رخ پہ زینت کرن ہے اطراف مہر رحمت
وہ موج غبغب ہے یا محمد یہ بحر رحمت فزاے اعلیٰ
کروگے محشر مین تم عنایت تمام امت پہ عام رحمت
ہے گنج رحمت کا یا محمد یقین صدر صفاے اعلیٰ
سحر سعادت کے ہر دو ساعد ہمیشہ قبضے مین فضل بیحد
تمھارے کف مین ہے یا محمد بجوش بحر عطاے اعلیٰ
حسبر آسا ہے پشت تختہ مگر شفاعت کا ہے وہ نامہ
تمھین عطا ہے وہ یا محمد یہ مہر جل و علاے اعلیٰ
یہہ وہ ہے فرمان خاتمیت کہ تم پہ ہے ختم اب نبوت
خدا نے کی مہر یا محمد تو خاتم الانبیاے اعلیٰ
مگر نظر مین نہ آے کسکی میان عقل آگئی ہے غلطی
اب آگے عصمت کا یا محمد نہادہ ام بر خداے اعلیٰ
شکم نہین ہے ہے نور یک جا ہے ناف کوثر کا گویا چشمہ
ستون دین کے ہین یا محمد یہ ہر دو ذیشان پاے اعلیٰ
وہ زانو اوپر ہین مہر اور ماہ ہین ران اور ساق ہر دو ذیجاہ
ہر ایک ناخن ہے یا محمد ہلال عید الضحاے اعلیٰ
کروگے محشر مین جب شفاعت مجھے بھی دینا زر شفاعت

زروز میثاق یا محمد من از تو دارم رجاے اعلے
نہ کوئی بر لاوے کام سنی تمہین سے حل ہو مہام سنی
عطا ہو مجہہ اوسکو یا محمد بفضل و لطف عطاے اعلی

چشم ہے جاے مصطفے دل ہے سراے مصطفے
زلف رساے مصطفے ہے شب قدر مومنین
نور صفاے مصطفے صبح سعادت ہے ہمین
مہر لقاے مصطفے شمس ضحاے چرخ دین
ناخن پاے مصطفے مومنو ماہ عید ہے
ہے یہہ ہواے مصطفے باغ جہان سبز تر
صدر صفاے مصطفے مخزن سر ذات حق
ظل رداے مصطفے حشر مین ہم پہ ہوویگا
فضل و عطاے مصطفے ہمیہ ہمیشہ جاری ہے
حق نے براے مصطفے پیدا کیا جہان کو
ہو لینگے واے مصطفے سختی سے ہم جو حشر مین
ہوگی صداے مصطفے لطف سے جب یا امتی

کیا ہے عطاے مصطفے سنی ہمارے حال پر

جان برضاے مصطفے دل تہ پاے مصطفے
تحت لواے مصطفے ہر دو جہان ہین بالیقین
جب کہین ہاے مصطفے نار سقر کو دیکہہ ہم
تب ہو صلاے مصطفے اب چلو باغ خلد کو
لطف و عطاے مصطفے کیسا ہے ہمیہ دیکہیے
نیک تہی راے مصطفے بخشش عاصیان کیے
دیکھو وفاے مصطفے حامی عاصیان ہوے

دل ہے سراے مصطفے چشم ہے جاے مصطفے
ہے شب قدر مومنین زلف رساے مصطفے
صبح سعادت ہے ہمین نور صفاے مصطفے
شمس ضحاے چرخ دین مہر لقاے مصطفے
مومنو ماہ عید ہے ناخن پاے مصطفے
باغ جہان سبز تر ہے یہہ ہواے مصطفے
مخزن سر ذات حق صدر صفاے مصطفے
حشر مین ہم پہ ہوویگا ظل رداے مصطفے
ہمیہ ہمیشہ جاری ہے فضل و عطاے مصطفے
پیدا کیا جہان کو حق نے براے مصطفے
سختی سے ہم جو حشر مین ہو لینگے واے مصطفے
لطف سے جب یا امتی ہوگی صداے مصطفے

سنی ہمارے حال پر کیا ہی عطاے مصطفے

دل تہ پاے مصطفے جان برضاے مصطفے
ہر دو جہان ہین بالیقین تحت لواے مصطفے
نار سقر کو دیکہہ ہم جب کہین ہاے مصطفے
اب چلو باغ خلد کو تب ہو صلاے مصطفے
کیسا ہے ہمیہ دیکہیے لطف و عطاے مصطفے
بخشش عاصیان کیے نیک تہی راے مصطفے
حامی عاصیان ہوے دیکھو وفاے مصطفے

شان گداے مصطفے شاہون ہے بس و چند ہے
اپنا سواے مصطفے حشر مین کون ہے شفیع
خوف و رجاے مصطفے کرنا ہمین ضرور ہے
دین بقاے مصطفے تا بہ ابد بقا ہے یہہ
قدر و قضاے مصطفے قدر و قضا خدا کی ہے
نور و ضیاے مصطفے جلوۂ کوہ طور ہے
ہم بہ دعاے مصطفے حشر کو بخشے جائینگے
وصف و ثناے مصطفے سنی ہو تجھسے کب ادا

شاہون سے بس و چند ہے شان گداے مصطفے
حشر مین کون ہے شفیع اپنا سواے مصطفے
کرنا ہمین ضرور ہے خوف و رجاے مصطفے
تا بہ ابد بقا ہے یہہ دین بقاے مصطفے
قدر و قضا خدا کی ہے قدر و قضاے مصطفے
جلوۂ کوہ طور ہے نور و ضیاے مصطفے
حشر کو بخشے جائینگے ہم بہ دعاے مصطفے
سنی ہو تجھسے کب ادا وصف و ثناے مصطفے

صلی اللہ علیہ وسلم

یا نبی مصطفے مرحبا مرحبا
یا شفیع الورا مرحبا مرحبا
تم ہو نور خدا تم سے ظاہر ہوا
نور ہر دوسرا مرحبا مرحبا
تم امام رسل سب بے چگون بمثیل
افضل الانبیا مرحبا مرحبا
زندہ تم سے عیان ہوگئے مردگان
یا حبیب خدا مرحبا مرحبا
انگلیون سے بنی نہر جاری ہوئی
آپ کی برملا مرحبا مرحبا
تمنے شق قمر کر دیا چرخ پر
یا نبی مصطفے مرحبا مرحبا
تم سے ہر دوسرا ہو گئے برملا
خاصۂ کبریا مرحبا مرحبا
نخل خرما بجا سنگ سے ظاہر ہوا
تم نے پیدا کیا مرحبا مرحبا
لاکھون بیمار کور و برو لے مسیح
تم نے دی ہے شفا مرحبا مرحبا
ہوکے شیرین دہن تمنے حق سے سخن
رو برو ہے کیا مرحبا مرحبا
آیا سنگ گران جب بہ آب روان
حکم جیدم ہوا مرحبا مرحبا
ریت کو یا نبیؐ تمنے حلویسی کی
اور گیا با مزا مرحبا مرحبا
بات پہ آپ کی ہرنی آئی چلی
مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
اپنے مسواک کو تمنے گاڑا ہے جو
جھاڑ اوسکا ہوا مرحبا مرحبا
ثانی بھی نا ہوا اور نہین ہوویگا
یا نبی آپ کا مرحبا مرحبا

ایک فرشتے کے تھے ہر دو بازو جلے   آپ نے پر دیا مرحبا مرحبا
گو وہ تھا جلکے موا تم نے زندہ کیا   پھر وہ آدم ہوا مرحبا مرحبا
رہرو کفر پر تم نے کی جو نظر   وہ مسلمان ہوا مرحبا مرحبا
لاکھون ہی گمرہان آئے رہ پر بجا   آپ ہو رہنما مرحبا مرحبا
پیدا ہو کر نبی کہتے تھے امتی   اپنے لب کو ہلا مرحبا مرحبا
روز محشر ہو جب دینگے تم ہمکو تب   مغفرت کی صلا مرحبا مرحبا
یا شفیع الامم تمنے کرکے کرم   راہ حق دی بتا مرحبا مرحبا
ہے خدا وحدہ لاشریک لہ   تم بھی ہو بے چرا مرحبا مرحبا
نور حق نے جو کی اپنی جلوہ گری   تم سے ظاہر ہوا مرحبا مرحبا
فی الحقیقت خدا خود تھا جلوہ نما   تمکو مظہر کیا مرحبا مرحبا
وہ تھا نور صمد جلوہ گر خود احد   نام احمد رکھا مرحبا مرحبا
تم شریعت خدا تم طریقت خدا   تم حقیقت خدا مرحبا مرحبا
کیا بولون خدا تمکو یا مصطفٰے   ہو نہ حق سے جدا مرحبا مرحبا
گر مین بولون خدا ہو شریعت خفا   تم کو یا مصطفٰے مرحبا مرحبا
تم مین حق مین بجا فرق اتنا ہوا   یا امام الہدیٰ مرحبا مرحبا
حق کو ہے نہ پسر اور نہ مادر پدر   اے شہ اصفیا مرحبا مرحبا
ہے خدا ذات تو تم صفت اوسکی ہو   رازدان خدا مرحبا مرحبا
ذات ہے جب تلک کب صفت ہو الگ   ذات تک تم بقا مرحبا مرحبا
یہہ سخن عارفو غور سے گر سنو   بولوگے بارہا مرحبا مرحبا
سنی ہو تر زبان کہتا ہی ہر زمان   ہو نبی پر فدا مرحبا مرحبا

ہے شہد آب دہن ہمارا   نبات کی جا سخن ہمارا
وہ شیرین لب کی صفت کے باعث   قلم ہے شکر دہن ہمارا
بوصف آن لب یہ مان پان ہے   کہ پیکدان ہے مین ہمارا

وہ زلف مشکین کے ہم گدا ہین
ہے مرگ چھا لاختن ہمارا

وہ تازہ تر گل کے ہم ہین بلبل
کہ لامکان ہے چمن ہمارا

بنایا روح القدس کو بلبل
نگار گل پیرہن ہمارا

نہین ہے جنت کی ہمکو پروا
ہے کوے احمدؐ چمن ہمارا

لگا ہے شوق خدا پرستی
ہے دلربا بت شکن ہمارا

جو ہو مدینے مین لاش عریان
ہو دھوپ وہان کی کفن ہمارا

مزار کی جا پہ سبز گنبد
بنے یہہ چرخ کہن ہمارا

زہے مقت بہ بدشت یثرب
غبار رنجاے تن ہمارا

بسوز ہجران مہر خوبے
ہے نالہ آتش فگن ہمارا

وہ گل کے روضے مین وا قسمت
بنے جو ہیولی تن ہمارا

ریاض وحدت کے مدح خوان ہین
کہ تازہ تر ہے چمن ہمارا

دمی کے پتھر کو پھینکتے ہین
یہی ہے دیوانہ پن ہمارا

ہمارے آقا کا ہے دو عالم
جہان رہین ہم وطن ہمارا

دعا یہ کرتے ہین یا محمدؐ
ہو دور رنج و محن ہمارا

بکفر غالب رہین یہہ مقصد
براے شاہ زمن ہمارا

نزول موسیٰ پہ من و سلویٰ
ہے وصف احمدؐ کا من ہمارا

نجات کامل ہے پھر تو سنی
قبول ہو گر سخن ہمارا

یارب تو بتا تصویر نبیؐ وا صلِّ علیٰ وا صلِّ علیٰ
تا دیکھون سدا تصویر نبیؐ وا صلِّ علیٰ وا صلِّ علیٰ

چہرے سے عیان انوار خدا ہے جسے منور ہر دو سرا
ہے مہ رُخ جی تصویر نبیؐ وا صلِّ علیٰ وا صلِّ علیٰ

رخسار منور جلوہ کنان چمکا ہے سے روشن ہر دو جہان
ہے شمس ضحیٰ تصویر نبیؐ وا صلِّ علیٰ وا صلِّ علیٰ

لب لعل فزون از لعل یمن تھا نور کا شعلہ سینے مین
ہے ماہ لقا تصویر نبیؐ وا صلِّ علیٰ وا صلِّ علیٰ

پیشانی سے جسکی صباحت عیان بس نور خدا ہے دو جہان
ہے نور خدا تصویر نبیؐ وا صلِّ علیٰ وا صلِّ علیٰ

بینیؐ سے الف اللہ کا عیان پُر ستر خدا ہے ہیچ وہان
وا صلِّ علیٰ تصویر نبیؐ وا صلِّ علیٰ وا صلِّ علیٰ

اور یہ

ابروے مبارک مثل کمان تہا سہم مژہ سے کفر نہان
بادام یہہ وہ آنکھون کے ہم کرینگے نثار اُس چشم پہ ہم
بے نور ہین جب دیکھینگے ہم تو مرنہ دو لونیر کرے کرم
اوس سینہ مین ہی روشن سر خدا امت کے لیے تہا پیٹ بھرا
تو نور خدا کو دیکھہ ہم کیا بولون تجھسے ہی رب کی قسم
وہ دست نہ تہا تہا دست کرم ہمراہ ہدایت تہا قدم
اے سنی ازل مین تو نے اگر دیکھی ہے تو دیکھیو اسکی خبر

ہے دفع بلا القصہ نبی واصل علی واصل علے
گر دیکھین ذرا القصہ نبی واصل علی واصل علی
دیویگی جلا القصہ نبی واصل علی واصل علی
ہے شمع ہدا القصہ نبی واصل علی واصل علی
مرآت صفا القصہ نبی واصل علی واصل علی
ہے راہنما القصہ نبی واصل علی واصل علی
ہان بھول نہ جا القصہ نبی واصل علی واصل علی

جسوقت ہوا نور سے نبیؐ دیدہ مین چمکا
ہر ذرہ نظر آ گیا اسرار قدم کا
جب قصد کیا وصف محمدؐ کے رقم کا
سر جھک گیا سجدے مین ہی اکبار قلم کا
دیوان جو ہوا وصف محمدؐ کے رقم کا
شیرازہ یہہ یکبار ہوا رشتۂ دم کا
ایمان ملا دین ملا ہمکو عزیزو
یہہ صاف تصدق ہے محمدؐ کے قدم کا
کیا لطف ہے کیا فیض ہے کیا فضل و عنایت
باللہ کہ مالک ہے وہی فیض اتم کا
بتلائی رہ نیک کیا وعدہ بخشش
کس مُنہ سے ادا شکر ہوا احمدؐ کے کرم کا
ہر صبح کو ہر شام کو ہر سمت ہر اک جا
جلوہ ہے اسی مہر عرب ماہ عجم کا
ایمان ہے ہدایت ہے محمدؐ کی صفت مین
لو خوان کشادہ ہے یہان فضل و نعم کا
سجدے کے لیے شاہ کے اے قبلۂ عالم
بس ہے مجھے محراب ترے ابرو کے خم کا
کب فکر اوسے مہر قیامت کی ہو شاہا
جب سایہ ہوا امت پہ ترے دین کے علم کا
جب لاگ چکی امت کی ترے سر سے شفاعت
سب خوش ہوے جاتا رہا غم حشر کے غم کا
گمراہی مین ہم تھے کہو دی کسنے ہدایت
یہ سارا کرم ہے اسی حامی امم کا
ایمان دیا دین دیا ہمکو وہ سنی
کیا فیض ہے کیا فضل اس الطاف شیم کا

تم ہو شاہ انبیا یا مصطفےٰ
ہو رسول کبریا یا مصطفےٰ
جو تمہاری راہ پر قائم رہے
ہو گئے وے اولیا یا مصطفےٰ
دین حق نے لی صفائی آپ سے
تم ہو شاہ اصفیا یا مصطفےٰ

زیب و زینت تم سے تقویٰ کو ہوئی تم ہو زین الاتقیا یا مصطفیٰ
سب بزرگوں کو بزرگی آپ سے تم ہو ازکی الازکیا یا مصطفیٰ
جب ہوئیں ظاہر تمہاری نیکیاں چھپ گئے سب اشقیا یا مصطفیٰ
ہو ہدایت آپ کی جسکو تو پھر راستہ سیدھا لیا یا مصطفیٰ
آپ کی الفت میں بس پیوند دل خوش ہوا جسنے سیا یا مصطفیٰ
جو تمہارے قول پر ثابت رہا نیکنامی سے جیا یا مصطفیٰ
آپ کی الفت میں جو تشنہ ہوا ساغر کوثر پیا یا مصطفیٰ
فرش سے خوش ہے مدینے کا مجھے ہو عطا ایک بوریا یا مصطفیٰ
اُسکے قربان ہیں جہان جو آپ کا ہے ادا فرمان کیا یا مصطفیٰ
گر صفائی چاہتا ہے دل کی تو روز و شب کہہ صلّیا یا مصطفیٰ

آفتاب نور ہے چہرہ رسول اللہ کا جلوہ کوہ طور ہے چہرہ رسول اللہ کا
جبہہ و رخ سے عرق رحمت کا ظاہر ہے سدا رحم سے مجبور ہے چہرہ رسول اللہ کا
قوس ابرو تیر مژگان سے بہم چلہ کشید کفر پر منصور ہے چہرہ رسول اللہ کا
چشم رحمت سے گنہگاران امت کیطرف روز و شب ناظور ہے چہرہ رسول اللہ کا
فتح دی حق نے شفاعت پر نگہ کے تیر کو ناصر و منصور ہے چہرہ رسول اللہ کا
بینی و روے جمال دین و دنیا بالیقین بلکہ خالص نور ہے چہرہ رسول اللہ کا
عارض انور نے بخشی روشنائی مہر کو نور چشم کور ہے چہرہ رسول اللہ کا
گوش عالی جوہر عزت کے ہر دو کان ہیں گوہر اطہور ہے چہرہ رسول اللہ کا
ہے زبان و لب سے ہر دم گفتگوے مغفرت غافر و مغفور ہے چہرہ رسول اللہ کا
فرد عصیان امم دھوے لے ذقن کا ہی عرق رکھے یہ مقدور ہے چہرہ رسول اللہ کا
چشم دل سے دیکھہ از روے ترحم پاس ہے تجھہ سے کب مہجور ہے چہرہ رسول اللہ کا
ہر دو عالم ذکر حسن پاک سے ہیں تر زبان ہر جگہہ مذکور ہے چہرہ رسول اللہ کا
آفتاب اوج رحمت جلوۂ وحدت یقین نور سے معمور ہے چہرہ رسول اللہ کا

جسنے دیکھا اوسنے نقد مغفرت حاصل کیا
فیض سے گنجور ہے چہرہ رسول اللہ کا
مردمک کو مرحمت نور بصارت کیون نہو
چشم مین مستور ہے چہرہ رسول اللہ کا
نور احمد دیدہ مین موجود ہے ہر شے مین دیکھہ
گو بظاہر دور ہے چہرہ رسول اللہ کا
صاف تر رومال رحمت سے ہوئی لوث حدوث
پاک ہے مبرور ہے چہرہ رسول اللہ کا
راغب و ناظر ہے رب العالمین سوے حبیب
کیا اوسے منظور ہے چہرہ رسول اللہ کا
نور وحدت سے مجلی و منور بالیقین
حسن سے موفور ہے چہرہ رسول اللہ کا
گو نبی حجاب ہے جہان شہرت نہین اس حسن کی
ہر طرف مشہور ہے چہرہ رسول اللہ کا
آب رحمت سے ہوئی ہے شست و شوئے روئے پاک
طاہر و اطہور ہے چہرہ رسول اللہ کا
صفحۂ دل پر مرے حسن ہدایت کیون نہو
اوسپہ تو مسطور ہے چہرہ رسول اللہ کا
ماہ تابان جب ہے اے سنی فلک پر آفتاب
دیکھکر مسرور ہے چہرہ رسول اللہ کا

ذکر ہر دم ہے مرا کلمہ رسول اللہ کا
ورد کرتا ہون سدا کلمہ رسول اللہ کا
ہو تجلی دل کو اور ایمان کامل اوسکا ہو
صدق سے جسنے پڑھا کلمہ رسول اللہ کا
ہے یہی ذکر جلی ورد اسکا کر اس طرح سے
دمبدم صبح و مسا کلمہ رسول اللہ کا
لا الہ سے نفی کر اثبات الا اللہ سے کر
تا کرے دل کو صفا کلمہ رسول اللہ کا
عاقبت کے خوف سے گر تم پڑھوگے مومنو
دیگا دوزخ سے بچا کلمہ رسول اللہ کا
ہے دم عیسی اسی مین ذکر کر اے مردہ دل
دے ہے مردہ کو جلا کلمہ رسول اللہ کا
گر کرے دنیا کی خاطر ورد اسکا جو کوئی
برکت اوسکو دیویگا کلمہ رسول اللہ کا
جسنے ورد اسکا کیا بہر خدا طلبی تو بس
حق سے دیگا لا ملا کلمہ رسول اللہ کا
کیون نہ میر القلقہ ہو روز و شب ہر ایکدم
نقش دل پہ ہو گیا کلمہ رسول اللہ کا
آئینے سے دل کے ہو زنگ کدورت صاف تر
قلب کا ہے مصقلہ کلمہ رسول اللہ کا
گر خدا بینی تجھے منظور ہے یہہ ذکر کر
دیگا نور حق بتا کلمہ رسول اللہ کا
جنت الماوی ہے اوسکے واسطے اے مومنو
دمبدم جسنے کہا کلمہ رسول اللہ کا
جلوۂ نور الہی اس سے دل مین ہو نمود
دیکھہ لے ہے حق نما کلمہ رسول اللہ کا

کاتب قدرت نے چاہا شوق عالم کا کرے
لوح پر پہلے لکھا کلمہ رسول اللہ کا
تیرے ایمان کو ہو استقلال اسکے ذکر سے
روز و شب کہہ سنیا کلمہ رسول اللہ کا

جب شفیع المذنبین امت کا آقا ہوگیا
خوف کیا محشر کا جب ایسا وسیلہ ہوگیا
نور ایمان سے منور کیون نہو سارا جہان
دین احمد کا دو عالم مین جو شہرا ہوگیا
مومنون کے دل کو اکباری تجلی ہوگئی
نور پاک مصطفے کا جبکہ جلوہ ہوگیا
کیا بزرگی مین کرون ذات محمد کی بیان
جسکے باعث اطہر و اشرف یہ کعبہ ہوگیا
شافع روز جزا ہم عاصیون کے واسطے
جز رسول کبریا پھر کون ایسا ہوگیا
لے زمین سے تا فلک ایمان کو رفعت ہوگئی
رایت دین محمد جبکہ برپا ہوگیا
جب تولد سید لولاک مکے مین ہوئے
مومنون کا کیا کہون اس سمت قبلہ ہوگیا
وہشت دنیا نہ عقبی قبر کی بھی فکر کیا
شافع روز جزا جسوقت اپنا ہوگیا
دین ملا ایمان ملا رحمت ہوئی پھر نزول
باعث رحمت یقین حضرت کا آنا ہوگیا
منزل رحمت ہوا یہہ سطحۂ روے زمین
جب شفیع المذنبین دنیا مین پیدا ہوگیا
بے مثال و بے چگون ذات محمد کو کہو
ورنہ بتلا دو نبی کا کون ہمتا ہوگیا
جب نبی پیدا ہوے دنیا و دین دونون ہوے
دو جہان کا الغرض اسباب سارا ہوگیا
کیون نہ امت کو شرف بخشے رسول کبریا
جسکے قدمون سے مشرف عرش اعلی ہوگیا
والی یثرب خدا دکھلاے ای سخی مجھے
عشق احمد کا یہ میرے سر مین سودا ہوگیا

بڑا اشتاق ہے مدت سے دل میرا محمد کا
بتا دے جلد تر یارب مجھے روضا محمد کا
نحوست اٹھہ گئی دنیا سے اک لخت ای مسلمانو
دو عالم مین ہوا جسوقت سے شہرا محمد کا
چراغ نور ایمان سے ہوا ہے دل کا گھر روشن
مہ نور ہدایت دل پہ جب چمکا محمد کا
ہمین کیا خوف ہے یارو کہو روز قیامت سے
گنہگارون کے چھوڑوانے کو ہے وعدہ محمد کا
نہین ہے فکر ہمکو گرمی خورشید محشر کی
ہمارے سر پہ ہے اے مومنو سایہ محمد کا
مہم بخشش امت نہووے فتح کیونکر اب
کہ شمشیر شفاعت پر تو ہے قبضہ محمد کا
ادا ہو شکر کیون اوسکا پڑے تھے ہم ضلالت مین
ہدایت حق نے دی ہمکو یہ ہے صدقہ محمد کا

مہ تجلی

تجلی دین اعظم کی ہوئی مشرق سے مغرب تک
جو نور حق سے کثرت مین ہوا جلوہ محمدؐ کا

ازل سے دل میرا آشفتۂ نور مجسّم ہے
کہ خوش آتا ہے جنت سے مجھے صحرا محمدؐ کا

خیال زلف عنبر بوے احمد سے کب جاوے
ہوا ہے روز اول سے مجھے سودا محمدؐ کا

خدا کا نور اقدس لاشریک و وحدہ برحق
جمال ذات اظہر ہے تو ہے یکتا محمدؐ کا

خدا نے نور احمد کو کیا خلقت مین لاثانی
نہین تھا اور نہو ویگا کوئی ہمتا محمدؐ کا

کہان ہم اور کہان یہ دین نزول رحم حق کب تھا
یہ جانو موجب رحمت ہوا آنا محمدؐ کا

چھوڑائی راہ بد ہم سے عطا کی نعمت ایمان
بیان فضل و احسان مین کرون کیا کیا محمدؐ کا

ہین سب شہنشاہ افضال ذات احمد اے سنی
یقین جانو کہ سب پر دست ہے بالا محمدؐ کا

اے مصدر رحمت خدائی هر راز و نیاز بر تو زیبا
وے منزل فضل کبریائی هر راز و نیاز بر تو زیبا
اے معدن فیض والسخائی وے مخزن جود والعطائی
اے صاحب صادق الوفائی هر راز و نیاز بر تو زیبا
بینی توئی حال مومنان را دانی توئی راز عاصیان را
اے واقف سر اختفائی هر راز و نیاز بر تو زیبا
پوشیده نماند بر تو هر سر هستی توئی ذرّه ذرّه مخبر
اے باعث ارض والسمائی هر راز و نیاز بر تو زیبا
بکشادی بجا تو راز اعظم هستی توئی سید دو عالم
اے سرور خیل انبیائی هر راز و نیاز بر تو زیبا
دانسته خبر ز حال امت دادی تو امید از شفاعت
اے غافر ذنب والخطائی هر راز و نیاز بر تو زیبا
بکشادی تو عقدہاے دین را دادی تو صفائی مومنان را
اے گوهر تاج اصطفائی هر راز و نیاز بر تو زیبا
بنمودی تو راه دین بگمره کردی تو ز راه دین آگه

اے ہادی صدق والصفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
ہستی توئی مقتدائے پاکان اسرار ازل بتو نمایان
اے جوہر کان اجتبائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
ہر ذرۂ راز حق تو دانی رخشان ز تو مہر آسمانی
اے صورت شمس والضحائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
کردی چہ بحال ما عنایت بخشیدی تو گنج راز وحدت
اے مالک جود والعطائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
ظاہر نشود سخاوت تو عام ست بجا کرامت تو
اے صاحب فیض والسخائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
وصفت چہ کند زبان سنی ہستی توئی رازدانِ سنی
اے احمد احسن الثنائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

عشق احمد کا ہے عجب چٹ کا
مار بھی کھا کے زلف کی لٹ کا
یار اپنا شفیع محشر ہے
پاس نفس و قدم سے رہ شاغل
وسوسہ ڈال دے اگر خناس
راہ مولا بین ہے وہی ہشیار
نام عقبیٰ ہے مسکن و آرام
سر پہ لے لا الٰہ کی گٹھری
کر کے اثبات ذکر الا اللہ
نام احمد سے کھل گئے اسرار
درِ نورِ یقین جو باز ہوا
یا نبی آپ کا یہ رتبہ ہے

دل کو سودا ہے زلف کی لٹ کا
پھر نہ چھوٹا وہ جا کے جو لٹکا
عاقبت کا کہاں رہا کھٹکا
اور جانب خیال مت بھٹکا
اوسکو لاحول کا لگا سٹکا
گردِ غفلت کو جو کہ سے جھٹکا
ہے یہ دنیا مقام کھٹ کھٹ کا
جبکہ ہمت کا باندھ کر پٹکا
قلب آشفتہ پر اوسے پٹکا
اُٹھا پردہ احد کی چوکھٹ کا
نہ رہا پھر تو آسرا پٹ کا
عرش تکیہ بنا چھپر کھٹ کا

احمد ابت کرے نگون سر سب
سنکے آوازہ تیری آہٹ کا
میم احمد سے کُھل گیا اسرار
راز ہے اور کچھہ یہہ گھونگٹ کا
جام کوثر سے کراے سیراب
سنی عاشق ہی تیرے پنگھٹ کا

تم ہو نور خدا یا رسول خدا
تم ہو شمس الضحےٰ یا رسول خدا
نور اطہر سے روشن ہوے دوجہان
تم ہو قمر الضیا یا رسول خدا
بحر عصیان سے تم پار کردو مجھے
ڈوب جاؤن نہین نا یا رسول خدا
مجھکو طاقت و قوت عطا کیجیے
ہو نہین بیدست و پا یا رسول خدا
مجھپہ اپنا کرم آپ رکھیے سدا
حال بد ہے میرا یا رسول خدا
ایسی ہووے عنایات کچھہ آپکی
میری رد ہو بلا یا رسول خدا
شکل اطہر مجھے کیون بتاتے نہین
کیون ہو مجھہ سے خفا یا رسول خدا
رحم کر یہہ فدوی پہ بہر خدا
دیجے صورت بتا یا رسول خدا
نقد بخشش سے مجھکو کرو تم غنی
ہون مین مثل گدا یا رسول خدا
تمسے امید بخشش کی رکھتا ہون مین
دو نہ دل سے بُھلا یا رسول خدا
رکھیے دنیا و عقبی مین عزت میری
اور کردو بھلا یا رسول خدا
موت آوے تو بالخیر و ایمان ہم
خاتمہ ہو میرا یا رسول خدا
جبکہ اس سے بچون یہ کرم کیجیے
یا نبی مصطفےٰ یا رسول خدا
مجھکو امید آپ کے فضل سے ہے
بر لے آؤ ذرا یا رسول خدا
جان کندن کی سختی سے دیجے بچا
تم بلطف و عطا یا رسول خدا
اور تنگی سے قبر کی دیجیے رہا
جب مین گھبراؤنگا یا رسول خدا
جبکہ آسانی ہوئے وہانسے مجھے
اور ہے اک بلا یا رسول خدا
اوسکو بھی کرو آسان بعزت خود
یا امین خدا یا رسول خدا
اب یہ عاجز و بیکس و ناچار کی
ہے یہ تمسے دعا یا رسول خدا
مجھکو دوزخ سے آپ بچا لیجیے
از براے خدا یا رسول خدا

جبکہ دوزخ سے مین بچ رہون باکرم　اور ہے اک دعا یا رسول خدا
ٹال دیجیے اسکو بھی بہر خدا　آپ خیر الوریٰ یا رسول خدا
روز محشر مین زیر لوا دو جگہہ　ہے یہی التجا یا رسول خدا
گرم خورشید ہوگا قیامت مین جب　دیجیے دامن اوڑھا یا رسول خدا
جبکہ محشر کی تنگی سے بچ جاؤنگا　پھر یہ ہے مدعا یا رسول خدا
اوسکو بھی تم کرم سے دلانا مجھے　یا شفیع الوریٰ یا رسول خدا
جبکہ میزان مین تو لینگے میری بدی　کیجیے ایسی عطا یا رسول خدا
میرے پلہ مین جب ہاتہہ کہیجیے　تم بالطف سے علے یا رسول خدا
جبکہ اس سے بھی بچ جاؤنگا مین بہم　اور اک ہے رجا یا رسول خدا
یہ بھی امید برلاؤ میری بھلا　یا امام الہدیٰ یا رسول خدا
پل کا رستہ جو تلوار سے تیز ہے　جب وہان جاؤنگا یا رسول خدا
آپ ایسا گذاریجے اس راہ سے　مجھکو مشکل ہوا یا رسول خدا
جبکہ جنت مین جاؤگے مت کیجیے　مجھکو یکدم جدا یا رسول خدا
مین گنہگار ہون تم بفضل و کرم　کیجیے عفو و عطا یا رسول خدا
جب مدینے مین ہوویگا تیرا گذر　کہنا باد صبا یا رسول خدا
وہ جو سنی ہے عاصی مریض گنہ　اوسکو دیجے شفا یا رسول خدا

در شان حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز

یا قرۃ عینی مرغوب رسول اللہ　صلوۃ علیکم یا محبوب رسول اللہ
جو غوث بکرم یہ دنیا مین فدا ہوگا　وہ عرش کے سایہ مین محشر کو کھڑا ہوگا
جو غوث کا وصف ہے رتبے مین وہ کیا ہوگا　مقبول رسول اللہ مرغوب خدا ہوگا
ہو کیون نہ قدم اوسکا کاندھے پہ ولیون کے　احمد کا قدم جسنے کاندھے پہ لیا ہوگا
ایک روز کہا دل نے کیون فکر کرے ہے تو　کیا فکر مین گھل گھل کر کیون مفت فدا ہوگا

اے سنی تو رکھہ حاجت اوس ذات مقدس سے
دنیا مین تو خوش ہوگا عقبی مین یہ ہے رتبہ
کر عرض مجھے لینا اسوقت کرامت سے
پروا یہ ہمین کب ہے وہ شاہ دو عالم ہے
یا غوث دعا کیجے ہے حال تبنگ میرا
مردون کو کیے زندہ بس تمنے کرامت سے
کب کار میرا ہووے کچھہ دیر بھی لگتی ہے
کر فضل و عنایت کچھہ تا میری مدد ہووے

یا غوث یہ سنی کا ہو ویگا دگر رتبہ

بے برگ اگر ہے تو بابرگ و نوا ہوگا
اوس غوث معظم کے تو تحت لوا ہوگا
جب غوث نشان تیرا محشر مین کھڑا ہوگا
یا غوث ترا سایہ جس پر کہ پڑا ہوگا
کیونکر نہ فراغت ہو گر فضل ترا ہوگا
دل مردہ میرا زندہ اب تمسے نہ کیا ہوگا
جب قدر تیرے ہاتھون اور حکم قضا ہوگا
رتبہ میرا اے آقا کیونکر نہ بڑا ہوگا

جب ہاتھہ ترا سر پر با فضل و عطا ہوگا

کیا خوف حشر مین ہے گناہ کبیر کا
بلبل مین تیرے گلشن مدح و ثنا کا ہون
پوچھین فرشتے قبر مین بندہ تو کسکا ہے
دونگا جواب بندۂ حق امت سے
پروا اسے جاہ و دولت دنیا سے کب اوسے
بغداد کی نصیب ہے گر خاک کچھہ ملے
کیونکر نہ ہو تجلی میرے دل کو مومنو
محشر مین اوسکے نیچے خدایا بٹھا مجھے
یا غوث ایسے وقت مین کچھہ مرحمت کرو
منظور تیرے در کی گدائی ہے اب مجھے
کچھہ فضل ایسا ہو کہ ہو حاصل میری مراد
یا غوث مجھکو اپنے غلامون مین کر قبول

اے سنی میرے حق مین ہی جنت تجھے

فدوی ہون مین غلام ہون مین دستگیر کا
صل علی ہے نالہ میرے ہر صفیر کا
امت ہے کسکی نام ہے کیا تیرے پیر کا
سب شہمہ مین مرید ہون پیران پیر کا
ہووے گدا اگر کوئی پیران پیر کا
پھر دل ہو میرا کاہیکو خواہان عبیر کا
مداح ہون مین اوس شہ روشن ضمیر کا
جسدم نشان کھڑا ہے غوث کبیر کا
ازبسکہ شکستہ حال ہے اب اس فقیر کا
خواہان نہین ہون دولت و جاہ کبیر کا
امیدوار بیٹھا ہون فضل خطیر کا
مین ہون غلام تیرے غلام حقیر کا

روضہ اگر مین دیکھہ لون غوث منیر کا

تو صاف تر دل کو بنا دنیا سمجھہ جانے فنا
ہان اپنے حق کی کر ثنا دنیا سمجھہ جانے فنا

اسباب کر کچھہ کوچ کا جانا ہے پھر سوئے بقا
غفلت سے کب تک سوویگا دنیا سمجھہ جا بے فنا

سونے سے کر توبہ یہان سونا ہے پھر تجھکو وہان
سونے سے وہ سونا کہان دنیا سمجھہ جا بے فنا

میثاق مین قالوا بلیٰ اللہ سے تو نے کہا
وہ قول اپنا لا سچا دنیا سمجھہ جا بے فنا

یاد خدا کر جان سے بچ پنجۂ شیطان سے
کر زندگی ایمان سے دنیا سمجھہ جا بے فنا

سن بات میری اے جوان یہ وقت پھر تجھکو کہان
قائم نہین دور جہان دنیا سمجھہ جا بے فنا

جب موت تیری آویگی بیشک تجھے لیجاویگی
پھر تجھہ سے کیا بن آویگی دنیا سمجھہ جا بے فنا

اب قبر کی کچھہ فکر کر اپنا بھلا چاہے اگر
قائم وہی ہے تیرا گھر دنیا سمجھہ جا بے فنا

ہان قبر کا یہ حال ہے غافل ہان منہ لاک ہے
غافل کا بدا حوال ہے دنیا سمجھہ جا بے فنا

بس قبر ہے اک اژدہا منہہ کھولکر بیٹھا ہوا
کچھہ وہ بیان کر کے گور کا دنیا سمجھہ جا بے فنا

جب قبر مین تجھکو لیجا داخل کرینگے اقربا
اسجاے کیسا ہوویگا دنیا سمجھہ جا بے فنا

تو گور مین جب جاویگا کہہ یہان سے کیا لیجاویگا
منہہ حق کو کیا بتلاویگا دنیا سمجھہ جا بے فنا

بس قبر ہے تاریکتر ہوگا عذاب اسجاے پر
کر لے عبادت اے پسر دنیا سمجھہ جا بے فنا

ہان قبر تیرا خانہ ہے وہان اپنا نا بیگانہ ہے
دنیا پہ کیون دیوانہ ہے دنیا سمجھہ جا بے فنا

یہ مال اور رتبہ تیرا کب ساتھہ تیرے آویگا
ہے آخرش سب کو فنا دنیا سمجھہ جا بے فنا

دن حشر کا ہوگا عجب اوس روز تجھپر ہے غضب
دنیا نہ کام آویگی تب دنیا سمجھہ جا بے فنا

ڈالیگی تجھکو نار مین رہجاویگا آزار مین
مت پڑ جہان کے کار مین دنیا سمجھہ جائے فنا

پہنسکر تو بکر دہر مین گر کر گنہ کے بحر مین
مت پڑ خدا کے قہر مین دنیا سمجھہ جا بے فنا

کر دل سے تو یاد صمد مت کر کسی سے ضد و کد
سب چھوڑدے اعمال بد دنیا سمجھہ جا بے فنا

حق کی عبادت سنیا ہو پر سعادت سنیا
کر دل سے طاعت سنیا دنیا سمجھہ جا فنا

ردیف باے موحدہ

پڑہی نبی کے جو دندان کی تاب تہ آب
صدف مین ہوگیا گوہر خوش آب در تہ آب

فقط نہ خشکی پہ بل اہل آب در تہ آب
نبی کا کرتے ہین ذکر صواب در تہ آب

نبی

نبی کا فیض جو پہونچا شتاب ورنہ آب
صدف بھی ہو گئی اہل نصاب ورنہ آب
اثر کیا نہ وہ ماہی پہ آگ نے ہرگز
سنا تھا وصف رسالت مآب ورنہ آب
کسی کو شک کہیں معراج پر نبی کی ہوا
تو وہ یقین پہ ہوا فتحیاب ورنہ آب
بنی نہ دیتے اثر گر دعاے موسی کو
سقر کا کھلتا نہ فرعون پہ باب ورنہ آب
تمھارا فیض جو ہوتا تو شاہ دانایان
نہوتا تختۂ یونان خراب ورنہ آب
عرق نبی کے جو واصف کا بحر مین گر جاے
گلاب آب ہو بوے گلاب ورنہ آب
عرق مین ڈوبی نہ تھی آپ کی وہ زلف سیاہ
مگر یہہ معجزہ اک تھا سحاب ورنہ آب
غریق ہوے محمدؐ کے آب رحمت مین
کہو تو کرتے ہو کیون آب آب ورنہ آب
نزول آب کرامت نبی کا ہے کہ اٹھو
کوئی بھی کرتا ہے اے لوگو خواب ورنہ آب
یہ ذکر آتش و خاک و ہوا پہ کیا موقوف
ہے بلکہ ذکر آن عالیجناب ورنہ آب
عرق مین غرق ہو گھلتا ہون ہجر احمد سے
کلوخ کیون نہ ہو گھل گھل کے آب ورنہ آب
جگر پہ آبلہ اوپر ہے موج آب سرشک
میان بحر الم ہے حباب ورنہ آب
سیاہی چشم کی ڈوبی ہے اشک مین میرے
عجب یہہ سینہ ہے کہ آیا سحاب ورنہ آب
ہون آب اشک مین ڈوبا بصر کو کیون نہو غرق
نظر کو ہوتا ہے اکثر حجاب ورنہ آب
مدام بارش رحم نبی ہے امت پر
کہ رحم لوٹے ہے یہہ بیحساب ورنہ آب
نہ مانگا پانی چلی جسکے سر پہ تیغ نبی
کہو تو کوئی بھی مانگے ہے آب ورنہ آب
نبی کا قہر تھا طوفان نوح اے ناسخ
کہ جس سے آگئی دنیا شتاب ورنہ آب

دیکھا ہم نعت دین پیمبر روز و شب
سر اٹھا کر کہتے ہین اللہ اکبر روز و شب
نور احمد کی صفت مین کیا مین بالایش کرون
نور سے جسکے ہین مہر و ماہ انور روز و شب
یا نبی کیا مرتبہ اعلے کیا اللہ نے
تھا وکالت مین تمھاری روح اکبر روز و شب
فکر دنیا ے و عمل مین کیسے کیا پھل پاؤ گے
وصف احمد کا کرو ہے ذکر بہتر روز و شب
طاعت حق کیجیے تا عاقبت بالخیر ہو
یہہ دعا مانگو خدا سے سر جھکا کر روز و شب
یا الٰہ العالمین مہر جناب مصطفیٰؐ
از رہ رحمت ہو رحمت بار ہم پر روز و شب

مومنو ہر دم تمہاری عاقبت کیواسطے
مصطفے دل سے دعا کرتے تھے اکثر روز و شب
گرمی خورشید محشر سے بچینگے کیون نہ ہم
سایۂ رحم نبی ہے اپنے سر پر روز و شب
فضل سے پہنچا خدایا تاکہ ہم سر کہتے رہین
روضۂ اطہار کی دہلیز پر سر روز و شب
ایسی بھی قسمت ہماری ہے کہ جسکے زور سے
دیکھین تا احمد کا ہم روے منور روز و شب
اپنی آنکھون پر رکھونگا اوسکے قدمونکو ہم
رہ مدینے کی چلے گر میرا اشتر روز و شب
یارسول اللہ جدائی مین تمہاری یہن مدام
ہوگیا لاغر نہایت آہ بھر بھر روز و شب
عرض یہ کرتا ہے سنی یارسول اللہ سدا
ہو زیارت آپ کی مجھکو میسر روز و شب

صلی اللہ علیہ وسلم

زیب آرای مسجد و محراب
دشمن شرک و قاتل مرتاب
رہنمای طریقۂ اسلام
جادہ پیمای سوے راہ صواب
اعتضاد گروہ اہل یقین
حامی عاصیان بروز حساب
دافع فتنہای دیو مرید
مقبل خاص درگہ وہاب
رونق شمع بزم دو عالم
مہر چرخ کمال و عالی جناب
خسر احمد خلیفۂ دویم
صاحب عدل و داد و زہد مآب
یعنی حضرت عمر شہ سنی
حامی روز حشر بن خطاب رض

آیا جب عدل پر عمر خطاب
بار ڈالا سر عمر خطاب
سرور دین و رونق ایمان
شاہ عالی گہر عمر خطاب
رازدان خدای عز و جل
سید با خبر عمر خطاب
تربیت گمرہون کی کی دین سے
شاہ فضل و ہنر عمر خطاب
دشمن فتنہ و فساد و کفر
دافع شرک و شر عمر خطاب
توڑ ہی ڈالی ظالمون کی کمر
عادل نیک تر عمر خطاب
عدل و انصاف سے خلافت کی
سرور معتبر عمر خطاب
خوف کیا حشر کا تجھے سنی
تجھپہ ہے سایہ ور عمر خطاب رض

شاہ کونین ابن ابوطالب رض
شیر حق غالب علی غالب

راز دان خدا اے عز و جل
واقف دین بدین حق راغب
ہمت افزاے ناتوان ضعیف
قوت روح و طاقت قالب
جسمک جسمی و روحک روحی
دمک دمی ابن بو طالب
نور بخشاے شمع بزم ہدا
رونق افزاے نیر ثاقب
ذاکر حق خلیفہ چارم
عامل فرض و سنت و واجب
بہر سنی وسیلہ کامل
شاہ مردان بن ابو طالب

[illegible]

جب ہوا مرتضے علی غالب
مقتدی مرتضے علی غالب
تھے عرب مین ہزارون زور آور
سب پہ تھا مرتضی علی غالب
ہر جگہہ کافرون کے زمرے پر
ہوگیا مرتضے علی غالب
زندگی تک تمام عالم پر
تھا سدا مرتضے علی غالب
در خیبر اوکھاڑ کر پھینکا
تھا بڑا مرتضے علی غالب
ہوگیا مشرکین کے لشکر پر
ہر جگہہ مرتضے علی غالب
اہل اسلام کے معاون تھے
بارہا مرتضے علی غالب
تیغ اسلام سے اوڑایا سر
کفر کا مرتضے علی غالب
جو تھے کعبے مین بت رگڑ ڈالا
زیبا مرتضے علی غالب
پہلوانون پہ سارے عالم کے
ہو رہا مرتضے علی غالب
اپنے سنی کی کچھہ مدد کیجے
آج یا مرتضے علی غالب

[illegible]

ردیف تاے فوقانی

اے سنی یہ دنیا کی کبھو تو نہ اٹھا بات
احمد کی صفت جسمین ہو کچھہ ایسی سنا بات
ذکر اوس شہ کونین کا کیجے تو بجا ہے
بیجا ہے محض کہنے نہ کچھہ اوسکے سوا بات
بندہ مین خدا کا ہون محمد کا پرستار
دنیا کو سمجھتا ہون کہ ہے دیر خرابات
اس عالم فانی کا فقط ذکر ہے بیجا
احمد کی صفت کیجے کہ ہے کیسی بجا بات

ق
اے مومنو کیا کہتا ہون چپ کان کو دھر کر
اب غور سے سن لیجیے یہہ میری ذرا بات
جس بات مین احمد کی صفت ہووے تو وہ بات
کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات
اے مومنو یہہ نعت نبیؐ صلّ علےٰ ہے
چپ رہ کے سنو تم نہ کرو پہر جدا بات
لازم ہے مسلمانون کو ہر حال مین واللہ
ہر چند نہین کیجے بجز حمد و ثنا بات
باتین تو ہزارون ہین مگر غور سے سنیے
جو بات محمدؐ کی ہے کیسی ہے رسا بات
جسجا سے پہ موسیٰ کا گذر ہو سکے نہ پایا
اللہ سے احمد نے کی اوسجا سے پہ جا بات
سکرات کے عالم مین مجھے فضل سے یارب
جس بات مین کچھ نعت نبیؐ ہو وہ سکھا بات
اے رب مین تجھے سونپ دیا ناطقہ اپنا
جز حمد و ثنا نکلے نہ کچھ منہ سے بھلا بات
اے **سنی** تو نازان نہو احمد کی صفت سے
کچھ منہ بھی تجھے ہے کہ کہی تمن نہ بنا بات

اب مجھکو کسی کی نہین پرواے شفاعت
رکھتا ہون محمدؐ کی تمناے شفاعت
برآے خدایا کہ مین اب تیرے نبیؐ کی
یک عمر سے رکھتا ہون تمناے شفاعت
پھر کونسی نعمت کی مرے دل کو ہو پروا
ملجاے اگر نعمت عظماے شفاعت
ہے اذن شفاعت کا کہو کسکو عزیزو
واللہ محمدؐ ہی ہے آقاے شفاعت
کچھ ایسا سبب ہو کہ مدینے مین پہنچ جاؤن
مین خوب سمجھتا ہون وہ ہی جاے شفاعت
رحمت سے کرامت سے عنایات سے ہمکو
چھڑوا دیگا با حسن و تقاضاے شفاعت
سائے مین گنہگارون کو لے لیویگا واللہ
محشر مین شہ چتر معلاے شفاعت
ہے ذات محمدؐ کی یقین کہف غریبان
اللہ نے کیا ہے اوسے ماواے شفاعت
ہو آشنا احمدؐ کے دل و جان سے عزیزو
پھر خوف نہین پیوگے دریاے شفاعت
اللہ نے اوسے اذن شفاعت کا دیا ہے
کیا شبہہ ہے امت کی جو فرماے شفاعت
قرآن سے ثابت ہے شفیع احمدؐ مرسل
کافر ہے جو ہے منکر والاے شفاعت
جلوے مین پھر اس امت احمدؐ کے عزیزو
کھل جائیگا جب نور مجلاے شفاعت

پھر چین ہے آرام ہے راحت ہے فراغت
تقدیر سے **سنی** کی جو ہو جاے شفاعت

در شان شب معراج

واہ قسمت کہ ملی آج یہہ رات
مصطفےٰ کو ہوئی معراج یہہ رات
اور راتین بھی بڑی ہین لیکن
ساری راتون کی ہے سرتاج یہ رات
کیسی حرمت ہے کہ لیوین آرام
ایک جا جرّہ و درّاج یہہ رات
نور باطن سے لے ہر مہ سے خراج
ظاہرا دیکھو تو ہے داج یہہ رات
لیلۃ البدر اگر ہے روشن
پر وہ سو رات سے لے باج یہ رات
کیا سعادت کا ستارہ چمکا
نحس عالم کرے اخراج یہہ رات
فضل خالق سے ہوا اوسوقت وا
مانگے حاجت کوئی محتاج یہ رات
جاگتے انکھون کی شمعین کرکر
روز ملتی ہمین اے کاج یہ رات
ہو روا فضل سے اللہ کے سب
چاہو حاجت جو ہو بالحاج یہ رات
جلد تر تاب کر تیر دعا
اے کماندار و ہے آماج یہ رات
فوج بخشش کو لے شبخون کرکر
ملک عصیان کرے تاراج یہ رات
آج تھا وصل حبیب و محبوب
کیا سعادات کی ہے تاج یہ رات
کی ہے امت کی شفاعت حق سے
مصطفےٰ نے بصد الحاج یہ رات
آج کے جاگے سے دل ہو روشن
کرے تاریکی کو اخراج یہ رات
زہے قسمت کہ اگر ہو سنی
راہ حق مین تیرا ہے سراج یہ رات

در شان شب برات

ادب سے جاگیو اے دل کہ ہے نجات کی رات
تمام راتون مین یہ رات ہے برات کی رات
تمام راتین تو غفلت مین کھوئین صد افسوس
گذار ذکر خدا مین بھلا یہ رات کی رات
خدا کی یاد مین تا صبح جاگ اے ہشیار
یقین سمجھ یہ ہے تسبیح اور صلوات کی رات
جو شب کے جاگے سے دل ہووے روشنائی پذیر
خدا نے اوسکو بنائی ہے کیا نجات کی رات
خدا کے فضل سے اس رات کی فضیلت سے
نجات نزع سے پاوینگے ہم نجات کی رات
خدا کی راہ مین دینا ہے کچھہ فقیرون کو
غرض یہ رات بھی ہے ہدیہ و زکوۃ کی رات

خدا کی یاد مین بیدار جو رہا اُس شب
تو اوسنے نعمت کونین ساری ہات کی رات
صفات اور بھی راتون مین ہین ہزارون ہی
خدا کے رحم سے ایک یہ بھی ہے صفات کی رات
نکات رحمت و افضال حق ہون سارے کشود
جو جاگتے ہین سمجھتے ہین یہ نکات کی رات
جو راتین خواب مین کھوئین نہ آئینگین ہمراہ
مگر یہ رات جو جاگو تو ہوگی سات کی رات
درود و ذکر و صلوٰۃ و تلاوت قرآن
کرو یہ رات کہ ایمان کے ہے ثبات کی رات
ہوا اوسپہ بارش رحم خدائے عزوجل
کہ جس سعید کی ہو جائے یہ ممات کی رات
برات و رحم و سعادات ہو عطا رب سے
نہ دے تو ہاتھ سے اے سنی یہ نجات کی رات

در شان لیلۃ القدر

رحم سے پُر ہے زمین اور فلک آج کی رات
رحمت حق کے اوترتے ہین ملک آج کی رات
اور راتین بھی مراتب مین اگر بہتر ہین
قدر رکھتی ہے یہ کچھ اور الگ آج کی رات
لیلۃ القدر کہا حق نے یہ از ماہ ہزار
کیونکہ آتے ہین یہان روح و ملک آج کی رات
جلوۂ شمع تجلی خدا سے ہر بار
نور باران ہے فلک تا بہ سمک آج کی رات
ہوگئی عالم ارواح سے آباد زمین
گھر رکھو مومنو خوشبو سے مہک آج کی رات
لیلۃ القدر کو سہ بار کیا یاد خدا
بیگمان قدر مین رکھتی نہین شک آج کی رات
لیلۃ القدر کو کر لیوین جو سہ بار شمار
بیس پر ساتوین ہوتی ہے الگ آج کی رات
لیلۃ القدر کے ملنے کی نشانی ہے یہی
چشم سے جائے اگر اشک ڈھلک آج کی رات
شغل تسبیح و صلوٰۃ اور سلام و قرآن
رہکے بیدار کرو صبح تلک آج کی رات
طاعت خالق اکبر مین رہو تم بیدار
دیکھو لگ جائے پلک سے نہ پلک آج کی رات
اتنی راتین تو فراموشی مین کھوئین افسوس
گرد غفلت کو تو دامن سے جھٹک آج کی رات
بیٹھتے اوٹھتے اگر ہووین کمر کے ٹکڑے
غیب کی لوٹ ہے طاعت سے نہ تھک آج کی رات

لوٹ ہے رحمت اللہ کی بیداری مین
چشم سنی نہ کہین جائے جھپک آج کی رات

ردیف

ردیف ثای مثلثہ

دنیائے دون کا ذکر نہ سنی تو کر عبث
نعت نبی سوائے ہے وصف دگر عبث

بعد از طواف کعبہ مدینے کو جائیے
جز اس سفر کے مومنو دیگر سفر عبث

خوف خدا و خوف محمدؐ ضرور ہے
دنیا کا اے محبّو ہے خوف و خطر عبث

بخشش تو میری سر سے محمدؐ کے لگ چکی
کیون فکرمند بیٹھون پکڑکر مین سر عبث

روضہ نبی کا دیکھو تو ہے وہ نظر بجا
گر وہ نہین تو آنکھون مین ہے وہ نظر عبث

ہوتی نہین ہے ہمسے اطاعت نبی کی کچھ
چپ ہو رہے ہین عمر کے اب دن بسر عبث

تیرے سوا نہ پائی پناہ مین نے یا نبی
پھرتا رہا جہان مین مین یک عمر بھر عبث

مجھکو نبی کے در کی گدائی قبول ہے
دنیائے بیوفا کا ہے سب مال و زر عبث

کچھ کام ایسا کیجے کہ عقبےٰ مین گھر ملے
بپا کیا جہان مین اگر گھر پہ گھر عبث

باندھا ہون سر مین ذکر محمدؐ سے روز و شب
دیگر ہے ذکر اوسکے سوا سر بسر عبث

ہجر نبی مین اشک بہاؤ ہے دُر سے خوب
اسکے سوا ہے مومنو گنج گہر عبث

بے یاد دم نہ مار کہ حاصل اسی مین ہے
خالی جو تونے چھوڑا کوئی دم مگر عبث

اے سنی جا کے اب در احمد پکڑ کے بیٹھ
جب کاہیکو تو پھرتا ہے کہہ در بدر عبث

صلے اللہ علیہ وسلم

ردیف جیم عربی

کیسی بنی ہے محفل نعت رسول آج
کیونکر خدا کی ہوئے نہ رحمت نزول آج

احمدؐ کو کرو وسیلہ خدا سے دعا کرو
ہوتی ہے لو مراد تمہاری حصول آج

اے مومنو وسیلہ ہے اپنا شفیع حشر
غمگین ہوکے بیٹھو نہ تم دل ملول آج

سجدہ مین جا کے حق سے دعا یہہ کرو بدل
صدقے سے مصطفےٰ کے ہو یہ ثنا قبول آج

یارب بفضل ذات محمدؐ و آلہ
ہووے ہمین سعادت عقبیٰ حصول آج

یارب نصیب مجھکو کچھ ایسے نصیب ہون
درگاہ مصطفےٰ پہ چڑھاؤن مین پھول آج

اسدم کا کیا بھروسا ہے تکیہ نہ کل پہ کچھ
اپنے نبی کی یاد کو اے دل نہ بھول آج

کل کل تو اوسکی یاد مین ہرگز نہ کر کبھو
شاید وہ وعدہ کل کا جو ہو تو وصول آج

ذکر نبی مین دولت عقبیٰ کماوینگے
دنیا مین کیا کمائینگے ہم خاک دھول آج

میرے سخن کو لطف سے شہرت ہو یا نبی
بیٹھا ہون مین پکڑکے مکان خمول آج

محشر مین مجھکو پوچھیگا حق اپنے روبرو
کیا نیکی تو نے لائی ہے ای بوالفضول آج

دونگا جواب کچھہ نہین یہ تیری نذر کو
لایا ہون اک قصیدهٔ نعت رسول آج

ای سنی پڑھ تو آل محمد پہ فاتحہ
خوش ہوگا تجھسے روح جناب بتول آج

ردیف حای حطی

وہ گل نبی کی یاد ہے قوت براے روح
ہان بوے گل ہی ہوتی ہو اکثر غذاے روح

ذکر رسول تن مین ہو میرے بجاے روح
فرماؤ جسم جاے ہے کسکی براے روح

جب تک ہے روح جسم مین ذکر نبی کرو
اے مومنو ہو جسم مین جبتک بقاے روح

ہے من عرف سے دیکھہ لو اسرار منکشف
پہچانا رب کو وہ جو ہوا آشناے روح

ہشیار اپنی روح سے غافل نہ رہ کبھو
جز یاد مصطفےٰ کے کہین اڑ نہ جاے روح

محشر مین دیکھہ صورت پاکیزهٔ نبی
گر تو نے عمر مین نہین دیکھا بقاے روح

ہے وہ جہان جسم مگر روح ہے نبی
ہان جسم کے سوا نہین ہوتی ہے جاے روح

ذکر خدا و یاد رسول خدا بجز
دیگر خیال سے نہین ہوتی صفاے روح

احمد ہے روح روح کی سب کچھہ ہین جن بیان
جسدم نہووے روح تو کیا ہو سواے روح

تا زندگی نہ بھولو کسی وقت مومنو
ذکر رسول جان ہے رد بلاے روح

روح الامین تھا عاشق روے محمدی
مشہور ہے کہ روح ہی ہو مبتلاے روح

احمد کی روح سے ہے مسیحا کو ہمدمی
ہے منتظر کہ امت احمد مین آے روح

جبتک ہے روح کلمهٔ طیب کو پڑھ مدام
ورنہ کہیگی وقت فنا ہاے ہاے روح

روحین تو ہین مگر ابو الارواح کون ہے
احمد کی روح جس سے کہ ہی ابتداے روح

ای سنی ہی بقا و فنا جز نبی کی کب
ہی ابتداے روح وہی انتہاے روح

[illegible]

ردیف خای معجمه

بتلا دین ہمکو جب کہ رسالت مآب رخ
کیونکر نہ ڈھانکے حشر کے دن آفتاب رخ

مشتاق

مشتاق دیکھنے کا ازل سے ہون یا نبی
بتا دو اس غریب کو اپنا شتاب رخ
رخ تو بہت جہان مین ہین اک سے ایک خوب
لیکن نبیؐ کا سب مین ہے بس انتخاب رخ
حسنات بیشمار سے ہو جاؤن بہرہ یاب
گر دیکھ لون نبیؐ کا بروز حساب رخ
رحمت خدا کی دیکھینگے پھر کیا حجاب ہے
اپنے نبی کا دیکھینگے جب بے حجاب رخ
گر فیض نور پاک محمدؐ نہ ہو او سے
روشن کرے نہ اپنا کبھو ماہتاب رخ
روے نبی کو دیکھنے پھر کیا حجاب ہے
اک روز دیکھ لیوینگے ہم بے نقاب رخ
ہو آشناے بحر فناے محمدؐی
یکدم ہے عمر جیسے دکھاوے حباب رخ
امید مستقل ہے شفاعت کیواسطے
اپنی طرف کریگا وہ عالی جناب رخ
یا مصطفےٰ نبیؐ رخ دنیا سے باز ہون
بہتر ہے مجھسے پھیرے یہ خانہ خراب رخ
نور نبی کے فیض سے محشر مین مثل ماہ
چمکیگا مومنون کا بہ حسن شباب رخ
سوتا ہون رات دن مین یہ امید سے مدام
اک دن تو دیکھ لون گا نبی کا بخواب رخ
رخ کر تو سنی سوے محمدؐ کہ روز حشر
پھیرین نہ فرشتے تجھسے روے عذاب رخ

ردیف دال مہملہ

صلی اللہ علیہ وسلم

بھیجئے ذات مصطفےٰ پہ درود
اپنے سالار انبیا پہ درود
پاک نیت سے روز و شب پڑھیے
احمدؐ پاک مجتبےٰ پہ درود
بھیجئے مومنو بہ حسن دل
سید خیل اصفیا پہ درود
با وضو رہکے بار بار پڑھو
مقبل درگہ خدا پہ درود
بھیجتا ہے خداے عز و جل
محبط وحی و مرحبا پہ درود
قدسیان بھیجتے ہین روز و شب
رونق بزم ازکیا پہ درود
کیون نہین بھیجتے ہمیشہ تم
سید مقبل خدا پہ درود
بھیجتے ہین مدام جن و ملک
مقبل خاص کبریا پہ درود
بے عدد بے شمار پڑھ لیجے
خاص اللہ کے آشنا پہ درود
با طہارت سدا پڑھا کیجے
رونق دین شہ ہدا پہ درود

صدق دل سے مدام اے سنی
باادب بھیج مصطفے پہ درود

مدینے سے تشریف لاؤ محمد
جمال مبارک بتاؤ محمد

بہت دن جدا تھے اب آؤ محمد
اب آؤ تو ہرگز نہ جاؤ محمد

جدائی سے دل کو ہوئی بیقراری
ذرا تو ہمین منہ دکھاؤ محمد

مین چھڑکاؤ آنسو کا کرتا ہون رہ مین
اگر آپ تشریف لاؤ محمد

مین رستے کو پلکون سے اب جھاڑتا ہون
کرم کرکے گر آپ آؤ محمد

جگر پھاڑ کر فرش کرتا ہون اپنا
تم آنے کا مژدہ سناؤ محمد

بناتا ہون نعلین چمڑے کی اپنے
قدم اسمین رکھکر اوٹھاؤ محمد

اب آگے نہین مجھکو رونیکی طاقت
رولائے بہت مت رولاؤ محمد

ذرا روے خندان بتا کر کرم سے
الم میرے دل سے بھلاؤ محمد

جدائی نے غمگین بنایا تمہاری
مین روتا ہون مجھکو مناؤ محمد

بہ تنگ آگیا دل یہ دنیا سے میرا
مجھے پاس اپنے بلاؤ محمد

رخ پاک بتلا کے روتون کو اپنا
غم و رنج دل سے اوٹھاؤ محمد

قیامت مین جنت و دنیا مین حرمت
یہ سب حاجتین بر لے آؤ محمد

قیامت مین جب گرم خورشید ہوگا
مجھے زیر دامن چھپاؤ محمد

رہ پل ہے باریک تیغ دو دم سے
بہ آسانی اوس پر چلاؤ محمد

نشان حشر کو جب کھڑا ہو تمہارا
مجھے اوسکے نیچے بٹھاؤ محمد

رہے نسل میری بہ علم و بزرگی
یہان اور وہان خوش اوٹھاؤ محمد

ہین واصف تمہارے یہ اہل جماعت
اب ان سب کو یکدل بناؤ محمد

بفضل و کرم اونکے دلمین ہمیشہ
تم اپنی محبت بساؤ محمد

سبھی مومنون کو بہ فضل و عنایت
دو عالم مین خوشدل بناؤ محمد

جو صاحب کہ مولود پڑھوالے اوسکی
مرادین خدا سے دلاؤ محمد

اوسے دو جہان مین رکھو خورم و خوش
اور ایمان پہ محکم بناؤ محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

سنی کے دل سے کبھو نہ بسرا اپنا
خدا کے لیے مت بھلا دو محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

رحم حق ہے ثنائے محمد
نور دین ہے لقائے محمد
کیا رتبہ یہ عزت ہے کیسی
عرش اعظم ہے جائے محمد
مال دنیا کی خواہش اسے کب
بادشہ ہے گدائے محمد
صبح رحمت ہے عصیان کی شبکو
نور روے صفائے محمد
جان سے ہون تصدق ہمیشہ
دل سے ہو مین فدائے محمد
جو رضائے خدائے جہان ہے
بس وہی ہے رضائے محمد
سرمہ آنکھون کا کرون الٰہی
گر ملے خاک پائے محمد
ہمکو تدبیر بتلائی دین کی
رحم امت ہے رائے محمد
عین عینی سے کیجے نظر گر
کچھ نہین ہے سوائے محمد
لیلۃ القدر سے بھی ہے بڑھکر
کاکل مشکسائے محمد
ابتدا دو جہان کا یقین ہے
کیا کہون ابتدائے محمد
نور حق ہے وہ حق سے جدا کب
لامکان ہے سرائے محمد
میری مشکل کو اے رب اکبر
کر دے آسان برائے محمد
اوسکے نیچے بٹھا حشر کے دن
جب کھڑا ہو لوائے محمد

باغ دل کو یہ سنی کے یارب
ہو ہمیشہ ہوائے محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

ہو اکرم یا محمد یا محمد
معظم یا محمد یا محمد
صف پیشانیان مین تم ہو بیشک
مقدم یا محمد یا محمد
کیا خالق نے تمکو دو جہان مین
مکرم یا محمد یا محمد
تمہارے واسطے حق نے بنائے
دو عالم یا محمد یا محمد
شفاعت اور رحمت ہی تمہین کو
مسلم یا محمد یا محمد
تمامی مرسلون مین تم بعزت
ہو اعظم یا محمد یا محمد
فرو ہوتا ہے یاد پاک سے بس
میرا غم یا محمد یا محمد

جدائی مین تمھاری چشم میری ہے پُرنم یا محمدؐ یا محمدؐ
تم اپنی یاد مین رکھیے مجھے اب ہراک دم یا محمدؐ یا محمدؐ
تمھارے فضل کے خواہان ہر دم ہین سب ہم یا محمدؐ یا محمدؐ
دلِ سخی محبت مین تمھاری ہو محکم یا محمدؐ یا محمدؐ

[illegible]

نگین عرش خدا محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علے محمدؐ
صلوٰۃ و صلّ علے محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علے محمدؐ
شہِ مکرّم نبیِ اعظم خطیبِ آدمؑ امین عالم
امام ہر دو سرا محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علی محمدؐ
ظہور قدرت شفیع امت نزول رحمت قبول عزت
حبیبِ جلّ و علے محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علے محمدؐ
حبیبِ رحمان رسول سبحان قبولِ یزدان سخی دوران
کریم و بحرِ عطا محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علے محمدؐ
شہِ معلّے جناب والا امیرِ بطحا ضیا سے اعلے
جناب روشن لقا محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علے محمدؐ
شہِ شفاعت مہ کرامت بصد عنایت بدی ضلالت
نمودہ راہ صفا محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علے محمدؐ
نبیِ اکبر رسول اطہر زجملہ برتر بہ خلق اظہر
جمیع حاجت روا محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علے محمدؐ
شفیق و اشفق بزرگ الحق سخی مطلق کریم برحق
امام مخزن سخا محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علے محمدؐ
ظہیرِ دوران خطیرِ اربان کبیر انسان امیرِ رحمان
غفورِ ذنب و خطا محمدؐ صلوٰۃ و صلّ علے محمدؐ
ثنائے امجد بہ خلق بیحد بوصف احمدؐ حصول مقصد

مجیب ہر ایک دعا محمد صلوٰۃ وصل علےٰ محمد
بلند رتبہ بالا نشستہ بلیل گمرہ بدین چون مہ
سراج بزم ہدا محمد صلوٰۃ وصل علےٰ محمد
کریم امت رحیم خلقت عمیم الفت عظیم عظمت
بشیر و رحم خدا محمد صلوٰۃ وصل علی محمد
خلیل سنی جلیل سنی کفیل سنی جبریل سنی
دلیل سنی بجا محمد صلوٰۃ بصل علےٰ محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

دو عالم کے ہو رہبر یا محمد
ہو ہادی تم مقرر یا محمد

تمہاری دل سے کرتا تھا وکالت
ہمیشہ روح الاکبر یا محمد

نکل جاوے میری جان تن سے میرے
تمہارا کلمہ پڑھکر یا محمد

تمہارا آستان پلکون سے جھاڑون
مدینے کو مین آکر یا محمد

تمہارے دیکھنے کا مین ہون مشتاق
دکھا دو روے اطہر یا محمد

ہمین کیا خوف ہے رنج و بلا سے
ہمارے تم ہو سپر یا محمد

خدا کے واسطے کر دیجیے اب
میرے دل کو منور یا محمد

تمہین ہو باعث احیا و تکوین
دو عالم کے ہو سرور یا محمد

تمہارا روے اطہر دیکھ لیوین
کچھ ایسے ہون مقدر یا محمد

مدینے مین میرا ہو جاے مدفن
یہی خواہش ہے اکثر یا محمد

تمہارے جسم کا سایہ نہین تھا
مطہر ہو مطہر یا محمد

تمہین دی فتح حق نے کافرون پر
مظفر ہو مظفر یا محمد

ہمیشہ ہی یہ سنی کو تمہاری
زیارت ہو میسر یا محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

امت کا رہنما ہے صلی علےٰ محمد
عالم کا پیشوا ہے صلی علےٰ محمد

وہ رونق نبوت وہ جلوہ رسالت
وہ نور حق بجا ہے صلی علی محمد

وہ معدن شریعت وہ منبع طریقت
وہ عارف خدا ہے صلی علےٰ محمد

آدم سے ہے مقدم عالم مین ہے مکرم
مخدوم دوسرا ہے صل علےٰ محمدؐ

ہے سیّد برایا ہے صاحب درایا
محبوب کبریا ہے صل علےٰ محمدؐ

جسوقت وہ ہو رہبر پھر ہمکو پل سے کیا ڈر
وہ دافع بلا ہے صل علےٰ محمدؐ

گو ہم کرے خطا مین دنیا کی ہر بلا مین
وہ غافر خطا ہے صل علےٰ محمدؐ

مقبول ہر دعا کا کیونکر نہو بھروسا
وہ سامع الدعا ہے صل علےٰ محمدؐ

وہ شافی مریضان مین ہون مریض عصیان
وہ صاحب شفا ہے صل علےٰ محمدؐ

ہے ہیچ بس انہونکے عالم کے کام سارے
گر وہ نہو تو کیا ہے صل علےٰ محمدؐ

عالم تمام انسے کہتا ہے کام اونسے
وہ شافع الوریٰ ہے صل علےٰ محمدؐ

وہ عاشق خدا ہے مقبول دوسرا ہے
اونپر جو مبتلا ہے صل علےٰ محمدؐ

رکھتا ہی عرض سخی کرتا ہی عرض
اونپر یہ جان فدا ہے صل علےٰ محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

مقبول دو جہان ہو یا مصطفےٰ محمدؐ
تم باعث امان ہو یا مصطفےٰ محمدؐ

مشکل مین مین پڑا ہون بیتاب ہو رہا ہون
اس وقت تم کہان ہو یا مصطفےٰ محمدؐ

اب حال میرا دیکھو میری کمک کو پہونچو
رخصت نہ میری جان ہو یا مصطفےٰ محمدؐ

ردیف ذال معجمہ

نقش دل پر ہون کیا نام نبی کا تعویذ
خوف کس بات کا ہے رکھتا ہون ایسا تعویذ

پھر دنیا نہ لکھو تم کوئی اولٹا تعویذ
نام احمدؐ کا کرو نقش ہے سیدھا تعویذ

چار ہین حرف محمدؐ کے رباعی کر کر
لوح مرقد پہ میری تم ہی لکھنا تعویذ

میمِ اول سے میسّر ہو مقام محمود
خانۂ دل مین بھرو تم یہہ ہمیشا تعویذ

حائے کی برکت سے نبی حشر مین حامی ہونگے
بلکہ ہر وقت حفاظت سے رکھیگا تعویذ

میمِ دوم سے محمدؐ کی مدد ہوویگی
دالِ سے دین ملے دیکھو ہے کیسا تعویذ

گر دشمن لکھوا اسکو تو ملین ہشت بہشت
صید عقبےٰ کا ہو تسخیر یہ حاشا تعویذ

مجھکو آسیب قیامت سے کہو ڈر ہے کیا
ہو گیا نام نبی میرے گلے کا تعویذ

نقش

نقش بدوح کا ہے اسم معظم مین اثر
کیا عجب ہوے اگر تو بلاے عصیان
آتشی نقش کرے اسکو تو دوزخ سے بچے
گر ہوائی یہ لکھے صور کی دہشت سے بچے
نقش آبی جو بھرے بحر گنہ سے بچ جاے
نقش خاکی جو بھرے قبر کی تنگی سے بچے
نقش سے بغض محبت ہو خدا سے سنی

بست در بست لکہو تم ہمہ ہمیشا تعویذ
نام احمد کا میرے دل پہ ہے کندا تعویذ
نار دوزخ کو مقرر کرے اطفا تعویذ
اور ہوا دل کی مٹاویگا ہے ایسا تعویذ
موج در موج یہ ہے فیض کا دریا تعویذ
دیکھو تاثیر مین رکھے ہے یہ کیا کیا تعویذ
نقش صدہا ہین محمد کا ہے یکتا تعویذ

[illegible]

ردیف رای مہملہ

صفت مین اوسکی رہین نہ کیونکر زمین پہ آدم ملک فلک پر
کہ جسکے باعث ہوے ہین اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ملاذ و ملجا و بندہ پرور شفیع عالم بروز محشر
ہین اوسکے خواہان فضل اکثر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ہے اوس نبی کا وہ رتبہ کامل سلام حق کا ہے اوسپہ نازل
فقط نہ جانو ہے دست بر سر زمین پہ آدم ملک فلک پر
نہین کچھ انسان پہ فضل اوسکا ہے جس سے اشرف ملاے اعلی
شرف سے اوسکے ہوے مفخر زمین پہ آدم ملک فلک پر
خدا نے چاہا ہو آپ اظہر کیا محمد کو اپنا مظہر
تو اس سے ظاہر ہوے مقرر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ہمارے آقا کی یہ فضیلت ہے جس سے ظاہر خدا کی قدرت
پھر اوسکا عالم مین کون ہمسر زمین پہ آدم ملک فلک پر
جو کوئی ڈھونڈھے تمام ہستی ملاے اعلے سے تا بہ پستی
نبی کا ثانی نہ پاے دیگر زمین پہ آدم ملک فلک پر

نہ ہوتے تم یا رسولؐ پیدا ظہور ہوتا نہ دو جہان کا
تمہین سے پیدا ہوئے سراسر زمین پہ آدم ملک فلک پر
مکین تمہین سے مکان تمہین سے زمین تمہین سے زمان تمہین سے
فقط نہین کچھہ ہوے ہین اظہر زمین پہ آدم ملک فلک
سمک سے لے تا سماک حضرت ہے سب پہ یکسان تمہاری رحمت
فقط نہ پاے ہین فیض اطہر زمین پہ آدم ملک فلک پر
دعا کچھہ ایسی ہو مجھکو حضرت مین ہر دو عالم مین پاؤن نصرت
مدد پہ میری رہین سراسر زمین پہ آدم ملک فلک پر
بتا دو صورت کہ آ کے یکدم تڑپ رہے ہین بہر دو عالم
تمہاری دوری مین ہو کے مضطر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ہے سنی اپنا نبی وہ ایسا ظہور قدرت وجود جسکا
مدام ہین اوسکے شکر اندر زمین پہ آدم ملک فلک پر

شہرت گئی نبی کی کہین آسمان پر
کہایا ہے داغ ماہ مبین آسمان پر
ہم اوسکے کلمہ گو ہی زمین پر فقط نہین
قائم ہے جسکا رایت دین آسمان پر
تیرا ظہور باعث تکوین ہے یا نبیؐ
تجہسا ہوا نہ ہوگا زمین آسمان پر
تیرا شریک ماہ نے مشرق سے تا بہ غرب
ڈھونڈا بہت پہ پایا نہین آسمان پر
اشرف تہا گو کہ اور مشرف ہوا وہ جبکہ
تیرے قدم سے عرش برین آسمان پر
اہل زمین تابع فرمان کیون نہون
ثابت ہے تیرا نقش نگین آسمان پر
جسجا ہے پر کہ روضۂ پر نور ہے تیرا
رکہتی ہے فخر وہان کی زمین آسمان پر
شرف ملازمت سے تیری ہو کے سرفراز
کرتا ہے ناز روح الامین آسمان پر
خورشید وہ نہین ہے جو تابان ہے چرخ پر
ہے وہ نبیؐ کا عکس جبین آسمان پر
ہو کیون نہ تیرے دین کی تجلی زمین پر
روشن ہے تیرا دین متین آسمان پر
خدمتگزار ہوگئے سب تیرے عرشیان
جب ہوگیا تو صدر نشین آسمان پر

نکہت سے تیرے فیض کے ہر دم ہے سرفراز
ہے اسلیے مسیح مکین آسمان پر
اے سنی وکہ پاک نبی جو کرین مدام
پاوینگے باغ خلد برین آسمان پر

وزن عربی است ۱۲

بنائے دو عالم ہے محمد کے نام پر
تو ختم نبوت ہے وہ خیر الانام پر
درود و سلام ہووے نہ کیون اوسپہ خلق کا
کہ بہیجا سلام حق نے علیہ السلام پر
نبی کی بحرمت ہے سنو تم اے مومنو
جو رحمت ہے نازل حق کی بیت الحرام پر
سخاوت محمد کی ذرا تم نظر کرو
کہ نقد شفاعت وقف ہے خاص و عام پر
مہتم شفاعت سر کہو کس نبی نے کی
ہے موقوف اس حق کی مدار المہام پر
بزرگی ملے ہمکو یہ محشر نبی سے ہے
کہ تکیہ ہمارا ہے اوسی ذوالکرام پر
فقط زمین پر نہین بزرگی رسولؐ کی
مکان اوس نبیؐ کا ہے لامکان کے بام پر
ازل سے پیاسا ہو بیٹھا ہون یا نبیؐ
لگا کر نظر مین تیرے رحمت کے جام پر
شفاعت کا تو ہی مہتم ہے جزا کے دن
رکہے گا خدا بخشش کے تجہے اہتمام پر
تمہارے غلامون نے جلائے موے ہوے
مسیحا بھی عاجز ہے یہ یحیی العظام پر
خدا سے مقابل ہو کے باتین یہ تمنے کہین
تھا نازان کلیم اللہ اپنے کلام پر
درود و تحیت حق نے بہیجا ہے مومنو
سنو کس بزرگی سے وہ ذوالاحترام پر
یہ سنی ہے فدوی آپکا رحمت کرو
تم اے رحمت للعالمین اس غلام پر

جناب غوثؓ کی شان مین

آفتاب مشرق رحمت ہے روے دستگیر
نور فضل حق نما ہے چشم سوے دستگیر
باغ جنت کی کہو پروا ہے کسکو مومنو
جنت الفردوس سے بڑہکر ہے کوے دستگیر
ہے گل تازہ بہار رحمت حق روے غوث
نکہت گلزار فضل حق ہے بوے دستگیر
طاق ابرو کیون نہووے معتقد کی سجدگاہ
ظاہرا قبلہ نما ہے دل بسوے دستگیر
یہ تو ممکن ہی نہین ہم تشنہ و بے فیض ہون
فیض بخشش کوثر و تسنیم جوے دستگیر
ہے خطا گر مشک تاتار و ختن سے ہون مثال
رو نمائے سنبل جنت ہے موے دستگیر

مردہ گر ہوجاے زندہ کیا عجب تلقین سے
بایۂ یحی العظامی گفتگوے دستگیر

آبداری گہر کا تم نے جانا کچھہ سبب
یہ یقین ہے فیض سارا آبروے دستگیر

ہے توقع میری بخشش حق سو کرواونگو تب
حشر مین جب جاؤنگا مین روبروے دستگیر

حکم حق سے اوسیہ کر دینگے مہر مغفرت
نامہ جب میرا کھلیگا روبروے دستگیر

ہر کوئی اپنے وسیلے کی کریگا جستجو
حشر مین سنی کو ہوگی جستجوے دستگیر

ردیف زای معجمہ

آگیا سب سے خدا کو اپنا پیغمبر عزیز
آئی پیغمبر کو اپنی امت احقر عزیز

روح ہے سردار عالم عالم کونین مین
کونسی شی ہے کہ ہووے جان سے بڑہکر عزیز

کیا عجب ہو جو ابوالارواح امت پر شفیق
ہر قدر اولاد ہووے باپ کو اکثر عزیز

ہے سر جسم دو عالم سرور پیغمبران
جانیے اسباب ہستی مین ہے سب سے سر عزیز

گوہر دریاے وحدت ہین رسول پاک ذات
آب سے اس جوہر قابل کے ہے گوہر عزیز

زلف والا کی مہک نے یک جہان مہکا دیا
ہے اسی باعث سے بوے مشک او عنبر عزیز

جوہر تیغ زبان ہے نعت احمد دلپسند
تیغ زن کو کیون نہووے تیغ کا جوہر عزیز

سورۂ والشمس پڑہتا ہون مین رخ کی یاد مین
روبرو آنکھون کے ہے وہ چہرۂ انور عزیز

تیغ آہن بسمل ابرو کو کب آوے پسند
دل ہے جس خنجر کا بسمل ہے وہی خنجر عزیز

کچھہ نہین بہاتا ہے جز محبوب رب لایزال
دل ربائیدہ ہے جسکا ہے وہی دلبر عزیز

عرش کو چاہا نہین امت کی خاطر آپ نے
آئی کیا حضرت کو دیکھو امت ابتر عزیز

بہر امت آپ نے زیر زمین کی خوابگاہ
استراحت کے لیے آیا یہی بستر عزیز

نفسی کہنے والے ای سنی ہین سب مقبول حق
لیکن اونسے ہو خدا کو شافع محشر عزیز

ردیف سین مہملہ

نقد یا دنیوی جز نہین زر میرے پاس
ہان اگر ہے تو یہ ہے گنج گہر میرے پاس

اور سر ہے نہ تصدق ہو در احمد پر
جبہہ سائی کے لیے ایک ہی سر میرے پاس

خانۂ دل کیطرف کیون نہین آتے دوّار
کیا نبی صل علے کا نہین گہر میرے پاس

اے صبا تو تو اوڑی جاتی ہے یثرب کیطرف
مین بھی اڑتا تا کرون کیا نہین پر میرے پاس

پر یہ عرضی ہے میری تجھسے خبردار صبا
روز پہونچانا محمد کی خبر میرے پاس

دل تو خدمت مین ہی حضرت کی پڑا رہتا ہے
وہ بھی حاضر ہے جو صد پارہ جگر میرے پاس

حشر کو نامۂ اعمال رکھیگا ہر ایک
فرد نعت شہ اعلے ہو مگر میرے پاس

فرض ہر اک کے لیے ہے سفر بیت اللہ
فرض ہے سوے نبی کا بھی سفر میرے پاس

زلف واللیل کی سورت ہے تمہاری حضرت
لیلۃ القدر کی رہتی ہے قدر میرے پاس

سورۂ شمس رخ پاک ہے والنور رخ
ساعد سعد سعادت کی سحر میرے پاس

روز بازار جزا جنس عبادت ہے پسند
ہے کہان بندگی فضل و ہنر میرے پاس

نقد رحمت سے مگر آپ خرید و حضرت
جنس عصیان جو ہے پر نقص و ضرر میرے پاس

یا نبی لطف و عنایات سے اس سنی کو
حکم فرماؤ کہ رہ آٹھ پہر میرے پاس

[illegible]

یا محمد نہین ہے اور ہوس
ہے ہوس آپ ہی کی جیتے جی بس

جسم پر آپ کے نہین بیٹھی
ہاتھ ملتی ہے اس سبب سے مگس

مین وہ سودائی ہون کہ جنت سے
تیرے صحرا کا خوش ہے خار و خس

مین وہ محمل نشین کا ہون مجنون
جسکی محمل سے نکلے ہے بانگ جرس

یا رسول خدا اے عز و جل
شوق دیدار دل کو ہے ازبس

طائر جان آ نہین سکتا
جسم ہے اوسکے حق مین کنج قفس

قید دنیا مین ہو گیا پابند
مجھکو اس قید سے ہوا بس بس

دل کو اپنے مین نذر کرتا ہون
یا محمد نہ کیجیے واپس

ق حشر مین ہر طرف کو ڈھونڈھے گا
اپنا اپنا وسیلہ ہر اک کس

پر مین اس شعر کو پڑھونگا وہان
عاجزی سے تمہارے پیش و پس

یا حبیب الہ عند بید سے
انت لی شافع النبی اقدس

مجھپہ رحمت سے دیکھیے حضرت
مین ہون ناچار بینوا بیکس

ق یا محمد دعا کرو ایسی
اہل اسلام کی ہو نصف کو جس

اپنے سائیس کو یہ کہہ دینا
زین تازی پہ تو نہ آج سے کس
ناقہ حاضر ہے جان سخی کا
چشم محمل ہے اور دل ہے جرس

یا محمد اگرچہ ہون بیکس
آپ سر پر ہون میرے اتنا بس
صلی اللہ علیہ وسلم
مجھکو بتلا دو صورت انور
غیر اسکے نہین ہے اور ہوس
زخم عصیان کو مرہم زنگار
آپ کا ہے وہ سبزہ نورس
ناقہ اسوار حشر مین جب ہون
ہو صلاے کرم صداے جرس
روز محشر مین یا شفیع ورا
مجھکو نعمت دو اک سے اک سرس
ایسا خرسند ہو کہ سیر رہون
تم کہو لے تو مین کہون بس بس
مین کسیکا نہ ہو رہون محکوم
اور مجھپر چلے نہ زور عسس
اب تو تشریف لائیے آقا
ہم پہ ہے ظلم ملحد ناکس
تم عرب مین رہے ہو صدہا سال
اب عجم دیکھیے کمر کو کس
آکے آرام یہان کرو حضرت
تلوے آنکھون سے مین کرونگا مس
یا محمد خدا سے دلوا دو
دو ہین حاجت میری نہ آٹھہ نہ دس
ایک تو یہ کہ روز محشر مین
آپ ہی کے پھرو نہین پیش و پس
دوسری یہ رہون نہ مین محتاج
ہون خوشی ساتھہ زندگی کے برس
آپکا کلمۂ شہادت ہو
ورد سخی کو تا اخیر نفس

ردیف شین معجمہ

بسوز سوزان باشک ہین تر کبھے بآب و کبھے بآتش
نبی کی ہجرت مین ہم ہین اکثر گہے بآب و گہے بآتش
بآب رحم نبی شنا ور کبھو تو آتش سے قہر کی ہم
مثال ماہی ہین دہر اندر گہے بآب و گہے بآتش
کبھو عرق مین خوشی کے تر ہین کبھو تو آتش سے غم کی جلتے
کہ جیسے زر کو کرے ہے زرگر گہے بآب و گہے بآتش

کبھو

کبھو تو ہو سرخ جل رہے ہین کبھو تو آنسو مین ڈوبتے ہین
نبی کی دوری مین دیدۂ تر گہے بآب و گہے بآتش
بتا دو صورت کو یا محمدؐ جلے ہے ڈوبے ہے دل ہمارا
نہ ڈالو اب اسکو رحم کر کر گہے بآب و گہے بآتش
امید رحمت سے ہین مغرق غضب کی سوزش سے سوختہ ہین
نبی کی خوف و رجا مین ہو کر گہے بآب و گہے بآتش
اگر شفاعت سے ہم خنک ہین مگر ہین سوز گنہ سے جلتے
اسیطرح سے ہے دل مقرر گہے بآب و گہے بآتش
بسوز فکر خطا سے ہر بار و آب رحم نبیؐ سے ہر دم
غریق و سوزان ہین ہم سراسر گہے بآب و گہے بآتش
ہے اشک جاری ہے آہ سوزان تمہاری فرقت مین یا محمدؐ
ہے بسکہ سنی بحال مضطر گہے بآب و گہے بآتش

ردیف صاد مہملہ

لیتا ہون اس نبیؐ کا زبان پر مین نام خاص
آتا ہے جس نبیؐ پہ خدا کا سلام خاص
امید اوسکے رحم سے ہے رات دن ہمین
جاری ہے جس نبی کا سدا فیض عام خاص
تشنہ گلو جب آؤنگا اوس وقت یا نبیؐ
مجھکو پلادو حشر مین کوثر کا جام خاص
کیا مرتبہ بلند ہے کیا شان کیا ہے فخر
عرش برین کو جسنے کیا اپنا بام خاص
اپنے نبیؐ کے رتبے کو پہونچے ہے کوئی بھی
واللہ ہے لامکان پہ جسکا مقام خاص
سن لیجے گوش ہوش سے یہ بات مومنو
جو ہے پیام حق کا وہی ہے پیام خاص
اپنے نبیؐ کا حشر مین ہوگا یقین ہے
امت کی مغفرت کے لیے اہتمام خاص
کس منہ سے مین سراؤن کہو تمکو یا نبیؐ
آراستہ یہ دین ہے با انتظام خاص
ہرگز نہین زوال تیرے دین کو یا نبیؐ
روز قیام تک ہے یہ دین کا قیام خاص
کیونکر سند پڑین نہ احادیث یا نبیؐ
حکم خدا کی طرح ہے تیرا کلام خاص

خدمت سے بھول جانا نہ محشر مین یا نبیؐ
ہے آپ کا ازل سے یہ سنی غلام خاص

ردیف ضاد معجمہ

نہین دیکھا کہین ہمنے شہ کونین سا فیاض
نہوگا حاشا للہ حشر تک اس طور کا فیاض

کہواب دولت دنیاے دونکی کسکو ہے خواہش
براے نقد بخشش ہین خدا اور مصطفےٰ فیاض

ازل سے آجتک جاری ہے ہمپر فیض اوس شہ کا
نصیبون سے ہمارے اسطرحکا مل گیا فیاض

کروڑون دوزخی یکدم مین ہووین داخل جنت
کریگا حشر مین جسوقت وا دست عطا فیاض

لیا نام مبارک اک فرشتے نے ہوا مقبول
قسم رب کی ہے کیا نام نبیؐ صلّے علےٰ فیاض

کیا ہے نقد ایمان سے غنی خلقت کو توشاہا
ازل سے آجتک تجھسا نہین ہمنے سنا فیاض

رہائی گنہگاران کبھو ہوتی نہ لے سنی
نہ ہوتے گر یہ امت کے محمدؐ مصطفےٰ فیاض

ردیف طای مہملہ

ہوا رسولؐ کے عارض پہ خوش جو پیدا خط
خدا نے بہیجا تہا امت کی مغفرت کا خط

ادہر کو مہر نبوت اودہر کو خط کا ظہور
خدا سے ختم رسالت کا مرسلہ تہا خط

عذار پاک پہ تہا آپ کے خط ریحان
خدا نے لکہا تہا یا زلفی یا شفیعہ خط

خطوط دست مبارک سے یہ تصور تہا
ہمارے جرم کی قینچی کا ہے نمونہ خط

یہ خوش نصیب کہ امت ہین ہم محمدؐ کی
رکہی ہے اپنی سعادت کا لوح سیما خط

لکہا رسولؐ کی امت کو امت مرحوم
قلم نے لوح زبرجد پہ جب کہ کہینچا خط

دوپارہ ہوگیا انگشت کے اشارے سے
جو کہینچا ماہ پہ حضرتؐ نے معجزے کا خط

محقق ایسے ثلاثہ پہ کہینچا خط نسخ
شکستہ ہوگیا یکبار اونکے دین کا خط

پیام دعوت اسلام جس جگہ پہونچا
بدل قبول کیا جس نے کھول دیکھا خط

غبار بنگیا حیرت سے مذہب کفّار
جو دیکہا آئینہ حق نما تمہارا خط

سیاہ کاری امت تراشی جاتی تھی
نبیؐ کے چہرے کا دلّاک جب بناتا خط

میرے رسولؐ کا روح القدس ہے نامہ رسان
کہ لاکے دیتا تھا ہر بار آشنا کا خط

جو قتل نامۂ شبیرؓ حق نے بہجوایا
براے عاصیان کی مہر جب وہ دیکہا خط

صبا مین دیتا ہون تجھکو نقد جان محصول
ذرا تو فرودہ یثرب کا لا کے پہونچا خط

خطوط ناجی و ناری کے کھینچے حضرتؐ نے
تہا ناجی فرقہ سنی وہ جو تہا پہلا خط

زیادہ حد ادب عرض ہے یہی آقا
گنہ بہ بخشش سنی کے کہینچ دنیا خط

ردیف ظای معجمہ

میرے ایمان اور جانکا ازل سے ہے خدا حافظ
نبیؐ حافظ علیؑ حافظ جناب فاطمہؓ حافظ

بڑی ہے آرزو مجھکو کہ دیکھون روضۂ احمدؐ
حفاظت سے مدینے کو مجھے پہنچاوے یا حافظ

ڈرو مت مومنو ہرگز تمہارا روز محشر کو
معاون ہو کے ہوویگا رسولؐ کبریا حافظ

بلا سے ہر دو عالم سے نہین کچھہ خوف ہے ہمکو
ازل سے میری جانکا ہے محمدؐ مصطفے حافظ

رہین کسواسطے غمگین مدد ہے ہمکو دو طرفہ
خدا حافظ تو ہے اپنا محمدؐ ایک جدا حافظ

قیامت ہوگی جب برپا تو اُسدم اپنی امت کا
محمدؐ مصطفے ہوویگا ازروے عطا حافظ

کہ لوگو قبر مین اپنا یہ بولو کون ہووے گا
جناب کبریا کے اور محمدؐ کے سوا حافظ

عنایت اپنے خالق کی ذرا دیکھو مسلمانو
ہمارا آپ ہو حافظ نبیؐ کو بھی کیا حافظ

حفاظت اپنی امت کی ہے کیا منظور احمدؐ کو
کہ ہر رنج و مصیبت مین ہمارا ہوگیا حافظ

بلا اور غم کے آتے ہی نبیؐ کو یاد کرتے ہین
وہی ہے اپنا اے لوگو بہر رنج و بلا حافظ

نگہبان پل صراط اوپر ہمارا کون ہووے گا
مگر ایک احمدؐ مرسل ہی او سچا ہوویگا حافظ

نگہبان جیسا دنیا مین ہے عقبی مین بھی ہوویگا
صلوٰۃ اللہ سلام اللہ یہ کیا پیدا ہوا حافظ

پڑھا کر فاتحہ ہر دم نہ کر کچھہ خوف اے سنی
کہ ہر حالت مین ہین تیرے نبیؐ صلّ علی حافظ

ردیف عین

ہم سے جدائی کر گئے تم وا محمدؐ الوداع
اک داغ دل پر دہر گئے تم وا محمدؐ الوداع

دیدے ہمارے نم ہوے ازبسکہ ہم پُرغم ہوے
ہمسے جدا جسدم ہوے تم وا محمدؐ الوداع

غم دل کے اندر بھر چکے جیتے ہی جی ہم مر چکے
جسدم جدائی کر چلے تم وا محمدؐ الوداع

کرتے ہین ماتم بار ہا پڑ کربلا مین ہم سدا
جسدم ہوے ہمسے جدا تم وا محمدؐ الوداع

پھر کر نہ آئے جو گئے تم جدائی ہو گئے
کیون ہمسے رخصت ہو گئے تم وا محمدؐ الوداع

دیدار بہی دیکہے نہین آنکہون سے ہم اے شاہ دین
اب جاپ چلے زیر زمین تم وا محمدا الوداع

روتے ہین ہم ہر ایکدم ہر روز و شب ہے چشم نم
جا کر دیئے یہ ہمکو غم تم وا محمدا الوداع

یک دردین شام و سحر اسجاے ہمکو چہوڑ کر
باندہے ہوا اپنا دور گہر تم وا محمدا الوداع

تڑپے ہے دل ہر روز و شب ہاے کیسا یہ غضب
ہمسے ہوے ہو دور اب تم وا محمدا الوداع

اسوقت تک رہنا تو تہا تا دیکہتے منہ آپکا
ہم آے ٹہرے بہی نہ اب تم وا محمدا الوداع

غمگین کرکر خلق کو رخصت ہوے ہو یہان سے جو
تہی ایسی کیا جلدی کہو تم وا محمد الوداع

روتے ہین کس ایام سے ہم نیچے پڑ کر بام سے
سوتے ہو اک آرام سے تم وا محمدا الوداع

اب ہمکو ایسے دہر مین ڈالے ہو غم کے بحر مین
خیر اب ملوگے حشر مین تم وا محمدا الوداع

دنیا مین بس بیچارگی دے ہمکو اک آوارگی
رخصت ہوے یکبارگی تم وا محمدا الوداع

دنیا سے الفت توڑ کر سنی کو تنہا چہوڑ کر
رخصت ہوے منہ موڑ کر تم وا محمدا الوداع

ہمسے جدا تم ہو چلے ایماہ رمضان الوداع
تخم جدائی بو چلے اے ماہ رمضان الوداع

تشریف لائی تم نے جب تہا ہمپہ رحمت کا سبب
ہیہات اک ماتم ہے اب ایماہ رمضان الوداع

تہی کیا ہی برکت آپکی تہی ہمپہ رحمت آپکی
ہے شاق رخصت آپکی ایماہ رمضان الوداع

صائم تہے سارے مومنین تہے خوش تمامی مسلمین
غمگین ہے اب عالمین ایماہ رمضان الوداع

تم تہے تو تہی اک روشنی سب دلپہ تہی شادی گہنی
اب سبکو ہے سینہ زنی ایماہ رمضان الوداع

ہر ایککا دم سرد ہے اس غم سے بس منہ زرد ہے
رخصت کا سب کو درد ہے ایماہ رمضان الوداع

کیسی برائی ہوگئی تم سے جدائی ہوگئی
غمگین خدائی ہوگئی ایماہ رمضان الوداع

جب تم تہے تہا ہمپر کرم کیسا تہا کچہہ فیض اتم
اب ہم پہ ہے اک کوہ غم ایماہ رمضان الوداع

تہین مسجدین آراستہ ہر اک طرح پیراستہ
اب تم ہوے برخاستہ ایماہ رمضان الوداع

کچہہ بہی عبادت پر نظر ہمنے نہ کی اک لمحہ بہر
بس تمسے ہین شرمندہ تر ایماہ رمضان الوداع

اب زندگی برباد ہے ہر دم تمہاری یاد ہے
فریاد ہے فریاد ہے ایماہ رمضان الوداع

ماتم سے دلپر بیشتر ہے سوختہ میرا جگر
ہے یہ جدائی کا ثمر ایماہ رمضان الوداع

ہمسے جدائی کر چلے داغ جدائی دہر چلے
ہم غم کے مارے مر چلے ایماہ رمضان الوداع

جیو ینگے جب ہم سال بھر آؤ گے جب تم پھر نظر
اب تو چلے منہ موڑ کر ایماہ رمضان الوداع
جانے کو تم تیار ہین ہم چشم سے خونبار ہین
افسوس سب ناچار ہین ایماہ رمضان الوداع
جاتے ہو تم منہ موڑ کر دنیا سے الفت توڑ کر
ہم سب کو غم مین چھوڑ کر ایماہ رمضان الوداع
اس غم سے بس روتے ہین ہم بہتے ہین آنسو دمبدم
جاتے ہو پھر رکھیے کرم ایماہ رمضان الوداع
سنّی آپ سے ہر دم عیان یا رونق روئے جہان
اب ہم کہان اور تم کہان ایماہ رمضان الوداع
کیا ہمپہ ہے لاچارگی کیسی ہوئی آوارگی
کب تک کرین غمخوارگی ایماہ رمضان الوداع
بہر جناب کبریا بہر محمدؐ مصطفےٰ
شفقت رکھو ہمپر بھلا ایماہ رمضان الوداع
افسوس تم جاتے ہو اب ہی غم سے سنّی جان لب
جانا تمہارا ہی غضب ایماہ رمضان الوداع

ردیف غین

دل مین ہے عشق مصطفےٰ کا داغ
کعبۃ اللہ مین کیا لگا ہے چراغ
ہر کوئی ڈھونڈھتا پھرے والی
حشر مین مجھکو ہو نبیؐ کا سراغ
نور دین سے جو کوئی ہو محروم
رو سیہ کیون نہو وہ مثل کلاغ
دنیا جنت ہے کافرون کے لیے
باغ فردوس مین ہے ہمکو فراغ
باغ دین سے نہو جسے رغبت
کیون نہ ویرانے کا وہ ہووے زاغ
کب تمنا ہے بوے جنت کی
نعت احمدؐ کے گل سے خوش ہے دماغ
یا نبیؐ تمسے ہے بڑی امید
تحفۂ رحم مجھکو ہو ابلاغ
تیرا زندہ جو ہے پھرے ایسا
جیسا ویرانے مین پھرے ہی الاغ
تشنہ لب ہون مین سوز دل سے
شربت وصل دیجیے بھر کے ایاغ
مین جنون زدہ ہون تیرے کاکل کا
مجھکو بستی سے خوش ہے کوہ و راغ
بسکہ ہجر نبیؐ کے داغون سے
دلمین سنّی کے لگگیا ہی باغ

ہے محمدؐ خانۂ دین کا چراغ
بزم عالم مین نہین ایسا چراغ
بزم عالم مین ہے جسکی روشنی
ہے محمدؐ دیکھیے کیسا چراغ
محفل عالم مین تم جانو یقین
تھی اندھیری گرنہ یہہ ہوتا چراغ

ایسا روشن بھی کہین دیکھا ہی کہہ
اے فلک گو مہر ہے تیرا چراغ
بزم عالم مین ہنووے گا کبھو
ہوگیا اپنا نبیؐ جیسا چراغ
دو جہان جس سے منور ہو منو
تمنے ایسا بھی کہین دیکھا چراغ
تیرہ دل روشن ہوئے جس سے کہی
دیکھیے یہہ فیض کیا بخشا چراغ
حشر کو ہمراہ امت کے یقین
پُل کے رستے مین وہی ہوگا چراغ
سب چراغون کو ہی جس سے روشنی
جسکو قرآن مین خدا بولا چراغ
روشنی زیر زمین بھی اوسکی ہے
قبر اندر کا ہیکو ہونا چراغ
سیکڑون دل جس سے روشن ہوگئے
نور احمدؐ کا دیا جلوہ چراغ
آخرش ہے سب چراغونکو زوال
یہ رہے جیسا کہ ہے ویسا چراغ
پرتو نور محمدؐ ہے یقین
جسم مین روشن ہے جون جانکا چراغ
دین و دنیا مین تجلی اوسکی ہے
اس طرحکا پھر نہ ہو پیدا چراغ
ہان چراغ آتشین مت جانیے
ہے محمدؐ نور خالق کا چراغ
فیض سے اوس نور حق کے کیا کہون
رفتہ رفتہ دل ہوا میرا چراغ
سنیا نور نبیؐ کے فیض سے
کیون نہ روشن تر رہے تیرا چراغ

ردیف فا

یا نبیؐ فرماؤ کچھہ کار شریف
سنی سے ہے نعلین بردار شریف
یا نبیؐ اللہ توقع ہے ہمین
بخشوانے کو ہے اقرار شریف
یا نبیؐ رحمت کرو ہے آپ کا
رحم سے معمور دربار شریف
اوسکو رکھونگا جگر کو چیر کر
ہاتھہ آجاوے جو آثار شریف
اپنی پلکون سے کرونگا گرد صاف
دیکھون گر قبر پُرانوار شریف
اے خدا اپنے نبیؐ کا ایکبار
دیکھہ لون مین روے انوار شریف
ہون جدائی مین نبیؐ کی بے قرار
اے صبا لاوے تو اخبار شریف
جان صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ سے علیؓ [illegible]
ہین یہی احمدؐ کے غمخوار شریف

مدین

ق

کیا بزرگی انکی عزت کیا کہون
ہین مقدس سارے انصار شریف
کیا کہون مین یا محمد آپ کے
نیک تھی سب طرح و اطوار شریف
سینۂ پر نور گنج راز حق
تھا نہان سب اسمین اسرار شریف
دو جہان روشن ہوئے یکبارگی
کھل گئے جسوقت انوار شریف
داد اس سنی کی دینا یا نبی
آویگا جبدم لب سرکار شریف

ردیف قاف

حاشا للہ نہین دل ہے کسی کا مشتاق
یا نبی صل علے ہون مین تمہارا مشتاق
از رہ لطف و کرم روے مبارک بنما
از دل و جان بخجالت شدم آقا مشتاق
اشتیاق اس دل مشتاق کو تیرا ہے مدام
دل میرا اور کسیکا نہین حاشا مشتاق
آپ کے آنے کی سن پاؤن خبر گر آقا
راہ پلکون سے کرون صاف ہون ایسا مشتاق
شوق دیدار نہایت ہے تمہارا مجھکو
آب دیدار دکھا دو کہ ہے دیدۂ مشتاق
اپنی خدمت مین مجھے آپ بلانا حضرت
دل میرا آپ کا رہتا ہے ہمیشہ مشتاق
آپ کے آنے کے اے شافع و حامی امم
عاصیان بیٹھے ہین سب ہوکے سراپا مشتاق
ہمپہ کبھو ہوتا نہ خدا کا مقبول
حاشا للہ نبی کا جو نہ ہوتا مشتاق
آپ کے قد مبارک کا چمن مین یا شاہ
بند در بند کھڑا ہے سہی بالا مشتاق
عنبرین زلف محمد پہ تصدق ہونے
ہے گلستان مین نہایت ہی بنفشہ مشتاق
صدقے ہونیکو لب لعل و گل عارض پر
خون بدل داغ جگر کھلکے ہے لالہ مشتاق
آکے بتلا دو گل روے مبارک کو شتاب
جان بلب تڑپے ہے ہو بلبل شیدا مشتاق
دل میرا روز ازل سے تو سمجھ اے سنی
جز محمد کے کسیکا نہین اصلا مشتاق

در شان حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ہادی دین ہم صراط وثیق
دافع کفر و قاتل زندیق
ثانی اثنین اذ ہما فی الغار
شان بوبکر خاص بالتصدیق

افضل الخلق بعد پیغمبر
لؤلوے بحر صدق و عالی گہر
وارث الانبیاے عالی مقام
صاحب دین خلیفۂ اول
حامی سنی شافع محشر

صادق الصدق والوفا تحقیق
معدن حسن خُلق و لطف خلیق
مقتداے جہان بہ نیک طریق
گاہ بیگاہ یار و غار و رفیق
خسر سالار انبیا صدیقؓ

خسر احمد ابا بکر صدیق
صاحب زہد و صاحب تقوی
حق نے تعریف کی ہے قرآن مین
غار مین ساتھ تھے محمدؐ کے
صادق و کامل و رفیق نبیؐ
مشرکون کے تمام ملت کو
مقتدا ہے تمام عالم کا
دل مین رکھتا تھا اپنے احمد کے
کفر کا تھا مدام اے سنی

ہے ممجد ابا بکر صدیقؓ
اپنا ارشد ابا بکر صدیقؓ
شان امجد ابا بکر صدیقؓ
یار ارشد ابا بکر صدیقؓ
صاف بے کد ابا بکر صدیقؓ
کر دیا رد ابا بکر صدیقؓ
اپنا سید ابا بکر صدیقؓ
عشق بے حد ابا بکر صدیقؓ
دشمن شد ابا بکر صدیقؓ

ردیف کاف تازی

حکم رب سے پیدا ہو کر آب و آتش باد و خاک
ہین مخالف ایک سے ایک پر عدل احمد سدا
فیض احمد کا سبب ہے جسم مین ہین متفق
نور احمد جان ہے جبتک ہے جان تابع ہین یہ
چار سرکش ایک جا ہین فضل احمدؐ کے سبب
یہ سبب ہے فیض احمدؐ کا خدا کے فضل سے
ایک جا کر کر خدا نے جسم اندر کر دیا
کیا عنایت ہے خدا کی ہم کو احمدؐ کے سبب

ہین نبی کے حکم اندر آب و آتش باد و خاک
متفق ہین جسم اندر آب و آتش باد و خاک
ہین مخالف دیکھو اظہر آب و آتش باد و خاک
ورنہ باغی ہین یہ اکثر آب و آتش باد و خاک
کیا ملا وے کوئی دیگر آب و آتش باد و خاک
ہو گئے ہین وقف ہمسر آب و آتش باد و خاک
تابع حکم پیمبر آب و آتش باد و خاک
ہوتے ہین ہر جا میسر آب و آتش باد و خاک

فیض احمد کا سبب ہے جسم مین ہین ایک جا   ورنہ ہوون یکجا سے کیونکر آب و آتش باد و خاک
گر ابھی سے یاد احمد کیا کرے اوسوقت تو   جب جدا ہو وینگے یکسر آب و آتش باد و خاک
ہین بسیر فضل احمد سے ہین یہ ہر چہار   یہ ہر ایک نعمت سے بہتر آب و آتش باد و خاک
ذکر احمد گر ابھی سے پہر کرے کیا سنیا   جبکہ ہو جاوینگے ابتر آب و آتش باد و خاک

عشق احمد مین اگر ہو دل بیتاب کی خاک   مس عصیان کو ہو اکسیر یہ سیماب کی خاک
طوطیا جان کے آنکہونمین اوسے رکہہ لیتا   مجہکو ملجاتی جو تیرے در اصحاب کی خاک
روضۂ جنت فردوس کی ہے خاص عبیر   اے شہ عالم کونین تیرے باب کی خاک
قدسیان ملتے ہین اس خاک پہ آداب سے سر   خاک تو ہے تیرے در کی یہ ہے آداب کی خاک
آبرو حشر مین ہے کیون نہ ملون مین منہ پر   آب کی خاک مدینے کی بڑی تاب کی خاک
سرمۂ دیدۂ بخشش ہے مدینے کا غبار   جہوٹہہ سمجہے تو پڑے دیدۂ کذاب کی خاک
معتقد ہون کہ مرا دیدہ و دل ہو روشن   منہ مین پڑجاے میرے گر تیرے قبقاب کی خاک
سوزش غم سے ترے لخت جگر کو پہونکون   کام پہر آے گی اس گوہر نایاب کی خاک
مضطرب ہون کہ گڑون خاک مدینے مین مگر   ہے نہ اوس خاک کے لائق تن بیتاب کی خاک
آتش ہجر نے کیا پہونک دیا ہے مجہکو   جلگیا خانۂ ہستی ہوئی اسباب کی خاک
ورنہ دیکہا تیرا غفلت سے تو ہوتے پامال   تیرے زوارونکی اس دیدۂ پرخواب کی خاک
خاک تشنہ پہ برس میرے ذرا ابر کرم   دہوپ کالی مین طلبگار ہے آب کی خاک
کفن سنی مین اے دوستو کچہہ جاے عبیر   لاکے رکہہ دیجیے اوس روضۂ شاداب کی خاک

یانبی مصطفے سلام علیک   سید الانبیا سلام علیک
یا عمیم العطا سلام علیک   الف صل علے سلام علیک
دور کر دل سے تو نے سب غم کو   راہ سیدہی بتائی عالم کو
تجہہ سے امید ہے قوی ہم کو   یا امام الہدیٰ سلام علیک
دے کلید شفاعت عظمے   حق نے خازن کیا شفاعت کا
رب نے تجہکو شفیع کر کے کہا   یا شفیع الوریٰ سلام علیک

کیون نہ رحم رہے پھر دوسرا
مجھکو رحمت سے دور مت کرنا
کیا رسائی تھی ذات والا مین
کہتے تھے سب ملاء اعلی مین
ہر سخن مین میرے بلاغت دو
تا کرون مدح مین فصاحت دو
رتبہ اعلی تیرا ہے با حرمت
ہو بزرگی مجھے بعد رتبت
کرکے آسان میری مشکل کو
اور کرنا صفا میرے دل کو
پھر افضال ذات حق یا رسول
مجھکو دکھلا دو صورت مقبول
شرم و غیرت سے مین ہون اسجا
فضل سے بخشدے مجھے رتبہ
جان کندن کی جبکہ آوے بلا
قبر کی بہی بلا سے دینا رہا
نار دوزخ سے دکھہ نہ ہو ہمکو
ہم غریبون کو امن مین رکہو
کیا شرافت تہی ذات اکرم مین
مجھکو بہی شرف ہو دو عالم مین
دن شفاعت کے یا شفیع امم
بھرتا ہون ذات با وفا کا دم
دن قیامت کے ہو خدا قاضی

رحمۃ العالمین رب نے کہا
رحمت کبریا سلام علیک
پہونچا جب قرب حق تعالی مین
ابلغ البلغا سلام علیک
شعر مین میرے اب لطافت دو
افصح الفصحا سلام علیک
حق نے بخشی ہے کیسی کچھہ عزت
ازکی الازکیا سلام علیک
مجھکو پہونچا دے میری منزل کو
اصفی الاصفیا سلام علیک
مدعا میرے دل کا ہے حصول
یا مجیب اللقا سلام علیک
مرتے دم مجھہ سے ہوا دا کلمہ
افضل الانبیا سلام علیک
دفع کردے اوسے بفضل و عطا
دافع ہر بلا سلام علیک
آوے آفت تو دور جلدی ہو
مامن الغربا سلام علیک
جس سے ہے شرف عرش اعظم مین
اشرف الشرفا سلام علیک
ہمکو ہرگز نہ بھولنا اوسدم
اے شہ باوفا سلام علیک
تجھکو نائب کرے بعد راضی

بخشوانا میرے گنہ ماضی
یا امین خدا سلام علیک
ون ضلالت کا ہوگیا ہے وطن
روشنی بخشوا سکو جون دہن
گور تاریک تر ہہی ہور روشن
یا سراج الہدیٰ سلام علیک
ہے یہی مدعا میرا سنی
کہ میسر کرے خدا سنی
جاکے روضہ مین بولونگا فنی
یا رسول خدا سلام علیک

ولہ

یا شفیع الوریٰ السّلام علیک
یا امام الہدیٰ السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک
یا نبی مصطفےٰ السّلام علیک
اتقی الاتقیا السّلام علیک
رحمت کبریا السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک
افضل الانبیا السّلام علیک
یا رسول خدا السّلام علیک
ازکی الازکیا السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک
اصفی الاصفیا السّلام علیک
صاحب منصبی السّلام علیک
وے مہ یثربی السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک
یا حیات النبی السّلام علیک
شافع المذنبین السّلام علیک
احسن المحسنین السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک
رحمۃ العالمین السّلام علیک
باعث کائنات السّلام علیک
صاحب موجودات السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک
شاہ والاصفات السّلام علیک
یا نبی مددی السّلام علیک
مقبل الصمدی السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک
اکرم الامجدی السّلام علیک
راحم مومنان السّلام علیک
دافع مشرکان السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک
ہادی گمرہان السّلام علیک
حامی عاصیان السّلام علیک
صاحب انس و جان السّلام علیک

السّلام علیک السّلام علیک
مالک دو جہان السّلام علیک
شاہ والا صفت السّلام علیک
شاہ ذی منزلت السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک
صاحب المرتبت السّلام علیک
اے شہ مرسلان السّلام علیک
اے نبی زمان السّلام علیک

السّلام علیک السّلام علیک
سخی گوید بجان السّلام علیک

یا شفیع الوریٰ سلام علیک
یا امام الہدیٰ سلام علیک
رحمۃ العالمین شدی برحق
یا نبی مصطفےٰ سلام علیک
اشرف الشرفا سلام علیک
رحمت کبریا سلام علیک
از ہمہ انبیا شدی افضل
افضل الانبیا سلام علیک
یا رسول خدا سلام علیک
ازکی الازکیا سلام علیک
مدعاے من از خدا طلبی
یا مجیب الدعا سلام علیک
صاحب منصبی سلام علیک
وے مہ یثربی سلام علیک
کشتۂ عشق را کنی زندہ
یا حیات النبی سلام علیک
شافع المذنبین سلام علیک
احسن المحسنین سلام علیک
رحم کن بر من غریب نگر
رحمت العالمین سلام علیک
اے شہ ذوالکرم سلام علیک
شاہ فضل و نعم سلام علیک
این دل تیرہ تر شود روشن
نور ذات قدم سلام علیک
اکرم الامجدی سلام علیک
مقبل سرمدی سلام علیک
از سر راز حق کنی آگاہ
یا نبی مرشدی سلام علیک
راحم مومنان سلام علیک
دافع کافران سلام علیک
راہ دین را یقین بنمودے
ہادی گمرہان سلام علیک
صاحب انس و جان سلام علیک
شاہ کون و مکان سلام علیک
از براے تو خلق عالم شد
اے شہ دو جہان سلام علیک

اے کریم الصفت سلام علیک
شاه ذی منزلت سلام علیک
رتبهٔ من رسان بآن منزل
صاحب المرتبت سلام علیک
اے شهِ مرسلان سلام علیک
وے نبیؐ زمان سلام علیک
سنی هر بامداد میگوید
اے شه انس و جان سلام علیک

تھے جو اصحاب نبی عالی همم چارون ایک
راه الله مین رہتے تھے قدم چارون ایک
یعنی بوبکرؓ و عمرؓ حضرت عثمانؓ و علےؓ
تھے یقین واقف اسرار قدم چارون ایک
شہرهٔ صدق و حیا عدل و شجاعت مین تھے
غرب و شرق و عرب تا به عجم چارون ایک
ساتھ حضرت کے وفاداری مین یون رہتے تھے
راحت و محنت و بار بخش و غم چارون ایک
مذہب و ملت و دین و ره اسلام په تھے
قائم و محکم و مضبوط و بهم چارون ایک
حال امت په وے فرماتے تھے ہر شام و سحر
بخشش و فیض اتم فضل و کرم چارون ایک
ظاہر و باطن و اعلانی و مخفی مین تھے
خصلت و خوے باخلاق و شیم چارون ایک
عزت و عظمت و حرمت مین بزرگی مین تھے
ہمسر و ہمدم و ہم نفس و قدم چارون ایک
صبح کو شام کو ہر وقت ہر ایک حالت مین
دمبدم بھرتے تھے احمدؐ ہی کا دم چارون ایک
خنجر و تیغ و تبر نیزهٔ اسلام سے تھے
ناصر و قاہر و فاتح بصنم چارون ایک
بت شکن بت فگن و بت کش و ناصر بصنم
تھے بقہر و غضب و خشم اتم چارون ایک
سنی و حسرت و مسلم حنفی اب یا نبیؐ
عرض کرتے ہین یه الله کی قسم چارون ایک
عدن مین خلد مین یا جنت و فردوس مین ہان
آپ کے سایے تلے ہو رہین ہم چارون ایک
فخر و جاه و قدر و رتبے مین ہین ای سنی
عرش و کرسی و مدینه و حرم چارون ایک

ردیف لام

شرق ماه فضل ہے چاک گریبان رسولؐ
صبح عید مومنان ہے نور دندان رسولؐ
نور کی صورت ہے تاب سلک دندان رسولؐ
مہر و مه ہین پرتو رخسار تابان رسولؐ
قوس ابرو حلقهٔ منزل الذی سے گوشه گیر
کس طرح صید شفاعت ہو نه قربان رسولؐ
پر نه مارے عقل کل جس جا نشیمن کر لیا
بلکه وہان نعلین چھوڑی دیکھیے شان رسولؐ

مومنو کیا کم ہے تمکو فضل سے اللہ کے ہے کشادہ سفرۂ نعمائے الوان رسول
ہین صحابہ اور بھی باصدق و باعز و وقار خاص اُنمین چار ہین یہ چار یاران رسول
ہین ابا بکر و عمر عثمان و حیدر پاک ذات اونمین دو داماد ہین اور دو ہین خسران رسول
دو جہان اک جسم ہے اربع عناصر چار یہ روح اسکی پر تو انوار لمعان رسول
دین حق اک شامیانہ چار کھم یہ چار ہین شمع اوسکی ذات پاک نور افشان رسول
بمعنی ستون
اسنے جو باغی ہوا ہے باغی باغ نبی بلکہ ہے وہ قاتل اشجار بستان رسول
[illegible]

خوش نہین آتا ہی اے سنی مجھے ظل ہما شاہی عالم ہو زیر ظل دامان رسول

مجھکو آیا کہنا جب نام رسول ہو گئے سب فرض احکام رسول
کلمہ و روزہ نماز و حج زکوٰۃ مومنون کو ہے یہ انعام رسول
جو ہوا تشنہ نبی کی یاد مین پیوے گا جنت مین وہ جام رسول
کیا بزرگی کیسی عزت دیکھیے ہو گیا عرش خدا بام رسول
تابع فرمان رہو جنت مین لو نعمت انواع و اقسام رسول
حق نے عزت جسکی کی معراج مین کیا لکھون اعزاز و اکرام رسول
گوش دل سے مومنو سن لیجیے حق کا ہے پیغام پیغام رسول
کوشش دین اور دعا امت لیے کام کیا تھا تھا یہی کام رسول
ذات اقدس رحمۃ للعالمین سب پہ ہے بخشش عام رسول
ہر دو عالم تابع فرمان ہوئے جب ہوا اکبار اعلام رسول
امر و نہی حق کے تم تابع رہو ہے یہی ایمان و اسلام رسول
کیسا رتبہ کیسی عزت کیسی شان سب کے ہین مخدوم خدام رسول

روز ازل سے ہوا سنی کا دل بندۂ بے درہم و دام رسول

سید ابرار ہو صل علیٰ یا رسول سرور احرار ہو صل علیٰ یا رسول
رونق اسلامیان حامی کل مومنان دین کے مختار ہو صل علیٰ یا رسول
وعدۂ بخشش کیا ہمکو بھروسا ہوا صادق الاقرار ہو صل علیٰ یا رسول

قبر مین جب جاؤنگا خوف سے گھبراونگا
تم ہی مددگار ہو صلِ علے یا رسولؐ
ہو نمین مریض گنہ تم ہو شہ دوسرا
شافی بیمار ہو صلِ علے یا رسولؐ
آپ ہو نور خدا لوث حدث سے جدا
طاہر و اطہار ہو صلِ علے یا رسولؐ
آپ سے اسلام ہو آپ ہی کا کام ہے
دین کے سردار ہو صلِ علے یا رسولؐ
مین ہون اسیر گناہ آپ شفاعت پناہ
رحم گنہگار ہو صلِ علے یا رسولؐ
کیون نہو شاہ کرم آپ شفیع الامم
ہمپہ کرم بار ہو صلِ علے یا رسولؐ
خاتم کل انبیا راز ستر خدا
واقف اسرار ہو صلِ علے یا رسولؐ
رونق دین متین آپ شہنشاہ دین
قاتل کفار ہو صلِ علے یا رسولؐ
امت عاصی کے آپ وقت عنا و تعب
آپ خبردار ہو صلِ علے یا رسولؐ
آپ ہو شہ دین کے سنی غمگین کے
دافع ادبار ہو صلِ علے یا رسولؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

جسنے کی روضۂ اقدس کی زیارت حاصل
اوسکو پھر کیون نہو حضرت کی شفاعت حاصل
تنگدستی کے بہلانے سے عبادت مت چھوڑ
فضل احمد سے تجھے ہوگی فراغت حاصل
رنج و آلام و مصیبت سے ہے زمانے مین مگر
کار کچھ ایسا بن آوے کہ ہو راحت حاصل
کونسی بات سے ہم ہو وین سعادت پیرا
ساری حضرت کے قدم سے ہے سعادت حاصل
دن قیامت کے میسر ہو اوسے عیش و سرور
جسنے حضرت کا کیا جشن ولادت حاصل
یہ فقط یاوری قسمت مسعود ہوئی
ورنہ کس وسے ہو اس دین کی اطاعت حاصل
مقتدا ہر دوجہان کا ہے رسول ابرار
انبیاؤن کی ہوئی جسکو امامت حاصل
آپ کے صدق پہ اے مخبر صادق باللہ
کی ہے صدیق نے باصدق صداقت حاصل
شرع پر آپ کی فرزند عمرؓ نے مارا
اوسنے کی کیسی خلافت مین عدالت حاصل
زندگی مین رہا عثمانؓ بصد شرم و حیا
کی خلافت مین حمیت کی خلافت حاصل
شیر سے شیر خدا نے ہے لیا سلمان کو
کی ہے یہ آگے ولادت کی شجاعت حاصل
شاہزادون نے اطاعت مین جھکا کر سر کو
فضل اللہ سے کیا تخت شہادت حاصل
الغرض واسطے آپہی کے ہر اک رتبہ تھا
جو بتدریج ہر اک کو بسعادت حاصل

آرزو سنی کی ہے اب یہ فصیح الفصحا
آپ کی نعت سے ہو جاوے فصاحت حاصل
عرض ہو سنی کی مقبول یہ مقبول خدا
مرتے دم ہووے اوسے جام شہادت حاصل

تازہ ہے ٹک چمنستان کی ہواے بلبل
پھر تو گلشن یہ خزان کے ہے حوالے بلبل
اس چمن کا چمن آرا ہے رسول ابرار
گل مقصود اسی سیر مین پالے بلبل
ہے صفت ذات کی اس گلشن کثرت سے نمود
گل معنی یہ گلستان سے اوٹھالے بلبل
دوستی رکھہ چمن آراے جہان کی دلمین
پھر تو جنت سے تجھے کون نکالے بلبل
سیر کر گلشن وحدت کے تصور مین یہان
آشیان شاخ پہ طوبی کے بنالے بلبل
آتش گل سے یہان کر گل آتش کا خیال
ورنہ پڑجاینگے دل پر تیرے چھالے بلبل
عشق مین گلشن عقبی کے یہان کر لے فغان
کون سنتا ہے وہان پھر ترے نالے بلبل
بسکہ پھولے نہ سمائیگی خوشی سے اسجا
دل مین بو اوس گل وحدت کی بسالے بلبل
عین عینی سے نظر کر کہ یہان اور ہے سیر
پردہ غفلت کا ذرا دل سے اوٹھالے بلبل
سیر وحدت کی اسی گلشن کثرت مین ہے
رنگ اوس گل کا ہر اک رنگ مین پالے بلبل
خار کو دیکھہ کے رہ یاد مین تو تیز زبان
دید سے گل کی ترو تازگی پالے بلبل
ہو غزلخوان نبی صلّ علے ہر گل پر
نیکبختی اسی گلشن مین کمالے بلبل
بولیان بول کچھہ ایسی کہ خدا کو خوش آئین
اوڑ گئے ایسے بہت بولنے والے بلبل
بولی اللہ سے وہان قالوا بلی کی بولی
بولی اپنی یہ گلستان مین نبہالے بلبل
مدح خوانی مین دل سنی ہزارا ہے کہو
گر کوئی پالے تو اسطور سے پالے بلبل

ردیف میم

السلام اے ذات اکرم السلام
السلام اے رحم عالم السلام
السلام اے نور عینی السلام
السلام اے شرف دینی السلام
السلام اے نور عزت السلام
السلام اے عالی رتبت السلام
السلام اے شاہ والا السلام
السلام اے فخر بطحا السلام
السلام اے نور اعظم السلام
السلام اے شمع عالم السلام

السلام اے عالی گوہر السلام
السلام اے ذات اطہر السلام

السلام اے نور وحدت السلام
السلام اے ماہ کثرت السلام

السلام اے نور ذات کبریا
السلام اے رونق ہر دوسرا

السلام اے شافع کل مذنبین
السلام اے رحمۃ للعالمین

السلام اے مصدر رحم خدا
السلام اے معدن حلم و حیا

السلام اے احمد عالی جناب
السلام اے شافع روز حساب

السلام اے مخزن فخر و سخا
السلام اے شافع روز جزا

السلام اے نور بخش کائنات
السلام اے سید والاصفات

السلام اے باعث ہر دو جہان
السلام اے مقبل کون و مکان

السلام اے مہبط روح الامین
السلام اے نور رب العالمین

السلام اے جوہر کان یقین
السلام اے گوہر دریائے دین

السلام اے صدر آرائے جہان
السلام اے افضل کون و مکان

السلام اے نور رب لایزال
السلام اے معدن فضل و کمال

السلام اے نور حق لا حد سلام
السلام از سنی بر تو صد سلام

معدن فضل و کرم محمد صلِ علیٰ مرحبا و سلم
منبع فیض اتم محمد صلِ علیٰ مرحبا و سلم
اوسکا ہی ہے سب جلوۂ کرم کیون نہ کہوئین زبان سے ہر دم
جلوۂ نور قدم محمد صلِ علیٰ مرحبا و سلم
کاہیکو دیگر وسیلہ لوگو بہر شفاعت بجز ہمسکو
بس ہے شفیع الامم محمد صلِ علیٰ مرحبا و سلم
نقد شفاعت ہے عام ہم پر مومنو اوسکو کہو مقرر
مخزن فیض و نعم محمد صلِ علیٰ مرحبا و سلم
صاحب نصفت بوصف سبحان عدل سے جسکے ستم گریزان

دافع ظلم وستم محمد صلّی علی مرحبا وسلم
وصف مقدس کرون مین کیا کیا تم نے برفعت دین متین کا
عرش پہ گاڑا علم محمد صلّی علی مرحبا وسلم
کیا کہون تیری ثنا کے والا ہوگیا اشرف عرش سے اعلی
پہونچا جو تیرا قدم محمد صلّی علی مرحبا وسلم
پائی ہے زینت تمام باہم ہوگئے آباد بسکہ یکدم
تم سے عرب اور عجم محمدؐ صلّی علی مرحبا وسلم
کعبہ مین جو بت تھے اونکو واللہ زور نبوت سے سبکو ناگاہ
کردئیے تم نے عدم محمد صلّی علی مرحبا وسلم
لوث حدث سے بری ہے احمدؐ بیٹھی نہ مکھی بہ جسم امجد
پاک ہے رب کی قسم محمد صلّی علی مرحبا وسلم
یاد محمد ہے دم کو فرحت ذکر محمدؐ ہے دلکو راحت
بولون نہ کیون دمبدم محمد صلّی علی مرحبا وسلم
راحم عالم شفیع امت باعث خلقت کریم خلقت
حامی اور رحمت شیم محمدؐ صلّی علی مرحبا وسلم
یادنبی سے ہے بجان سنی کیون نہو واصف زبان سنی
حشر کا دھوڈالا غم محمد صلّی علی مرحبا وسلم

ولہ

یارسول خدا شہ ارض وسماوے مفخر ہستی کون ونشا
مجھے یاد تمہاری ہے صبح ومسا ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
ہوئی زندگی بار تمہارے سوا ہے کسی بھی طرح سے نہ صبر ذرا
کرو یاد تو آتا ہون سر سے چلا ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
اے شریف جہان معالی نسب مین کمینہ صفت ہون گنہ کے سبب

بخے

مجھے دیکھو نہ آپ بچشم غضب کہ ہو آپ رحیم یہ خلق یہ سب
بھلا کیا مین نہین ہون بخلقت رب کرو رحم جو مجھپہ تو کیا ہے عجب
مجھے آپ کی ذات کا ٹیکہ ہے اب ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے حمید محامد بالاتعدو سے جلیل الصفات بذات سعد
ہوا تم سے ظہور صفات احد ہوئی آشنا خلق بذات صمد
ہوا مجھپہ ہے غلبۂ نفس اشد کرو ایسی مدد کہ وہ ہو رہے رد
ہے تمہاری تو روز ازل سے مدد ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے کریم ملائک جن و بشر تری کس پہ نہین ہے کرم کی نظر
ملے تیرے کرم سے فرشتے کو پر ترا سب پہ کرم ہے بشام و سحر
رہے بندہ نوازی و فضل سے گر یہ غلام کمینہ کے دست ابر
تو کسی بھی طرح کا نہو وے خطر ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

ملا عرش کو پانون سے تیرے شرف تو ہے لولوے سر خدا کا صدف
میرا رتبہ کمینہ ہے کم ز خذف ہو نگاہ کرم ذرا میری طرف
بطفیل شجاعت شاہ نجف میرا تیر دعا جو لگے بہدف
تو سجاؤنگا عالم بالا پہ دف ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے مدرس علم معانی حق ہوے تم سے ہی ارض و سما کے ورق
شب و روز ہو مجھکو تمہارا سبق ہے تمہاری جدائی سے دل پہ قلق
کیا کزلک غم نے کلیجے کو شق مرے اشک بنے ہین برنگ شفق
لعل و مرجان سے سینہ کا پر ہے طبق ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

گئے ایسے زمین سے فلک پہ الگ لگے جلد نہ ایسی پلک سے پلک
یہ رسائی تمہاری ہوئی بفلک وہاں ہے فلک وہاں ہے ملک
وہاں نور تمہارا گیا جو چمک یہان آگیا منہ پہ ہمارے نمک
یہ سبب کہ ہماری کی تم نے کمک ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے کریم دو عالم و نور قدم تمہین حق نے بنایا شفیع امم
نہین خاص کسی پہ تمہارا کرم ہوا عام خدائی پہ فیض اتم
جیسے زندگی بیچ ہے یاد بہم دم نزع مین ہو تو تمہارا ہو دم
کہ ہے بالا تمہارے کرم کا علم ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
اے کریم و رحیم و شفیع جہان تمہین خلق خدا کے ہو رحم رسان
کرون وصف تمہارا مین کیسا بیان میرے منہ مین نہین ہے کچھہ ایسی زبان
ہے رسائی تمہاری کہان سے کہان کہ نہ جا سکا روح قدس بھی وہان
ہے ہمارا تو پست یہ وہم و گمان ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
تیرے تازی کا نعل ہلال مبین تیرے قصر کا زینہ ہے عرش برین
وہ مکان علی کا ہوا تو مکین نہ فلک ہے وہان نہ وہان ہے زمین
تو سریر خدائی کا صدر نشین تیری گرد کو پہونچے نہ روح امین
تیرا مرتبہ کوئی نبی کو نہین ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
ہوے تم ہی کدیور باغ زمن ہوئی تم سے ہی ساری بہار چمن
قد و رخ سے ہے زینت سرو و سمن رو سے جلوہ مہر سماے کہن
لب لعل سے رونق لعل یمن ہے ثناے مجلی سے آب دہن
ہے صفات معلی سے لطف سخن ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
یہان سنی تو خوب ادب سے سنبھل یہ ہے وصف محمد عالی محل
شہ نیک خصال و فخر رسل ہوا جبکہ وہ پیدا سعید ازل
ہوے بیخ نحوست مستاصل جو وہ نام زبان سے جاے نکل
تو رہائی مین تیرے پڑے نا خلل ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
بھلا سنی تو کیون ہے بحال تباہ تجھے فکر یہ کیسی ہے شام و پگاہ
یہہ سبب کہ ہین تیرے زیادہ گناہ ہوا نامہ عمل کا تمام سیاہ
تیرا شامل حال ہے فضل آلہ ہین رسول خدا تیرے پشت و پناہ

جو معاصی سے ہے اوسپہ ہے اوسکی نگاہ ہی خدا کی قسم ہی خدا کی قسم

ردیف نون

کاتب تقدیر کا پہلے قلم پیدا کرون
دفتر نعت شہ خوبان کو پھر انشا کرون

مین تصور دل مین گر اپنے مسیحا کا کرون
ایک ہی ایماے قم سے مردہ دل زندا کرون

گر خیال پاے بوس شاہ اوادنی کرون
چرخ نہم کو تصور سے بزیر پا کرون

اوسکے گر چاک گریبان کا مین اندیشہ کرون
صورت لا دیکھکر عالم کو دم مین لا کرون

حتی الامکان اوسکا گر وصف قد رعنا کرون
بول بالا اپنا اندر عالم بالا کرون

سبز خط و خال عارض کے تصور مین مدام
سورۂ والشمس کی تفسیر کو دیکھا کرون

بعد اپنے دی بزرگی تجھکو ہی اللہ نے
اے شہ خیل رسل مین وصف تیرا کیا کرون

صورت والنجم دندان گر تیرے آ جائین یاد
اشک چشم دل کو رشک لولوے لالا کرون

کیا کرون مین رویت ماہ دو عید ایماہ دین
تیری ابرو دیکھہ لون گر دیدۂ دل وا کرون

کعبۃ اللہ کی طرف رخ پشت سوے دو جہان
دیدۂ دل تیری جانب اے شہ بطحا کرون

گر انا من نور اللہ پڑھکے ہر شے دیکھہ لون
نور کا تیرے نظارہ اے شہ والا کرون

برق نور حق سے جلکر طور سرمہ ہوگیا
تیرے جلوے سے جلا کر دلکو مین سرمہ کرون

دیکھون اے سنی اگر نور خدا کی روشنی
دل مین اپنے سیر سبحان الذی اسرا کرون

اگر مین خاک راہ مصطفیٰ ہون
مگر چشم جہان کا توتیا ہون

اگرچہ مین غبار خاک پا ہون
مگر دامن سے حضرت کے لگا ہون

مجھے کچھہ جانتے بھی ہو مین کیا ہون
خدا کے آشنا کا آشنا ہون

رسول اللہ گنہ مین مبتلا ہون
شفیع حشر تمکو جانتا ہون

کہان ہے اور دل جو اور چاہون
تہا ایک ہی دل وہ تمکو دے چکا ہون

مگر یا مصطفیٰ بیدست و پا ہون
عنیدون پر ظفر مین چاہتا ہون

حباب موج دریاے فنا ہون
رسول اللہ تمہارا آشنا ہون

اگر دریا ہو تم مین بلبلا ہون
بھلا فرماؤ کیا تمسے جدا ہون

صلی اللہ علیہ وسلم

تمہین سے خاک ہی مین خاک کا ہون
بہر صورت تمہین سے مین بنا ہون
اگر مین بیوفا یا باوفا ہون
کچھہ ہی سمجھو مین فدوی آپکا ہون
خدا کے نور تم مین نور کس کا
تمہارے نور سے پیدا ہوا ہون
ہوئے تم شمع مین پروانہ کسکا
تمہاری ہی تجلی پر جلا ہون
ہوئے تم شمس مین ذرہ ہون کسکا
تمہارے نور سے جلوہ نما ہون
ہوئے تم گل تو مین ہون خار حضرت
مگر مین خار کب گل سے جدا ہون
گل گلزار وحدت آپ کی ذات
اسی گلشن کا بلبل اے صبا ہون
خدا تو ذات ہے اوسکی صفت آپ
صفت سے آپ کی ظاہر ہوا ہون
نہ ہوتے آپ تو مین بھی نہ ہوتا
ہوے جب آپ تو مین بھی ہوا ہون
تمہین تو مجھکو اس ہستی مین لائے
تمہا آگے مین کہان اب کون جا ہون
مجھے گر لاکھہ جھٹکو گے محمد
مین دامن آپ کا کب چھوڑتا ہون
خدا کیا تھا خدا جانے محمد
خدا کو تم سے مین پہچانتا ہون
برے اعمال کو میرے نہ دیکھو
برا ہون یا بھلا ہون آپکا ہون
یقین تم رحمۃ للعالمین ہو
مین عالم مین نہین کیا مصطفے ہون
تمہارے عشق کے شعلے سے حضرت
جلا کر دل کو مین سرمہ کیا ہون
نگاہ فیض سے آپ ہی خریدو
مین اپنے دل کو حضرت بیچتا ہون
خدا جس جا ہے اوسجا آپ بھی ہو
دلیل اوسپر مین کلمے کی رکہا ہون
تمہارا ہو نہین سنی یا محمد
تمہارا ہو کے حاجت کس سے چاہون

یا نبی روز ازل سے مین تیرا دیوانہ ہون
شمع رحمت تو ہوا اور مین تیرا پروانہ ہون
میکدے سے رحم کے اے ساقی رحم خدا
ایک جرعہ دے تجھے مین طالب پیمانہ ہون
فیض کے چشمے سے اور خوان کرم سے اپنے
مرحمت کیجیے بے آب ہون بے دانہ ہون
نفی اور اثبات مین یہ شے ہوئی مجھکو حصول
آشنا تجھہ سے ہوا اپنے سے مین بیگانہ ہون
قصر اعلی کے تہ دیوار مجھکو دو جگہہ
اے مکین عرش مین آوارہ و بے خانہ ہون

اس خمار حب دنیا سے مجھے انکار ہے
ہین شراب یاد احمد سے بہت مستانہ ہون
محویت ہستی سے بالکل ہوگئی اسے مومنو
ہین بفضل حق نبی کی یاد مین فرزانہ ہون
گفتگو دنیا کی کرنی صرف نادانی ہے
گر کرون ذکر محمد تو نہایت دانا ہون
سہم سے تیر شرہ کے کفر کا ٹکڑے جگر
قوس ابروے نبی کی کیونکہ مین قربان نہون
درد عصیان کو شفا ذکر شفیع المذنبین
درد سر ہے ذکر دنیا خوب اسکو جانا ہون
نعمت ایمان و نقد دین سے ہون مین سرفراز
گر گدا ہون مین محمد کا مگر شاہانہ ہون
ہو نصیب آبادی یثرب طفیل مصطفے
یا آلہ العالمین مین ساکن ویرانہ ہون

عشق دنیا سے بری ہون پر ہمی پر سعفیا
جان سے دیوانہ ہون دیوانہ ہون دیوانہ ہون [illegible]

مصطفے خاک سے دہلیز کے کیا کرتے ہین
مس عصیان دو عالم کو طلا کرتے ہین
نظر فیض اتم جسپہ کیا کرتے ہین
جس طرح چاہتے ہین اوسکا بھلا کرتے ہین
اہل اسلام پہ کیا فضل و عطا کرتے ہین
ڈھانک لیتے ہین خطا وہ جو خطا کرتے ہین
اہل عصیان کے لیے حق سے دعا کرتے ہین
لائق نار کی جنت مین جگا کرتے ہین
خاک کو مشک کرین سنگ کو لعل رخشان
ذرہ خاک کو خورشید ضحی کرتے ہین +
قطرۂ آب کو دُرِ آب بنا دین موتی
آب سے آب کو کیا آپ صفا کرتے ہین
آب مواج تلاطم سے کرین پار جہاز
ڈوبنے والون کو طوفان سے رہا کرتے ہین
آب کو نار کرین نار کو کر دین گلشن
گلشن دین کو سرسبز کیا کرتے ہین
شاہ درویش کو محتاج کو کرتے ہین غنی
ہاتھ عاجز کا ترحم سے لیا کرتے ہین
ہو جو مردود خدا اوسکو بنا دین مقبول
بال و پر بے پرو بازو کو عطا کرتے ہین
زندہ بیجان کو بیمار کو کرتے ہین صحیح
ناتوانون کو توانائی دیا کرتے ہین
رنج راحت سے بدل دین خوشی سے غم کو
ہاتھ لولے کو عطا لنگ کو پا کرتے ہین
بیزبانون کو زبان اور زبان مین دین ذکر
ذکر سے آگ مین محفوظ رکھا کرتے ہین
آب پیاسون کو عطا نان کرین بھوکون کو
سیر مین ایسے ہزارون کو کیا کرتے ہین
سنگ سے نخل کرین نخل سے خرما پیدا
ریت کو حلوۂ پر لطف و مزا کرتے ہین

جان و دین جسم کو اور جان کو نور ایمان
تازہ ایمان کو پیرائے کو نیا کرتے ہین

کیون نہ عقبیٰ مین مددگار رہین یا مرتضیٰ
جبکہ دنیا مین یہ حاجات روا کرتے ہین

سب سے فزون نبی کی توقیر دیکھتے ہین
طٰہٰ کی جب مسلمان تفسیر دیکھتے ہین

دل مومنون کا یارو آئینہ سے صفا ہے
جسمین نبی کی ہر دم تصویر دیکھتے ہین

کرتے ہین ذکر احمد اسواسطے کبھو ہی
اپنے کو ہم نہ ہرگز دلگیر دیکھتے ہین

کیونکر نہ ذکر احمد کرتے رہین ہمیشہ
بخشش کی اپنی جسمین تدبیر دیکھتے ہین

وصف نبی مین واللہ اے مومنو سدا ہم
اپنے شکستہ دل کی تعمیر دیکھتے ہین

ہوتے ہین دل سے قربان ہم خواب مین نہایت
مژگان مصطفیٰ کا جب تیر دیکھتے ہین

ہو دفع درد عصیان تاثیر ہے یہ کس مین
جو الفت نبی مین تاثیر دیکھتے ہین

صدقے سے اوس نبی کے الحمد للہ اپنی
جنت کو سب مسلمان جاگیر دیکھتے ہین

ہم قتل کفر کو اور دفع گنہ کی خاطر
ابروے مصطفیٰ کو شمشیر دیکھتے ہین

امت مین پیدا ہو کر ہم اوس نبی کی سنی
ایمان کی نعمتون کی توقیر دیکھتے ہین

قابل نبی کے وصف کے تیری زبان نہین
یہ وہ بیان پاک ہے جسکا بیان نہین

کس دل کے یا نبی کہو تم رازدان نہین
وہ راز کونسا ہے جو تم پر عیان نہین

نزہت مین تیرے دین سا کوئی بوستان نہین
یہ وہ چمن ہے تازہ کہ جسکو خزان نہین

گر مہربان یہ ذرہ پہ اے عالی شان نہین
تو مہربان نہین تو خدا مہربان نہین

جس جا ہے پر زمین نہین آسمان نہین
تو ہے وہان جہان کہ زمین و مکان نہین

تیرا ظہور کون و مکان مین کہان نہین
خالی ہمیشہ ہے وہ مکان تو جہان نہین

اوسکا نشان تو ہے کہ جسکا نشان نہین
تیرا مکان وہان ہے کہ جس جا مکان نہین

ہے جسم و تن مین اے ابو الارواح تو ہی روح
مردہ وہ تن ہے صاف کہ جس تن مین جان نہین

تیرا وجود آیت رحمت ہے یا نبی
وہ کون ہے کہ جسپہ تو رحمت رسان نہین

مرہم ہے تیرا رحم کرون شکر کیا ادا
میرے دہان زخم مین گویا زبان نہین

کیسے ہمایون فال سنی ہوا ای شاہ دین
دست کرم کو آپ کے کیا استخوان نہین

ذرے سے آفتاب تلک بہرہ یاب ہین
ہے فیض خاص آپ کا یہ آستان نہین
کلمے کی آبیاری سے ایمان ہے تازہ تر
پھر ایسا پر بہار کوئی بوستان نہین
ارزان فروش جنس شفاعت جو ہو نبی
میزان پہ اپنا پلہ عصیان گران نہین
ہووے نگاہ فیض تو پھر خوف کیا رہے
یہ دل ہمارا اے مہ تابان کتان نہین
نہ کرسی فلاک کو کیا میری فکر نے
لائق نبی کے قصر کے یہ نردبان نہین
اے سنی اوس نبی کے جو پہنچے مقام تک
جبریل کی رسائی وہم و گمان نہین

محمد کی جانب ہے راہ غریبان
وہی آستان ہے پناہ غریبان
کسیکا دو عالم مین ٹھکانا نہین ہے
در خاص ہے تکیہ گاہ غریبان
گدایان درگاہ کو خوف کیا ہے
محمد ہوے بادشاہ غریبان
گدا سے شہنشاہ جن و ملک تک
ہوا سب پہ احسان شاہ غریبان
ترحم کی ہے جاے اے رحم عالم
ذرا دیکھو حال تباہ غریبان
قیامت کو پوچھیگا حق جب وسیلہ
تمہین پر رہے گی نگاہ غریبان
نہ کیا غریبونکا حامی تو حق نے
کیا آپ کو نیک خواہ غریبان
عنایت سے کر دیجیے مہر بخشش
گنہ سے ہے فرد سیاہ غریبان
ترحم سے دوڑینگے محشر مین حضرت
سنینگے جو پر درد آہ غریبان
اوٹھا دینا پلے کو دست کرم سے
تلینگے جو فرد گناہ غریبان
ہے چاہ ذقن چاہ کنعان پہ فاخر
وہ تھی چاہ یوسف یہ چاہ غریبان
کہان نور یوسف کہان نور احمد
وہ تھا ماہ کنعان یہ ماہ غریبان
کھلا نور احمد تو چمکا یا سنی
سعادت سے نور نگاہ غریبان

ذرا دیدہ دل سے تو کرنے نظر تیری آنکھو نہین کہہ کیا نظر ہی نہین
ہے نبی کی تجلی کا سب مین اثر یہان اور کسیکا اثر ہی نہین
جو خودی مین ہماری ہے اہل صفا تو یہ سر خدا نہین اسکو ملا
یہ بھید راز احد سے ہے اوسکو خبر جسے اپنے خودی کی خبر ہی نہین

وہ رسول ہے مظہر نور خدا وہ رسول ہے باعث ہر دوسرا
وہ رسول کا دیکھو کہان ہے گذر جہان اور نبی کا گذر ہی نہین
وہ نبی کا ہے ایسی جگہہ پہ مکان اُڑے ہوش ہین روح امین کے جہان
وہان صاحب پر نے جلا دیے پر میرے مرغ خرد کو تو پر ہی نہین
یا محمد عالی نسب بخدا تیرے سر سے ہے ملک بقا کو بقا
تیرا پانون جو ہے وہ ہے دین کا سر سوا تیرے تو دین کو سر ہی نہین
شب قدر یہ زلف رسا ہے تیری یہان عقل تو ہو گئی حیران میری
ہووے ہر ایک شب کی اخیر سحر یہ وہ شب ہے کہ جسکو سحر ہی نہین
تیرے گال ہین گل تیرا رخ ہے سمن تیرے قد کو نہین ہے وہ سیب ذقن
سہی سرو جنان کو لگا ہے ثمر کہین سرو کو ایسا ثمر ہی نہین
کیے معجزے صدہا نبی نے مگر کبھی مُردے جِلائے مسیحا نے پر
تو نے جیسا کیا ہے شق قمر ایسا اعجاز شق قمر ہی نہین
تو بشیر بشارت رحم خدا تو رحیم و کریم و شفیع بجا
تو بشر وہ بشر ہے کہ خیر بشر تیرا ثانی جہان مین بشر ہی نہین
تجھے حق نے کیا جو شفیع امم تو کسی بھی طرح سے نہین ہمین غم
تیرے رحم نے ایسا کیا بے خطر ہمین روز خطر کا خطر ہی نہین
مین ہون تیرا گدا اے شاہ جہان در شاہ ہو نہ میرا گذر ہی کہان
مجھے در ہے تو بس یک تیرا ہے در تیرے در کے سوا مجھے در ہی نہین
میرا پشتیبان تو ہے روز ازل مجھے فتح ہو کیون نہ بکفر و غل
میری پشت کی خاطر ہے تو ہی سپر مجھے تیرے سوا سپر ہی نہین
یہ خطر سے سخی تنگ ہون بس ہے خدا سے سدا وہ سفر کی ہوس
ہو سفر تو مدینے کا ہووے سفر بعد حج کے پھر ایسا سفر ہی نہین

در مدح اصحاب کبار رضی اللہ عنہم اجمعین

جو خلفائے حضرت پیمبر ہین چارون
تمامی صحابہ مین بہتر ہین چارون
ابا بکرؓ حضرت عمرؓ اور عثمانؓ
علیؓ شاہ مردان یہ اکبر ہین چارون
سگاوت قرابت رفاقت صحابت
یہ چارون صفت مین برابر ہین چارون
صداقت عدالت حمیت شجاعت
یہ چارون سکے واللہ سرور ہین چارون
طراوت کوئی رنگ و بو کوئی نزہت
نبی گل صفت یہ سراسر ہین چارون
جہان جسم ہے روح اوسکی محمدؐ
عناصر یہ اس جسم اندر ہین چارون
ہین ہم جسم و ہم روح و ہمجنس ہمدل
کمالات مین دیکھو ہمسر ہین چارون
نبی تخت لولاک کے بادشہ ہین
یہ اوس تخت کے پائے اظہر ہین چارون
نبی شاہ دین شامیانہ مقرر
یہ کھم چار اوسکے مقرر ہین چارون
نبی مرد میدان دین و یقین ہین
تو یہ چار آئینہ انور ہین چارون
ظفر کوئی نصرت کوئی فتح و ہیبت
جلو مین نبی کے یہ لشکر ہین چارون
امامت بتدریج کی ہے انھون نے
برابر پس از یک دیگر ہین چارون
کوئی دم کوئی آب و برش جلا ہے
یہ تیغ نبوت کے جوہر ہین چارون
عطارد قمر زہرہ و مشتری سے
سمائے سعادت کے نیّر ہین چارون
ستارہ کوئی مہر و مہ شمع کوئی
حقیقت جو دیکھو منور ہین چارون
شریعت طریقت حقیقت تصوف
ہین رہ چار راہ صفا پر ہین چارون
بکفر و بطالت بشرک و ضلالت
نبی کے صحابہ مظفر ہین چارون
امامت خلافت ریاست نیابت
یہ چارون کے وہ چار افسر ہین چارون
بجسم و بروح و بجان و بدل بس
بلاشبہ بیشک مطہر ہین چارون
قدر منزلت فضل و رتبہ مین سنی
کہ یہ ایک سے ایک بڑھکر ہین چارون

مجمع فضل جامع القرآن
صاحب ورع و مصحف الفرقان
خاص داماد احمد مختار
زیب حلم و حیاے ذالایمان

موردِ رحم و مصدرِ صلوٰۃ
منزل فضل ایزدِ سبحان

جانشینِ محمدِ عربی
مقتدائے جہان امام زمان

شاہ عالی خطاب ذی النورین
معدن لطف و فضل والاحسان

رونق دین خلیفۂ سیوم
صاحب شرع صاحب عرفان

شافع سنی سرورِ کونین
ابن عفان حضرت عثمان

صاحب ورع باحیا عثمان رضؓ
شارع شرع مصطفےٰ عثمان رضؓ

رہنمائے جماعت گمراہ
رونق بزم اہتدا عثمان رضؓ

گمرہوں کو دکھائی راہ دین
ہادی دین کشورِ ہدا عثمان رضؓ

ہے وصی و خلیفۂ صادق
نائب دوست خدا عثمان رضؓ

زیب بخش توکل و تسلیم
مردم دیدہ رضا عثمان رضؓ

قاتل کفر حامی اسلام
دافع فتنہ و بلا عثمان رضؓ

صاحب شرع و صاحب عرفان
صاحب زہد و اتقا عثمان رضؓ

مصدرِ تحفۂ صلوٰۃ و سلام
منزل رحمت خدا عثمان رضؓ

شمس اوج ہدایت و اسلام
شاہ کونین رہنما عثمان رضؓ

تھا یقین صدق و لیے اے سنی
خاص احمد کا آشنا عثمان رضؓ

ردیف واو

ہوئی زینت سراپا جب رسول خاص سبحان کو
عبادت کو اطاعت کو صفائی دین کو ایمان کو

بتائی نیک رہ ہمکو تصور سے ذرا دیکھو
عنایت کو کرم کو فضل کو حضرت کے احسان کو

خدا نے اوس نبی کیواسطے پیدا کیا سب کچھ
ملائک کو زمین کو آسمان کو جن کو انسان کو

خدا نے ختم کر ڈالا بذات سیدِ عالم
رسالت کو نبوت کو نزول وحی قرآن کو

ہماری کیا بڑی قسمت وسیلہ ہو گیا احمدؐ
شفاعت کو جماعت کو کرم کو حفظ ایمان کو

وسیلہ بس ہے محشر میں ہمیں حامی محشر کا
رفاقت کو حفاظت کو مدینہ کو امن و آمان کو

نہ دی رہ یا محمدؐ اپنی امت میں کبھو تمنے
بدی کو کذب کو بدعت کو شر کو کفر و بطلان کو

حدیثوں نے تمہاری سب اٹھایا یا رسول اللہ
ضلالت کو بطالت کو رہ عصیان کو طغیان کو

تمہارے نور نے روشن کیا اے نور ذات حق
ستارونکو قمر کو شمع کو مہر درخشان کو
تمہاری سرخی لب کی تجلی سے ہوئی رونق
شفق کو لعل کو یاقوت کو لالہ کو مرجان کو
ہوئی تابندگی سلک دُر پاکیزہ دندان سے
ثریا کو دُرِ پُرآب کو الماس رخشان کو
طراوت ہوگئی ہے آپکے رخسار رنگین سے
چمن کو گل کو غنچون کو رخ فصل بہاران کو
نگاہ فیض سے حضرت نے کیسی پرورش کی ہی
غریبون کو یتیمون کو مساکینون کو مہمان کو
شب فرقت مین کبتلک ضبط رکھون یارسول اللہ
زبان کو اشک کو حسرت کو دلکو آہ سوزان کو
چھپاؤن کیا مین تمسے اے طبیب دردہای دل
تپ فرقت کو بیتابی کو اپنے داغ ہجران کو
جنون کے پنجۂ وحشت نے یکسر چاک کر ڈالا
قبا کو آستین کو بر کو دامان کو گریبان کو
بیان سوز ہجران نے جلایا ہی یہ کس کس کو
زبان کو استخوان کو جسم کو ہستی کے سامان کو
ابھی قربان ہو اللہ اکبر دل اگر دیکھے
نگہ کو چشم کو ابرو کے خم کو تیر مژگان کو
نہ غالب کیجیے مجھپر کسی دم یارسول اللہ
ہوس کو حرص کو بطلان کو نفس پریشان کو
صفائی دیجیے للہ طفیل آل پاک خود
بصارت کو جگر کو جسم کو اور قلب کو جان کو
دعا کرتا ہے یہ سنی قبول لو یارسول حق
تم اب حسرت کو اور مسلم کو اور حنفی خداوان کو
کرم سے یارسول اللہ اس سنی کو پہونچا دو
مطالب کو مقاصد کو مراد جان حزیان کو

ذات نبی پہ بھیجیے صبح کو دو بشام دو
گیسو کے وصف زود دو سر کو جھکا سلام دو
دونون طرف تھے خوشنما کاکل مشکفام دو
بہر شکار دین تھے کھولے نبی نے دام دو
یا شب قدر ایک تھی دوسری شب برات تھی
صبح دو عید گال دو اور سعید شام دو
قاتل کفر ایک ہے دافع شرک دوسری
خنجر ابرو آپ کے کرتے ہین دونون کام دو
زندگی لیے کیون نہ دین جنکی نظر سے تا ابد
آب حیات سے ہین پُر چشم نبی کے جام دو
پہلی مہم مغفرت رتبۂ عدن دوسری
فتح یہ کین ہین یا نبی تم نے باہتمام دو
ایک رؤف نام ہے نام دگر رحیم ہے
نامون سے اپنے آپ کو بخشے خدا نے نام دو
پیدا نہوتے آپ گر پیدا نہوتے دوجہان
آپ کے یہ وجود سے پائے ہین انتظام دو
باعث شفاعت ایک ہی دوسری بام رحم ہے
بخشش عاصیان لیے تم نے چڑھے یہ بام دو

ایک مقام کعبہ ہے دوسری جائے عرش ہے / جنکو خدا کے گھر کہین آپکے ہین مقام دو
عرض ہے میری آپ سے جبکہ پیش ہو اونچ نیچ کا / آسرا مجھکو حشر مین اے شہ ذوالاکرام دو
دنیا و عاقبت میری ہووے بخیر یا نبی / دینی ہین یا بیش ہین میری حاجتین ہین تمام دو
سخی کی عرض ہے یہی اسکو قبول کیجئے / میرے دو نور چشم ہین آپکے ہین غلام دو

ذرا پردہ آنکھوں سے اپنی اٹھا دو / بنور نبی دل کو روشن بنا دو
محبت یہ دنیا کی دل سے بھلا دو / دل اپنا محمدؐ سے لوگو لگا دو
پیمبر کا گر منحرف کوئی آوے / اوسے مومنو تم نہ ہرگز جگہہ دو
اگر ہو نہ یاد حبیب محمدؐ / تو اوس دل کو تم بے تامل جلا دو
اگر گرمی معصیت دل کو ہووے / اوسے باغ یاد نبیؐ کی ہوا دو
مدینے کی جانب بہر وقت سخی / یہ کہتے ہوئے ہاتھ اپنے اٹھا دو
بفضل و کرامات نور خدا تم / میرے دل کو شمع روشن بنا دو
یہ آسیب دنیا سے ناچار ہون مین / مجھے یا نبیؐ اپنے دل سے دعا دو
جب آئے میری موت یا مصطفےؐ تب / بفضل خدا تم با ایمان اٹھا دو
خدا کے لیے یا رسول خدا تم / کرم کرکے دوزخ سے مجھکو بچا دو
مین مشتاق دیدار ہون یا محمدؐ / خدا کے لیے اپنی صورت دکھا دو
جب آؤنگا آوارہ ہوکر بمحشر / مجھے اپنے قدمونکے نزدیک جا دو
کرو اونکو مقبول از بہر عزت / مین رکھتا ہون فرزند یا مصطفےؐ دو
بعلم و بزرگی رہین وہ سلامت / اور ایمان کی نعمت بفضل و عطا دو
جو ہوں آپ اسوار روز قیامت / وہ ہر اک کو اک ایک خدمت بتا دو
ہے باگ گھوڑیکی کاندھے پہ اک کے / وہ دیگر کے کاندھے پہ تم غاشیہ دو
رہا ایک مین تو عنایت سے اپنی / مجھے اپنی نعلین یا صل علے دو

صلے اللہ علیہ وسلم

مراد دل سخی تم سے یہی ہے / کرم کرکے تم یا رسول خدا دو

یا نبی صل علے سوے غریبان دیکھو / چشم رحمت سے ذرا اوسے غریبان دیکھو

آپ

آپ کے ہجر مین ایک سوز جگر سے آقا
آہ و فریاد سے پُر کوے غریبان دیکھو
یاد مین کاکل مشکین مبارک کے ہم
پیچ کہاتا ہے ہر اک موے غریبان دیکھو
اپنی رحمت کی طرف دیکھیے اے رحم خدا
ہین گنہگار نہ یہہ خوے غریبان دیکھو
گرمی معصیت ایسی ہے جگر جلتا ہے
دیکھو آقا رخ پُر خوے غریبان دیکھو
گوہر اشک تصدق کے لیے گرتے ہین
چشم الطاف سے لولوے غریبان دیکھو
نہر اشک آنکھون سے جاری ہے ہمیشہ حضرت
آنکھہ کھولو یہ ذرا جوے غریبان دیکھو
قصر اعلےٰ کے تلے اپنے رحیم عالم
خلد مین منزل و مشکوے غریبان دیکھو
پشت خم ہوگئی رو رو نہ ملا صید وصال
روبرو آکے یہ قابوے غریبان دیکھو
بار عصیان سے گران ہوئے نہ پائے پلہ
روز محشر مین ترازوے غریبان دیکھو
زور بازو کو عطا ہو کہ مقابل ہے عنید
ناتوان ہوگیا بازوے غریبان دیکھو
مرغزار قدس یاد چرندہ ہے دل
کہین بھٹکے نہ یہہ آہوے غریبان دیکھو
عرض اس **سنی** ناکام کی ہے یہ آقا
نظر فیض کرو روے غریبان دیکھو

کہو تم بحسن مقالہ صلوا علیہ وسلمو
بحبیب جل جلالہ صلوا علیہ وسلمو
گیا عرش پر یہ کمال سے یہ کمال کسکو نصیب ہو
بلغ العلے بکمالہ صلوا علیہ وسلمو
شب تار کفر کی رد ہوئی وہ نبی کا ایسا جمال ہی
کشف الدجے بجمالہ صلوا علیہ وسلمو
دیکھو عاصیونکا شفیع ہی یہ ہے ایک خوے محمدی
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وسلمو
وہ نبی پہ حق کا درود ہوا اور اوسکی آل بزرگ پہ
صلوا علیہ و آلہ صلوا علیہ وسلمو
یہ نبی کا رتبہ کمال ہے گیا لا مکان پہ وجود سے
بکمال جاہ و جلالہ صلوا علیہ وسلمو
وہ نبی یہان بھی شفیع ہے تو شفیع حشر بھی ہووےگا
بثواب حال و آلہ صلوا علیہ وسلمو
ذرا چشم غور سے دیکھیے وہ نبی کا رحم سبھی پہ ہے
علے کل عمّ نوالہ صلوا علیہ وسلمو
یہ کہے ہو **سنی** زبان سے نبی اپنا حامی ہو حشر مین
بکمال فضل و نوالہ صلوا علیہ وسلمو

یا نبی روے سعادت روے تو
رویت ماہ دو عید ابروے تو
طاقت دین قوت بازوے تو
کفر عاجز شد تہ زانوے تو

چون نگردد مرجع ہر خاص و عام
مہبط روح الامین مشکوے تو
صورت رحمان انسان گفت حق
دانم این شان رخ نیکوے تو
صورت رحمان توئی اے نیک رو
روے خلق از صورت دجوے تو
سجدهٔ ملکوت آدم را نشد
فی الحقیقت بود سجده سوے تو
از گل و صفت توانائی جان
شد غذاے روح عالم بوے تو
فخر می جویند بر خیل ملک
یا محمدؐ ساکنان کوے تو
یا نبیؐ صید شفاعت از ازل
ہست اندر پنجهٔ قابوے تو
غاشیه بردارت اسرافیلؑ شد
شد براق برق وش یابوے تو
ہست سنی دردمند معصیت
کے شفا یابد بجز داروے تو

یا نبیؐ والشمس شرح روے تو
سورهٔ واللیل شد گیسوے تو
چون نسازم سجدهٔ طاعت ادا
شد رواق کعبه ام ابروے تو
دیدهٔ مرآت کثرت بالیقین
شد خیال اندر نظر بر روے تو
چون وہم از قصر و الایش نشان
لامکان شد یا نبی مشکوے تو
فرق اندر سو چو صبح مغفرت
لیلة القدرست در ہر موے تو
بلبل گلزار تو شد جان ما
چون معطر شد دماغ از بوے تو
جسم تو روح مجسم آمده
زان مگس ہر چند نامد سوے تو
اے کریم الخلق چون خوے کرم
خوے بخشایندگی شد خوے تو
من ہمیدانم که این انسان چشم
سایهٔ پاک تن نیکوے تو
اے بہشتی حوض کوثر از ازل
آب می جوید ز آب جوے تو
یا نبیؐ معراج تو شد سوے حق
آمده معراج سنی سوے تو

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

کہو اے مومنو اوس شخص کو محشر کا کیا غم ہو
نبی جسکا محمدؐ اور مرشد غوث اعظمؓ ہو
مسیحا جسکا قایل ہے یہ کیسی ہے مسیحائی
کہ جسکی ذات سے زندہ نبیؐ کا دین محکم ہو
سنی ایسا بھی دیکھا ہے کہین تمنے مسلمانو
کہ جس سے وزد کو اک لخت قطبیت مسلم ہو

قدم احمد کا جسنے دوش پر اپنے اٹھایا ہے
قدم پہر اوسکا دوش اولیا پر کیون نہ قایم ہو

خدا نے جس نبی کو باعث کائن کیا ہووے
نواسا اوس پیمبر کا نہ کیون سردار عالم ہو

خدا واحد محمد مرسلون مین دیکہو برحق ہے
محی الدین سا بہی پہر نہ ولیون مین معظم ہو

کسیکو غوث کے قدمونکی گر کچہہ خاک ملجاوے
یقین جانو نجات اوس شخص کی سب سے مقدم ہو

کہو وہ کیا کرے ظل ہما کو لے کے لے لوگو
اوسے شاہی ہے جسکے سر پہ ظل غوث اعظم ہو

نواسا ہے نبی کا مالک لوح وقلم ہے وہ
اگر وہ چاہے اسدم دفتر کونین برہم ہو

قضا پلٹے قدر ٹہرے جو وہ چاہے بحکم حق
یہ دنیا تازی ہو جاوے نئی خلقت اوسیدم ہو

جناب غوث کا کوئی اگر مہمان ہو جاوے
اوسے پھر نعمت عقبیٰ بہر صورت نہ کچہہ کم ہو

جو منکر ایسے مرشد کا ہو رہبر اوسکا شیطان ہو
چلا جاوے جہنم کو یقین شیطان سے باہم ہو

جناب غوث کی ادنیٰ کرامت کا جو منکر ہے
یقین ہے اے مسلمانو مقام اوسکا جہنم ہو

دعا یہ دمبدم سنی کرے ہے یا محی الدین
کہ جبتک دم رہے دم مین تمہارا دم ہر اکدم ہو

ردیف ہای ہوز

عیان پیشانی اقدس پہ ابروے رسول اللہ
سر لوح کلام اللہ پر ہے مد بسم اللہ

جناب حضرت آدم نے کہولی آنکہہ جب اپنی
تو دیکہا اسم آنحضرت با سم اعظم اللہ

ازل سے تا ابد حامی محشر اے مسلمانو
محمد سا نہ تہا کوئی نہ ہوگا پہر کبہو واللہ

خدا کے بعد ایسا مرتبہ اعلےٰ ہوا کس کا
جو رتبہ آپ کا ہے یا رسول اللہ عند اللہ

توئی اے رحمت آیات ونور خاص سبحانی
سر تو ہمچو قرآن معظم دل جو بیت اللہ

تعجب ہے مجھے اُمی لقب تیرا ہوا کیونکر
ہے تو تو صاحب لوح وقلم وحی کلام اللہ

مکان لامکان تک تیری امت کی رسائی ہے
عظیم الشان تو ایسا بنزدیک تعالے اللہ

زمین سے لامکان تک تیری سرحد لگ گئی احمد
احد مین اور تجہہ مین حد رہا اک میم کا واللہ

شفاعت سے حمایت سے رفاقت سے عنایت سے
مدد کی یا محمد اپنی امت کی جزاک اللہ

بنائی صورت مقصود عالم تیری صورت سے
یہ صورت نیک سے شاید یہی تہا مقصد اللہ

محمد آپ کے کلمہ سے دو باتین ملین مجہکو
کیا ہون لا الہ سے نفی اور ثابت بہ الا اللہ

کیا اللہ اکبر نے امام المرسلین تجھکو
صلوٰۃ اللہ سلام اللہ علیک یا حبیب اللہ
امام المرسلین اسجا فرشتونکے امام اسجا
ہوئے تم یا رسول اللہ صلوٰۃ اللہ وصلی اللہ
عنید ان شقی اسلام کے حائل ہوئے ہین اب
مدد اس مرہ سنی کی کرنا فی سبیل اللہ

سنا ہون بیکسون کے مہربان ہو یا رسول اللہ
یہ میری بیکسی مین تم کہان ہو یا رسول اللہ
نہین حاجت سناوین بالکہین کچھ حال دل اپنا
ہمارے راز کے تم رازدان ہو یا رسول اللہ
ہمین ماوی و ملجا و وسیلہ کا ہیکو دیگر
کہ تم تو خود پناہ بیکسان ہو یا رسول اللہ
نہ سمجھو دور مجھکو اپنے اقدام معلی سے
وہان موجود ہون مین تم جہان ہو یا رسول اللہ
یہ قربت آپکی پیغمبرون مین کس نے حاصل کی
خدا جسجا سے پرہے آپ وہان ہو یا رسول اللہ
میری طاقت ہی کیا امکان کہون کچھ وصف حضرت کا
صفت سے وصف مین تم لابیان ہو یا رسول اللہ
شفاعت عاصیونکی سونپ دی اللہ نے تمکو
شفیع المذنبین تم بیگمان ہو یا رسول اللہ
نشان مون کس نشانی سے بتادون کس پتے سے مین
خدائے بے نشان کے تم نشان ہو یا رسول اللہ
نہ بیٹھی جسم پر مکھی نہ قد پاک کا سایہ
کہو تو نور ہو تم یا کہ جان ہو یا رسول اللہ
اگرچہ عالم باطن مین تم ہم پر عیان ہی ہو
بھلا ظاہر مین کیون ہم سے نہان ہو یا رسول اللہ
تمہین سے زندگی اس عالم ہستی نے پائی ہے
غرض تم جان جسم دو جہان ہو یا رسول اللہ
میری حاجت خدا سے کہکے دلوا دو دو عالم مین
کہ تم تو والی کون و مکان ہو یا رسول اللہ
دعا ہے سنی ناکام کی ہر وقت ہر یکدم
تمہارے وصف مین ناطق زبان ہو یا رسول اللہ

اب فکر کا ہیکو کرون سر کو لگا کے ہاتھ
بخشش تو لگ چکی ہے میری مصطفٰے کے ہاتھ
قفل در شفاعت عظمٰی کی اب کلید
دی ہے خدا نے شافع روز جزا کے ہاتھ
خواہندگان نقد شفاعت کو حشر مین
ہونگے میسر اوس شہ فیض و سخا کے ہاتھ
بہر عطاے نقد شفاعت بروز حشر
بے استخوان رہینگے شہ دوسرا کے ہاتھ
تم آشناے بحر ثناے نبی رہو
اے مومنو ہے کشتی دنیا فنا کے ہاتھ
کیونکر نہون حصول مرادین میری تمام
سب کار مین نے سونپے رسول خدا کے ہاتھ
دوزخ سے اک جہان کو نکالے گا وہ نبی
جسوقت اٹھا دیگا فضل و عطا کے ہاتھ

حکم نبی پہ مومنو ثابت قدم رہو
پاؤ گے ایسا مرتبہ کار سجا کے ہاتھ
جنت میں جاتے وقت دو جانب ہینگے تب
اس سمت کو خدا کے ادھر مصطفیٰ کے ہاتھ
محشر میں نفسی نفسی کہینگے نبی تمام
امت چھوڑانی ہوگی شہ انبیا کے ہاتھ
درگاہ حق میں عجز سے سر کو جھکا کے اب
یہ التجا میں کرتا ہوں اپنے اُٹھا کے ہاتھ
یارب تو اپنے فضل و کرامت سے لطف سے
محشر میں کرنا مجھکو نبی مصطفیٰ کے ہاتھ
سب کی نجات ہو ویگی اپنے رسول کے
اُٹھینگے عاصیوں کے لیے جب دعا کے ہاتھ
سنی کی یہ دعا ہے قیامت میں یا نبی
رکھدیجے اوسکے سر پہ تم اپنا بلا کے ہاتھ

فردوس پہ فاخر ہے بیابان مدینہ
طوبیٰ کے مقابل ہیں درختان مدینہ
درجے میں بڑی عرش سے ہے شان مدینہ
رتبے میں فرشتہ ہے ہر انسان مدینہ
جنت سے بھی تازہ ہے گلستان مدینہ
رضوان پہ کرے طعن ہے دربان مدینہ
کونین پہ فاخر نہو کس طرح سے یثرب
سلطان دو عالم کا ہے سلطان مدینہ
ہے افضل و اقدس یہ یقین ہر دو جہان میں
سب جن و ملائک ہیں ثنا خوان مدینہ
ہر چند نہو وے گی اوسے گور کی تنگی
کی جسنے نظر وسعت میدان مدینہ
ہو گلشن ایمان کا تر و تازگی اوسکے
جس شخص نے دیکھے گل و ریحان مدینہ
آسیب قیامت نہو گر قبر پہ میری
تعویذ بنے سنگ بیابان مدینہ
ہے مرہم کافور میرے زخم گنہ پر
وہ آہک درگاہ پر از شان مدینہ
صدقے سے محمد کے یہ کیا عیب کی ہو لوٹ
پر نعمت عقبیٰ سے ہے لو خوان مدینہ
ایمان بھی ہے جنت بھی ہے اور مغفرت حشر
لو جا کے یہ سب نعمت الوان مدینہ
جنت کی تمنا نہیں رکھتا ہوں میں ہر چند
بس ہے یہ مجھے روضۂ سلطان مدینہ
کب مجھسے بیان رتبۂ یثرب کا ہو سنی
خود خالق یزدان ہے قدردان مدینہ

یا ربی بہر شاہ مدینہ
ہو میسر پناہ مدینہ
دے یہ توفیق مجھکو الٰہی
جھاڑوں پلکوں سے راہ مدینہ
فضل سے ایک جرعہ پلا دے
مجھکو تو آب چاہ مدینہ

لطف سے اپنے مجھکو بتادے
وہ رخِ بادشاہِ مدینہ
کیون نہ زائر کا ہو رتبہ اعلےٰ
عرش پہ ہے کلاہِ مدینہ
بار جنت نہین چاہتا ہون
دے بتا بارگاہِ مدینہ
مجھکو کاہیکو ریحان جنت
کر میسّر گیاہِ مدینہ
کر عطا میرے آہوے دل کو
یا الٰہی تو کاہ مدینہ
میرے دل کو تجلی دے یارب
بہر انوار ماہِ مدینہ
مال و دولت نہین چاہتا ہون
دل سے ہون فیض خواہِ مدینہ
چاہتا ہون یہی مجھپہ ہر دم
ہو کرم سے نگاہِ مدینہ
جانتا ہون مین تحقیق یارب
راہِ بخشش ہے راہ مدینہ
یاربّے باطفیل محمدؐ
صلے اللہ علیہ وسلم
کر عطا خوابگاہِ مدینہ
دل سے جاوے سیاہی گنہ کی
دیکھون گر مین پگاہِ مدینہ
مشک بھر وے تو دلمین دیتا گر
مجھکو شام سیاہ مدینہ
دل مین ہے نور شوق محمدؐ
دے بتا جلوہ گاہ مدینہ
شہر مکے کے غیر از جہان مین
ہے کہان اشتباہِ مدینہ
صلے اللہ علیہ وسلم
دے مجھے اوسکے سفر کی ہدایت
تا کرون سر براہِ مدینہ
کیا تیرے سے صفت ہوسکے سخی
جانے اللہ ہی جاہ مدینہ

چراغ بزم ہدایت ہوے رسول اللہ
ہمارے واسطے رحمت ہوے رسول اللہ
امام مسجد کثرت ہوے رسول اللہ
خطیب خطبۂ وحدت ہوے رسول اللہ
خفی تھا پردۂ وحدت مین نور کثرت کا
ظہور جلوۂ کثرت ہوے رسول اللہ
نہین ہے حشر کا غم ہمکو اے مسلمانو
شفیع روز قیامت ہوے رسول اللہ
یہ کیسا فضل خدا کا ہوا ہمارے لیے
مدار فضل و عنایت ہوے رسول اللہ
تجلی آگے کہان تھی یہ ہر دو عالم کی
سواد دیدۂ خلقت ہوے رسول اللہ
ہوئی زمین سے فلک تک تجلی اسلام
ضیاے نور رسالت ہوے رسول اللہ

تمام

تمام گنج شفاعت سے ہے عام امت پر   کریم و شاہ سخاوت ہوے رسول اللہ
یہ قدر و عزت و حرمت یہ رتبۂ عالی   امین درگہ عزت ہوے رسول اللہ
کریم و مشفق و اشفق ظہیر بندہ نواز   شفیق و راحم امت ہوے رسول اللہ
کہان تہا روضۂ رضوان کا نام عالم مین   بہار روضۂ جنت ہوے رسول اللہ
خدا کی راہ بتائی تمام عالم کو   بنائے قصر شریعت ہوے رسول اللہ
ہین **سنی** رونق و زیب طریقت عرفان   رموز دان حقیقت ہوے رسول اللہ

رکہے ہے مرتبہ ایسا رسول اللہ کا کلمہ   خدا نے عرش پہ لکہا رسول اللہ کا کلمہ
اگرچہ سارے نبیون کے ہین کلمے افضل و بہتر   یہ سب کلمون سے ہے اعلیٰ رسول اللہ کا کلمہ
دبستان ملایک مین سکہانے حکم خالق سے   قلم نے لوح پر لکہا رسول اللہ کا کلمہ
پڑہوگے اے مسلمانو اگر تم حسن نیت سے   تو فرد معصیت دہوگا رسول اللہ کا کلمہ
عنایت ہمکو فرما کر خدا نے تحفہ ایک بہیجا   بڑے الطاف سے وہ کیا رسول اللہ کا کلمہ
ملایک کچہہ نہ پوچہینگے لحد مین اے مسلمانو   مگر پوچہینگے ہمکو آ رسول اللہ کا کلمہ
نہ ضائع تم کرو اوسکو کسی دم اے مسلمانو   خدا کے گہر کا ہے تحفہ رسول اللہ کا کلمہ
جہان کے اور کلمون سے نہوگا اسکو کچہہ حاصل   یہ دیگا دین اور دنیا رسول اللہ کا کلمہ
ہزارون ہی عبادت سے مسلمان کچہہ نہین ہوتا   مگر جب تک نہین پڑہتا رسول اللہ کا کلمہ
ذرا تم غور سے دیکہو بنا اسلام کی ہے یہ   عزیزو ہے عجب نکتہ رسول اللہ کا کلمہ
بتا دیگا خدا اور مصطفےٰ کے فضل کی لذت   عجب سے ہے نعمت عظمےٰ رسول اللہ کا کلمہ
جو کوئی کور باطن ہے پڑہے اسکو بحسن دل   کریگا چشم دل بینا رسول اللہ کا کلمہ
بوقت مرگ یہہ **سنی** نہ چاہے تجہسے کچہہ یارب   مگر ہو لقلقۂ دل کا رسول اللہ کا کلمہ

مین جسم نبی روح ہے مین طور وہ شعلہ   مین چشم نبی نور ہے مین شمع وہ جلوہ
مین در ہون نبی آب ہین مین تیغ وہ جوہر   مین سیپ وہ نیسان ہین وہ دریا ہین مین قطرہ
مین مس ہون نبی زر ہین مین ہون خاک وہ اکسیر   مین سنگ وہ ہے لعل وہ خورشید مین ذرہ
مین گل ہون نبی بو ہین مین معدوم وہ ہین ہست   مین تشنہ وہ دریا ہین مین بیجان وہ مسیحا

مین چہرہ نبیؐ حسن ہین مین شب ہون وہ ہین ماہ
مین گل ہون وہ ہین رنگ مین ہون زشت وہ زیبا

مین دل ہون نبیؐ یاد ہے مین حل وہ قرآن
مین تحت ہون وہ فوق ہے مین پست وہ بالا

مین نحس نبیؐ سعد مین ہون ضعف وہ طاقت
مین بد ہون وہ ہے نیک مین مردہ وہ مسیحا

مین عام نبیؐ خاص مین اسفل ہون وہ افضل
وہ شمع مین پروانہ وہ ہے شاہ مین بردا

مین درد وہ شافی ہے مین نسخہ ہون وہ اکسیر
مین زخم وہ مرہم ہے مین کاہل وہ مداوا

مین رنج نبیؐ رحم ہے مین درد وہ رحمت
مین دیدہ وہ ابصار مین ہون کور وہ بینا

مین تن ہون نبیؐ سر ہے وہ اعلیٰ ہی مین ادنیٰ
مین تحت وہ بالا ہے مین ادنیٰ ہون وہ اعلیٰ

مین مہر نبیؐ نقش ہے مین حرف وہ معنی
مین تخت وہ ہے شاہ مین بندہ ہون وہ آقا

مین کون نبیؐ کون ہین مین کیا ہون وہ ہین کیا
مین سنی وہ نبیؐ شرع مین سنی ہون وہ اہدا

یا نبیؐ تم شہ ابرار ہو سبحان اللہ
دین کے دنیا کے سردار ہو سبحان اللہ

درد عصیان سے ہون بیمار اگر ڈر کیا ہے
آپ تو شافی بیمار ہو سبحان اللہ

دین بڑھے کفر گھٹے کیون نہ محمدؐ تم سے
کیونکہ تم قاتل کفار ہو سبحان اللہ

گرز آتش سے ڈراوینگے ملائک جسدم
قبر مین تم ہی مددگار ہو سبحان اللہ

یا رسول اللہ ہوا گر مین گنہگار تو کیا
تم شفاعت کے تو مختار ہو سبحان اللہ

شرق سے غرب تلک دین ہے تمہارا روشن
دین و اسلام کے سالار ہو سبحان اللہ

راز خالق سے ہمین کیجیے واقف للہ
کیونکہ تم واقف اسرار ہو سبحان اللہ

کیون نہو گلشن ایمان کو نزہت تمسے
خلد کے رونق گلزار ہو سبحان اللہ

کفر سے آپ نے ہم سب کو بچایا یا شاہ
اپنی امت کے خبردار ہو سبحان اللہ

نور ایمان سے طفیل آپ کے روشن ہو دل
دین کے ماہ پر انوار ہو سبحان اللہ

وعدہ بخشش کا کیا ہمکو نہایت ہے امید
کیونکہ تم صادق الاقرار ہو سبحان اللہ

برگزیدہ ہو دو عالم مین خدا کے مقبول
مصطفیٰؐ بیشک و تکرار ہو سبحان اللہ

روشنی دین کی دل سنی کو بخشی تمنے
نور خالق شہ ابرار ہو سبحان اللہ

بخشش نبیؐ کی عمیم ہے سبحان عم نوالہ
اپنا رسول کریم ہے سبحان عم نوالہ

مخطی ۱۱

مخطی ہین ہم وہ کریم ہے عاصی ہین ہم وہ رحیم ہی
بیمار ہم وہ حکیم ہے سبحان عم نواله

احسان کسیکا کسی پہ ہان رہتا نہین بجز اک زبان
اوسکا کرم تو قدیم ہے سبحان عم نواله

کیا بولون خوے محمدی ایسا شفیع نہو کبھی
امت پہ اپنی رحیم ہے سبحان عم نواله

صحرا مین اوسکی ہی ہے ہوا بستی مین بہی وہ ہے رونما
بستان مین اوسکی نسیم ہے سبحان عم نواله

فرحت مین ہم ہین تو پاس ہے آفت مین ہم ہین تو بھی پاس ہے
ہر حال مین وہ ندیم ہے سبحان عم نواله

سب چھوڑ ہم رہے عیش مین ہرگز نہ آیا وہ طیش مین
کہا اوسکو طبع سلیم ہے سبحان عم نواله

تنہا ایک وشمہ پر جلا رحمت جو کی ہوے پر عطا
احمد کا رحم عظیم ہے سبحان عم نواله

ہوتے ہین ہم سے بہت گنہ تیری ہی ہے ہمین پنہ
عاصی ہین ہم وہ حلیم ہے سبحان عم نواله

پژمردہ دل نہو تم کبھو باغ جہان مین ہر ایک سو
بہتی نبی کی شمیم ہے سبحان عم نواله

ڈرتے ہو کیون کہو مومنو امید فضل پہ تم رکھو
رحمت نبی کی عمیم ہے سبحان عم نواله

ہمکو شفاعت دیگران یارو وفا وہ کرے کہان
اپنا شفیع قدیم ہے سبحان عم نواله

ای غنی تجھکو ہی خوف کیا رکھہ فضل حق پہ نظر سدا
سر پر رسول کریم ہے سبحان عم نواله

افضال مصطفے سے یا دافع البلا یہ
محفوظ رکھہ وبا سے یا دافع البلا یہ

تو کر کے فیض اعظم اپنے کرم سے ہر دم
رکھہ امن مین بلا سے یا دافع البلا یہ

ڈر کر وبا کے مارے یکبار ہین بچارے
رکھہ امن مین بلا سے یا دافع البلا یہ

اب کر کے کچہہ عنایت محفوظ رکھہ بعزت
بیٹھے ہین ہم عزا سے یا دافع البلا یہ

کیسی بلا ہے نازل گھبرا رہا ہے اب دل
رد کر دے تو عطا سے یا دافع البلا یہ

دل مومنون کا خوش ہو آوے بلا نہ اوسکو
کر دور تو عطا سے یا دافع البلا یہ

دل مومنون کا خوش ہو مصئون رکھہ تو سبکو
ہر رنج ہر عنا سے یا دافع البلا یہ

عالم پہ کر کے رحمت کر تو ہی حفاظت
اس آفت وبا سے یا دافع البلا یہ

کیسی بلا یہ آئی دے اس سے تو رہائی
ہم سب کی اب دعا سے یا دافع البلا یہ

کچہہ اس بلا مین چارہ چلتا نہین ہمارا
عاجز ہین دست و پا سے یا دافع البلا یہ

ہو اس بلا مین پر غم کہتے ہین بسکہ ہر دم
ہم صدق سے صفا سے یا دافع البلا یہ

آئی بلا ہے ہم پہ یکبارگی تو رد کر
برکات فاطمہؓ سے یا دافع البلایہ
ہر وقت یہ جماعت ہووے بصد حفاظت
الطاف مرتضیٰؓ سے یا دافع البلایہ
کر فضل ایسا تواب ہو دفع یہ بلا سب
حسنینؓ مجتبیٰ سے یا دافع البلایہ
ان سارے ہادیونکا اور سب جوانونکو
مامون رکھہ بلا سے یا دافع البلایہ
سب مومنون کو رکھیے صدقے سے مصطفےٰ کے
محفوظ ہر بلا سے یا دافع البلایہ
ہے یہ دعا سنی رد کر بلا سے سنی
فضل شہ ہدا سے یا دافع البلایہ

یا نبیؐ تیرے سراپا پہ کرون کیا صدقہ
اس سراپا پہ دو عالم کا سراپا صدقہ
نیلی صحنک گل انجم سے فلک بھر بھر کر
تیرے سر پر سے اوتارے ہے ہمیشہ صدقہ
تیرے سر پر سے گہے ابر سیہ کو وارون
فرق پر گاہ کرون برق مجلّے صدقہ
گاہ مین زلف گرہ دار پہ سنبل وارون
گاہ آہوے ختن کا کرون نافہ صدقہ
لیلۃ القدر بآن کاکل مشکین وارون
گاہ مین اوس پہ کرون شاخ بنفشہ صدقہ
گاہ گیسو پہ سے موسیٰ کے عصا کو وارون
اژدہا گاہ کرون مار کے کالا صدقہ
لام گیسو پہ خیال خط زلفی وارون
گاہ اسلام پہ ہو کفر کا سودا صدقہ
گاہ پیشانی پہ خورشید ضحیٰ کو وارون
گاہ مین اوس پہ کرون صبح کا تارا صدقہ
گاہ ابروے مقوس پہ کمان کو وارون
گاہ کرون مہ دو عید کا گوشہ صدقہ
گاہ ابرو پہ تیری حسن کی میزان وارون
گاہ گالون پہ کرون نور کا پآ صدقہ
مہر و مہ گالون پہ دو لیمون کی پھانکین کر کر
شام کو ایک کرون ایک سحر کا صدقہ
گل عارض پہ گل سرخ جنان کو وارون
گاہ اس گل پہ کرون مین گل لالہ صدقہ
چتر مشکین کو تا بن بخیۂ مژگان وارون
گاہ مژگان پہ کرون اوسپہ سے پنجہ صدقہ
چشم بد دور تیری آنکھون پہ نرگس وارون
گاہ مین اوسپہ کرون دیدۂ شہلا صدقہ
چشم عالم کی سفیدی و سیاہی وارون
چشم پر گاہ کرون دیدۂ بینا صدقہ
گاہ بینی پہ سے انگشت شہادت وارون
گاہ چنبیلی کا کرون اوسپہ شگوفہ صدقہ
سبزۂ خط پہ سے گہے خط ریحان وارون
گاہ اوس پر سے کرون خلد کا سبزہ صدقہ

گاہ

گاہ میں تیری محاسن پہ کرن کو واروں
رخ پہ گاہے رخ خورشید منور واروں
لعل لب پر سے کبھی لعل بدخشاں واروں
گاہ دندان کی چمک پر دُرِ یکتا واروں
سیب جنت کا کبھو سیب ذقن پر واروں
چاہ حیوان کو کبھو چاہ ذقن پہ واروں
گاہ قطرات عرق پر گل انجم واروں
تخم ریحان کو کبھو خال پہ تیرے واروں
گاہ میں کان پہ موتی کے صدف کو واروں
گردن پاک پہ میں گاہ گلابی واروں
موج غبغب پہ کبھو آب مصفا واروں
دست روشن پہ کبھو نور کا تڑکا واروں
کف بخشش پہ کبھو جوے کرامت واروں
گل اورنگ کبھو فندق خوش پر واروں
گاہ ناخن پہ کبھو عید ضحیٰ کو واروں
گاہ انگشت منور پہ قلم کو واروں
سینۂ صاف پہ میں لوح مصفا واروں
شکم پاک و مصفا پہ سے ریشم واروں
آپ کے دل پہ سے میں قبلہ کلیجا واروں
ناف پر سے مے اطہر کا میں ساغر واروں
پشت اعلیٰ پہ کبھو نور کا تختہ واروں
مُہر پہ تیرے کبھو مہر سلیماں واروں
گاہ میں تارِ نظر تار کمر پہ واروں

گاہ اوسپر سے کروں ماہ کا ہالہ صدقہ
گاہ اوس رخ پہ کروں بدر طلالا صدقہ
گاہ اوسپر سے کروں عدن کا غنچہ صدقہ
گاہ میں اوسپہ کروں عقد ثریا صدقہ
گاہ حیوان کے کروں بحر کا قطرہ صدقہ
گاہ کوثر کا کروں اوسپہ سے چشمہ صدقہ
گاہ میں اونپہ کروں لولوے لالا صدقہ
گاہ اس تل پہ کروں دل کا سویدا صدقہ
گاہ اوس کان پہ کانِ دُرِ یکتا صدقہ
اس صراحی پہ کروں نور کا شیشا صدقہ
گاہ میں اوسپہ کروں نور کا تڑکا صدقہ
گاہ اوسپر سے کروں میں ید بیضا صدقہ
گاہ اوس کف پہ کروں فضل کا دریا صدقہ
گاہ اوسپر سے کروں غنچۂ تازہ صدقہ
اوسپہ کردوں کبھو الماس کا پارہ صدقہ
گاہ کردوں شخ مرجانِ طلا لا صدقہ
گاہ میں اوسپہ کروں نور مجلّی صدقہ
گاہ قاقم کا کروں اوسپہ سے تختہ صدقہ
گاہ اوس کعبہ پہ کونین کا کعبہ صدقہ
گاہ اوس ناف پہ تسنیم کا بھونرا صدقہ
گاہ اوسپر سے کروں میں دل شیدا صدقہ
گاہ اوس نقش پہ ہر نقش کا نقشہ صدقہ
گاہ اوس مو پہ کروں جان کا رشتہ صدقہ

گاہ عصمت پہ سے کونین کی عصمت وارون
گاہ اس پاکی پہ پاکی مبرا صدقہ
نقرۂ خام کبھو ساق صفا پر وارون
گہ کرون شعلہ کا نور مصفا صدقہ
آئینہ آئینۂ زانو پہ گاہے وارون
گاہ اوسپر سے کرون ماہ کا گروا صدقہ
ناخن پا پہ کبھی بدر ہ سجدے کو وارون
پنجۂ پا پہ کرون مہر کا جلوہ صدقہ
گاہ قامت پہ سے آشوب قیامت وارون
گاہ اوسپر سے کرون مین سہی بالا صدقہ
گاہ اعجاز پہ اعجاز مسیحا وارون
گاہ دم پہ سے کرون مین دم عیسیٰ صدقہ
تیرے جامے پہ کبھو صبح کا داماں وارون
گاہ آنکھون کا کرون اوسپہ سفیدا صدقہ
یانبی تیرے بھلا سر پہ سے کیا کیا وارون
جو جو کونین مین ہے سب تیرے پا کا صدقہ
حائل دین عنیمان شقی ہوتے ہین
اپنی امت پہ سے آقا اونہین کرنا صدقہ
اپنو ناچاری سے ناچار بہت ہی سخی
ہاتھ کا پانون کا کچھ سرکا دلانا صدقہ

ردیف یائے تحتانی

دنیا مین آج آمد فصل بہار ہے
ماہ ربیع ہے کہ فلک رحم بار ہے
یہ وہ ہوا ہے چارون طرف سبزہ زار ہے
رخسارۂ زمین پہ خط غبار ہے
کیا سرخوشی فرط تمنائے یار ہے
محو خمار شوق گل کو کنار ہے
سیراب آب لولوے تر سے فصل مین
ہر خوبرو کی گردن نازک مین ہار ہے
باغ جہان مین آتے ہین محبوب کردگار
شکر قدوم پاک سے دل کامگار ہے
غنچون نے چٹکیون کی مچائی ہے دہوم ہا
پتون مین تہنیت سے جلاجل کی مار ہے
صحن چمن پہ اس گل خوبی کی یاد مین
صلِ علےٰ سے نغمۂ بلبل ہزار ہے
ہر روز روز عید ہے ہر شب شب برات
فضل خدا یہ رتبۂ لیل و نہار ہے
شبنم رحیق غنچہ صراحی پیالہ گل
شاخین نہ جھومین کیون کہ خوشی سے خمار ہے
مخدوم دوجہان کے قدوم شریف کو
ہادی غدا ہے سر سے روان جویبار ہے
یہ شادی ولادت شاہ امم ہوئی
جسکے سبب سے چہرۂ گل رنگدار ہے
مرہون ہو کے عشق مین احسان لطف کے
سنبل کا تار تار عجب تابدار ہے

چشم

چشم امید باز ہے نرگس کی چشم پر
اس عین حقیقت کا اوسے انتظار ہے
کہتی ہے کھلکھلا کے یہی عندلیب جان
ہر برگ گل و غنچہ لبون پر نثار ہے
سوسن چمن مین رکھتی ہے گویا زبان ہزار
ہر اک زبان پہ وصف محمد ہزار ہے
غبغب کے ہے عرق پہ فدا آب سلسبیل
قطرون پہ موتیے کے تصدق بہار ہے
اوس سرو قد کی فضل کی تعظیم کے لیے
شمشاد ایستادہ بیک پا طیار ہے
اے نوبہار حسن تیرے اہتمام کو
لے کر عصا کو سرو چمن چوبدار ہے
خاشاک کی طرح سے وہ ہو اس چمن سے دور
باغی ہمارے دین کا جو نابکار ہے
وہ نونہال باغ ریاست ہو تازہ تر
اے سنی جو کہ شاہ دکن ذی وقار ہے
گلشن مین دو جہان کے سرسبز ہو مدام
سنی تمہارا خاک رہ چار یار ہے

دل شاد ہے کس گل کی یہان جلوہ گری ہے
نازان بصد آداب نسیم سحری ہے
کس رخ مین تجلی یہ خدائی کی بھری ہے
خورشید کا منہ ہے کہ چراغ سحری ہے
کس قبلۂ کونین کی ہے جلوہ فزائی
پیشانی ملکوت جو سجدے مین دھری ہے
کس ساقی فیاض کا تھا ذکر ازل مین
اب تک جو لبون پر لب کوثر کی تری ہے
وحدت کی حقیقت کا بیان راز احد ہے
اسرار نہان کھلتی ہے جو پردہ دری ہے
دل کھو گیا اوس مخبر صادق کی خبر مین
کچھ بھی تو خبر ہے کہ ہمین بے خبری ہے
کس رنگ سے کھل جائینگے گل روز شفاعت
بخشش کی دعا سے لب خندان مین تری ہے
کچھ شوق سماتا نہین محبوب کا دل مین
اس خم مین مے حسرت دیدار بھری ہے
نالون کو میرے اے سر دفتر خوبان
تھوڑا ہی اثر ہے کہ فقط بے اثری ہے
نقشے سے تیرے نام منور کے منقش
یہ دل ہے میرا یا کہ عقیق شجری ہے
دنیا کی طرف پشت ہے اسلام طرف رو
مرکب کے لیے میرے یہ پاکھر وہ سری ہے
یثرب مین اگر لاش ہو عریان تو کیا غم
وہ چاندنی پڑتے ہی کفن اپنا زری ہے
نو باوۂ اذکار محمد کا یہ ہے فضل
جنت مین چنگیری تیری میوے سے بھری ہے
اے سنی ہے اسجاے اگر کشت امل خشک
جنت مین خیابان بخدا اپنی ہری ہے

ہو فضل خدا کشور شاہ دکن آباد
اے سخی بھی اپنی دعائے سحری ہے

تیغ عشق احمدی سے چاک سینہ چاہیے
تار جان عالم بالا سے سینہ چاہیے

برق نور حق کو جائے خوش قرینہ چاہیے
طور موسیٰ جلگیا ہے طور سینہ چاہیے

نام گر کندہ کرون مین خانۂ قدرت کہان
دیدۂ یعقوب کا اوسکو نگینہ چاہیے

دل میرا ہے مسکن محبوب رب العالمین
سینۂ مشتاق مین بھی تو مدینہ چاہیے

یا نبی اللہ ہم طوفان آتش سے بچین
نوح کے مانند بھی ہمکو سفینہ چاہیے

دل عجب گنجینۂ اسرار وحدت ہوگیا
مایۂ رحمت کو رحمت کا خزینہ چاہیے

شوق گلرو مین جو گلداغونکا مین کھینچون گلاب
واسطے اوسکے دل بلبل کا مینا چاہیے

صورت دلبر کا ہے آئینۂ دل مین خیال
نقش ہوا ایسا تو ایسا آبگینہ چاہیے

کلک مژگان سے اگر کھینچون مین نقش روے یار
دیدۂ روح القدس کا آبگینہ چاہیے

محو حسن صورت روشن رہین تا روز و شب
مہر و مہ کو نور پشت آبگینہ چاہیے

جانب یثرب رہون گر جادہ پیماے طلب
راہ کی گرمی سے چہرے پر پسینہ چاہیے

چتر رحمت سر پہ اور عظمت کا تکیہ تخت پر
شاہ کے واصف کو شاہون کا قرینہ چاہیے

فرد نعت شاہ خوبان رکھیے کس صندوق مین
اس تبرک کو تو تابوت سکینہ چاہیے

وائے حسرت سال مین آتا ہے اک ماہ ربیع
سخی بیدل کو ہر مہ وہ مہینہ چاہیے

تخت اسکندر پہ اے سخی رہے شاہ دکن
ہاتھ مین مہر سلیمان کا نگینہ چاہیے

میرے خورشید کے ٹلجائے قمر منہہ پر سے
آئینہ دعوی اگر کرے توڑیئے منھ پتھر سے

باندھکر بیٹھے ہین سر ہم در پیغمبر سے
کیون نہ پھر سر پہ گھٹا باندھ کے رحمت برسے

بال سے جھاڑین جو خاشاک تمہارے در سے
زلف سے مشک گرے خاک پہ عنبر سر سے

یہی سودا ہے سر مجنون مین ہر لیل و نہار
سر کو ٹکراے ترے ناقہ کی ہر ٹھوکر سے

بے قراری مجھے ایسی ہے تیری فرقت مین
آہ بھی کانپتے نکلے ہے دل مضطر سے

گرمی عشق نبی سے جو تڑپ جاتا ہون
پنکھا کر جاتے ہین آکے ملائک پر سے

لب و دندان محمد کی صفت لکھنے کو
لعل سے چاہیے دوات و قلم گوہر سے

وصف جس زلف معنبر کا کیا کرتے ہین
بار سے خوشبوئی کے بھرتا ہے دہن عنبر سے
صدق اسلام کی دعوت کا ہوا جب شہرہ
پہلے تصدیق ہے صدیق شہ اکبر سے
جب عمرؓ آیا عدالت پہ ہوا ظلم عدم
عدل کو زیب ہے اوس عادل نیک اختر سے
جامع مصحف حق کامل ایمان و حیا
نور اسلام ہے عثمانؓ شہ انور سے
صاحب فتح و ظفر دافع کفر و بطلان
قوت اسلام کو ہے زور علیؓ حیدر سے
دشمن اونکا جو ہوا ہے وہ خدا کا دشمن
دوستی فرض ہوئی پنجتن اطہر سے
فتحمندی شہ اسلام کو ہو جاے نصیب
بچکے جائے نہ کوئی دشمن دین خنجر سے

اپنے سنی پہ کرم کیجیے یا شاہ امم
جائے کس در پہ یہ فرماؤ تمہارے در سے

آج کچھ دل مین خیال حسن روے یار ہے
ایسی خوش صورت کو ایسا آئینہ درکار ہے
اے نسیم روضۂ شاداب جانان مرحبا
تیرے ہاتھون بخت عالم اندنون بیدار ہے
رحمۃ للعالمین آئے تو رحمت ساتھ لے
رحمت حق ابر رحمت ہم پہ رحمت بار ہے
کچھ نہین آئینۂ دل مین خیال غیریت
اس جگھہ ذات و صفت کا اور کچھ اسرار ہے
وہ مریض عشق ہے مین بھی مریض عشق ہون
کیا دوا میری کرے عیسیٰ کہ خود بیمار ہے
رشتۂ شیرازۂ مجموعۂ نعت نبیؐ
تار جبان عالم بالا بھی ناہموار ہے
فضل حق شامل رہے آقا ہمارا حشر مین
ہووےگا رحمت سے آگے پھر تو بیڑا پار ہے
آسمان عاجز ہوے سر حقیقت سے تمام
اے امین راز پنہان تو امانتدار ہے
تھے فرشتون مین مسائل چار حل ہوتے نہ تھے
عقدۂ لاحل کو حل کرنا تمہارا کار ہے
ہر دو عالم کی شفاعت کا ہوا جب اختیار
جزو کل کا احمد مختار تو مختار ہے
ہم اگر منصور ہون اعداے دین پر شبہ کیا
زمرۂ اسلام کا الحق کہ تو سردار ہے
اے کماندار کمان قاب قوسین موفی
ہے شفاعت تیر پر رحم خدا سوفار ہے
دائرہ عالم ہوا جب جدول عالم محیط
نکتۂ باریک تر تو تیرے سر پرکار ہے
ہو رمیدہ صاف تر شیران دین پاک سے
گلۂ بز کی طرح جو زمرۂ کفار ہے
ہو جوان عمر و جوان بخت و جوان دولت مدام
جو شہنشاہ دکن باعز و خوش اطوار ہے

اسقدر کرنا شفاعت یا نبی اللہ سے

آج شاہ انبیا کی شادی میلاد ہے
جن و انسان و ملائک مین ہے جشن خسروی
تخت لولاک لما پر جلوہ گر ہے شاہ دین
ہے خوشی کی سرفرازی تہنیت سے جلوہ گر
اب زمین کو دعوی گردون پناہی ہوگیا
دو جہان روشن ہوے نور خدا کے نور سے
کعبۃ اللہ مین نشان احمدی قائم ہوا
لا آلہ سے نفی کر اثبات الا اللہ سے
تیری صورت مین معانی ہے احد کی احمدا
نقش دل صورت تیری ہے شادمانی کیون نہو
ہر پیمبر کو ملا رتبہ خدا سے اور کچھہ
تو وہ پیغمبر کہ فخر زمرۂ پیغمبران
آل اور اولاد تیری اشرف خلق خدا
بضعۃ منی سے ثابت آیۂ تطہیر ہے
آپ کے ہین خسر صدیقؓ و عمرؓ عالی ہمم
کا ہیکو بھولوگے اے آقا ہمین روز جزا
یا ربی صدقہ شہ کونین کا آباد رکھہ

یا الٰہی بخشدے اوسکے گنہ سب حشر مین

چار یار من کا میرے یہ سنی خدمتگار ہے

لے زمین سے تا فلک شور مبارکباد ہے
یہ وہ شادی ہے کہ جس شادی سے ہر دل شاد ہے
جسکو تاج سروری اللہ سے امداد ہے
امت مرحوم کا شادی سے گھر آباد ہے
عالم بالا سے رتبہ خاک کا ایزاد ہے
خانہ عبد اللہ کا اس نور سے آباد ہے
کفر ویران ہوگیا گھر دین کا آباد ہے
یا محمدؐ تیرے کلمہ کا یہی ارشاد ہے
جانتا ہے وہ جسے مرشد سے کچھہ ارشاد ہے
یا محمدؐ راہ عقبیٰ کا یہی ہمزاد ہے
تو شریف الانبیا ہے اشرف الاحباد ہے
تیرے باعث رتبۂ پیغمبری ایجاد ہے
جنکے باعث سے سیادت کی ہوئی بنیاد ہے
آل کی یہ شان ہے اور رتبۂ اولاد ہے
اور عثمانؓ و علیؓ ہر ایک اک داماد ہے
امتی کا لفظ ہر اک وقت تمکو یاد ہے
حیدرآباد دکن فرخندہ بنیاد ہے

چار یاران نبی کا سنی خانہ زاد ہے

بو آتی ہمیشہ اپنے رسول پاک کو خوشتر پھولون کی
اسواسطے بواے لوگو غذاے روح ہے اکثر پھولون کی
پڑھتا ہون درود او سوقت نبی پر سر کو جھکا از روے ادب
آتی ہے مجھے جسوقت بہم بو باغ کے اندر پھولون کی

ہم ذکر نبی سے خالی نہین اے مومنو ہے کیا فضل خدا ہو
پڑھتے ہین درود ہم جبکہ بہار آتی ہے بسر پھولون کی
مرغوب تھی روح پاک نبی کو مومنو ہر ایک شام و سحر
مرغوب ہمین بھی اسلئے ہے یہ بوے معطر پھولون کی
فرمایا نبی نے پڑھئے درود اسوقت ادب سے سر کو جھکا
اے مومنو تمکو باغ جہان سے آئے مہک گر پھولون کی
بو پھولون کی جب آتی ہے ہوتی ہے بڑی ایک دل پہ خوشی
ہوتے تھے نہایت صلِ علی خوش بو سے پیمبر پھولون کی
وہ گل ہے محمد صلِ علے ہے گلشن کثرت جس کے سبب
اوس تازہ گل وحدت کے سبب نزہت ہے برابر پھولون کی
جب پھول مجھے آتے ہین نظر یاد آتا ہے مجھکو میرا نبی
اسواسطے ہے نزدیک فضیلت میرے مقرر پھولون کی
بلبل ہے میرا دل باغ نبی کا پنجتن اوسکے پھول ہین سب
بھاتی ہی نہین اسواسطے بو کچھ اور سب مجھے پر پھولون کی
گل روے محمد صلِ علے کا وصف تو کر اے بلبل دل
تا ڈھیر رہے دنیا مین تیرا اک خرمن بنکر پھولون کی
گلچین تو بنکر گلشن دین سے یاد نبی کے پھول تو چن لو
جب تجھکو چنگیری جنت مین ہو دیگی عطا بھر پھولون کی
اس باغ جہان مین دامن بھر لے ذکر نبی کے پھولون سے
احمد کی کمک سے جنت مین تا ہو وے ہم سر پھولون کی
یارب تو بتا درگاہ نبی تا فاتحہ پڑھتا شام و سحر
خرمن مین لگا کر بیٹھ رہون دہلیز کے اوپر پھولون کی
تو رشتۂ دم مین وصف نبی کے پھول پرو کر اے سنی

جنت مین چلا جا گہوڑا اوڑاتا باندہ کے پاکہر پہولون کی

کر فضل و کرم سے اپنے عطا سنی کو خدا یا ایسے نصیب
درگاہ نبی پر چل سکے چڑہا وے گوندکے چادر پہولون کی

ولہ

درگاہ رسول اللہ تک ہوتی ہے رسائی پہولون کی
اے مومنو حق نے دیکہی کیسی قدر بڑہائی پہولون کی
بو ذات محمد صل علے کو جبکہ خوش آئی پہولون کی خو
ہر شاخ چمن مین پہول کے بس پہولون نہ سمائی پہولونکی
یہ تارے بجا تو مومنو انکو چرخ نے لبس آب وبہار
درگاہ رسول حق کے لئے چادر ہے گندہائی پہولون کی
ہے بندگی احمد کا سبب باحسن وجلوس وجلوہ گری
جو بلبلو تمکو زیبا ہے گلشن مین خدائی پہولون کی
ہوتی تہی نہایت صل علے خوش روح پیمبر پہولون سے
اسواسطے ہے اے لوگو بو ہر ایک کو بہائی پہولون کی
ہے آرزو سیر روح نبی گلشن مین کبہی تو ہووے گی
رکہتی ہے صبا ہر وقت سحر ایک سیج بچہائی پہولون کی
صلواۃ بروح نبی امم پڑہتے ہین ہزارون بلبل آ ہ
دیکہی کہ بہار ایک دہوم سے جب گلشن مین آئی پہولون کی
کیا پہول جہڑے باتون سے نبی کی گلشن دین نے پائی بہار
وہ پہول ہین ایسے پہول جنہون نے قدر گہٹائی پہولون کی
یان ذکر نبی کے پہول تو چن سو وے گا تو ایسا جنت مین
نیچے تو نہالی پہولون کی اوپر سے رضائی پہولون کی
صلواۃ درود و صل علے احمد پہ ہمیشہ کیون نہ کہون

آنکھون مین کبھی ہے میری ہم ایک جلوہ نمائی پہولونکی
رخسار نبی گل روے نبی گل چشم نبی گل گوش نبے
ان گل کے برابر مین نے کبھی کچھہ قدر نہ پائی پہولون کی
تو دل کے خیابان مین تو لگالے گلبن پاک یاد نبے
تا بیل رہے دنیا مین تیری ایک قبر پہ چھائی پہولون کی

پہولے نہ سمائیگا تو خوشی سے گوندکے چادر اے سنّی
درگاہ رسول اللہ پہ کبھو تو نے جو چڑھائی پہولون کی

ولہ

نبی کے دندان و لعل لب مین ہین ایسے عالی مقام تارے
شفق مین جسطرح عقد پروین کے ہون درخشان تمام تارے
خدا نے تم کو مہ سپہر کرم بنایا ہے یا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم
تمہارے آل و صحابہ جتنے ہین سب کے سب ذو الکرام تارے
عرق کے قطرات زلف شبرنگ سے تمہارے ہین یون نمایان
باوج چرخ برین ہون جسطرح سے درخشان بشام تارے
امام ملکوت کے بنایا جو حق نے تمکو فلک کے اوپر
ادب سے پہنچانے جب لگے تمپہ سب صلوٰۃ و سلام تارے
کوئی ہے منشی کوئی سپاہی کوئی ہے طباخ کوئی دہقان
تمہاری سرکار کے ہمیشہ ہی کر رہے ہین یہ کام تارے
تمہارا طالع جو نور حق سے چمک پڑا اے سعید دوران
بدل گئے تب سے نحس امت کے باسعادت تمام تارے
اگرچہ ظاہر مین دیکھنے کو بچشم انسان بلند تر ہین
مگر حقیقت جو دیکھو انکو تمہارے ہین زیر بام تارے
تمہین ہوا نوار حق کے مظہر تمہین سے عالم نے لی تجلی

تمہارے خرمن کے خوشہ چین ہین جہان مین ہے جنکا نام تارے
تمہارے تازی نے ماری ٹہوکر تو چرخ کہا کہا کے کاسہ سر
وہ ضرب کاری سے ٹوٹتے تھے بچشم کفار خام تارے
ترارے آہون کے میرے سنی ہین ہجر احمد مین ایسے روشن
جنہین سمجھتے ہین چرخ پر شبکو سب کے سب خاص و عام تارے
بتادو سنی کو روے پرنور اپنا اے ماہ چرخ رحمت
تمہارے فرقت مین گن رہا ہے ہر ایک شب یہ غلام تارے

ولہ

نبی کی رحمت کا ہے یہ شہرہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
مدام ہوتا ہے ذکر جس کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
اودہر ملائک ادہر کو اہل قبور ہر وقت چاہتے ہین
تمہارے فضل و کرم کا سایہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
فقط نہ ذیجان یہ فیض تیرا ہے بلکہ بے جان نے نور پایا
ادہر کو ہیرا اودہر ستارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
اگرچہ شمس و قمر نے ڈہونڈہا گھے یہ بالا گھے یہ پستی
پہ تیرا ثانی کہین نہ پایا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ادہر فلک پر ہے شمس چمکا اودہر کو معدن مین لعل چمکا
دیا جو نور نبی نے جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
اودہر فلک پر شفق ہے چمکی ہوا ہے یاقوت اسطرف کو
نبی کے لب کا جو عکس چمکا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
قمر وہان دو ہوا یہان تخم سوختہ سے درخت پیدا
یہ معجزہ ہے میرے نبی کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
طیور جنت زمین کے حشرات ذکر احمد سے تر زبان ہین

ہر ایک جا ہے نبی کا چرچا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
تمہارا افضال ایک مدت سے چاہتے ہین رسول اعظم
ادہر کو آدم اُدہر کو عیسیٰ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
زمین مین ہر تخم ہے حفاظت سے اور فلک پر ہے ابر رحمت
ہے آپ ہی کا یہ فیض سارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
زمین کی ماہی مطیع فرمان فلک کی ماہی مطیع فرمان
مرے نبی کا ہے حکم اعلیٰ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
فلک پہ پہنچا تو نور بخشا گیا زمین مین تو دے تجلی
وگرنہ رہتا سدا اندہیرا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ہوا مشرف ادہر کو عرش اور اودہر کو تحت الثریٰ مشرف
جو پہنچا شاہا قدم تمہارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
سمک سے لے تا سماک ہر شے مین نور تیرا ہی ہے نمایان
کرے ہے ہر سمت تو ہی جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ازل سے لے تا بروز محشر نبی کا ثانی کہین بہی سنی
نہین ہوا اور کبہو نہ ہوگا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

صلی اللہ علیہ وسلم

محمد کو اے سنی سمجھا کہ کیا ہے
احد نے یہ وحدت کا برقع لیا ہے
محمد کو بولو مین کیونکر خدا ہے
نہین ہے خدا کب خدا سے جدا ہے
اگر پوچھو کیا ذات ہے مصطفیٰ کی
صفت ذات حق کی ہے پہر اور کیا ہے
صفت ذات سے کب الگ ہو عزیزو
بقا ذات جبتک صفت کو بقا ہے
احد نے جو وحدت مین آرام پایا
تو احمد کی صورت سے ظاہر ہوا ہے
محمد نہ ہوتا خدا کون کہتا
خبر ہی نہ ہوتی کہ اللہ کیا ہے
محمد سے پہنچانا ہم نے خدا کو
محمد سے اللہ ہم نے کہا ہے
خدا کا ہوا نام تحریر جس جا
محمد کا ہی اسم اس جا لکہا ہے

گواہی مین دیتا ہون کلمے کی اسپر
ہے اللہ جہان وان محمدؐ کی جا ہے
اگرچہ گناہان ہین میرے بہت سے
پہ رحمت محمدؐ کی بے انتہا ہے
خدا سے بمعراج امت کی خاطر
محمدؐ نے بخشش کا وعدہ کیا ہے
اگرچہ گنہگار ہون مین تو کیا غم
محمدؐ نبی تو شفیع الورا ہے
ہے اسطرح سنی ہمارا پیمبر
کہ ختم رسل سید الانبیا ہے
خدا تو خدا ہے خدا ہے خدا ہے
محمدؐ نبی کب خدا سے جدا ہے
محمدؐ کا دیکھو یہ کیسا مرتبا ہے
قدم جسکا عرش خدا پر گیا ہے
یہ امت کو حق نے شرف کیا دیا ہے
کہ رشک اوسکا پیغمبرون نے کیا ہے
کرین شکر کیا ہم کہ امت ہین اسکی
خدا نے حبیب اپنا جسکو کیا ہے
اسیکے ہے سر سے یہ امت پہ رحمت
خدا سے جسے تاج رحمت عطا ہے
محمدؐ کا ثانی قیامت کے دن تک
نہ ہوگا نہ ہے اب نہ آگے ہوا ہے
گناہان میرے کیون نہ پامال ہووین
میری مغفرت اسکی نعلین پا ہے
ہین بیمار ہم معصیت کے ازل سے
نبی کی شفاعت ہماری دوا ہے
قیامت کو وہ بادشاہی کرے گا
نبیؐ کے درخاص کا جو گدا ہے
مس معصیت میرا کیونکر نہ زر ہو
شفاعت محمدؐ کی اک کیمیا ہے
احد سے جو وحدت مین آیا تو اوس سے
تو وحدانیت کا یہ عالم بنا ہے
ترقی جو ہے دین کو یا محمدؐ
تصدق یہ سب آپکی ذات کا ہے
یہ سنی کو ہے دمبدم دم تمہارا
تمہارا ہی دم دمبدم بھر رہا ہے
محمدؐ کو دیکھو تو حیرت کی جا ہے
خدا تو نہین کب خدا سے جدا ہے
قیامت کا اندیشہ اب مجھکو کیا ہے
میری مغفرت کے لئے مصطفےؐ ہے
خدا ہے احد اور وحدت محمدؐ
یہ وحدانیت کی وہی ابتدا ہے
محمدؐ نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا
محمدؐ کے ہونے سے سب کچھ ہوا ہے
یہ دیوان عالم کا مطلع وہی ہے
وہی اس قصیدہ کا بہر خاتمہ ہے

خداوات اوسکی صفت ہے محمدؐ
عزیز وصفت ذات سے کب جدا ہے
نہ گھبراؤ ہے قبر روشن محمدؐ
نبیؐ سا چراغ اس زمین مین لگا ہے
مجھے طور کی سیر ہر دم ہے دلمین
نبیؐ شعلہ ہین طور سینہ میرا ہے
مجھے کیون نہ بخشش کا ہووے بھروسا
خدا ہے کریم اور نبی مصطفےٰ ہے
جو ہے بیگنہ اوسکو کیا اے محمدؐ
شفاعت گنہگار ہی پر بجا ہے
کرامت کے لایق گنہگار ہی ہین
جو معصوم ہے وہ تو پاک وصفا ہے
وہ جنت مین جاویگا سب سے ہی پہلے
بصدق وصفا جسنے کلمہ پڑھا ہے
جو تم رکھو نعلین سنی کے سر پر
بجا ہے بجا ہے بجا ہے بجا ہے

والضحیٰ ہے نور صبح روے رخشان نبیؐ
سورۂ واللیل ہے زلف پریشان نبیؐ
سبزۂ فردوس ریش مشک افشان نبیؐ
چشمۂ حیوان ہے چاہ زنخدان نبیؐ
بوے جوے فضل آئی ہوگیا دل سے بہم
روح الاقدس بلبل شاخ گلستان نبیؐ
اے مسلمانو یہ دعوت سے کرو شکر خدا
نعمت افضال حق سے ہے پرے لوخوان نبیؐ
جسنے انگشت شہادت راست کی سوے سوال
پائی اوسنے لذت پاک نمکدان نبیؐ
جو مریض درد عصیان ہو تو یہ نسخہ کرے
صحت کلی ملے لو دوست جان نبیؐ
لے طباشیر عبادت حسن نیت سے بہم
کچھہ بنفشاے صفات عزت وشان نبیؐ
لیوے یاقوت درود اور کچھہ گل سرخ صلوٰۃ
اور عناب تحیت ہے یہ درمان نبیؐ
ہر گھڑی ہر لحظہ استعمال مین اپنے رکھے
جب شفاعت سے ملیگی جاے امان نبیؐ
کرکے پرہیز گنہ غم دین کا کہایا کرے
درد عصیان دفع ہو با فضل واحسان نبیؐ
نقد ایمان ہے اگر جنس شفاعت کر خرید
ہے کہلی بازار دین مین دیکھہ دوکان نبیؐ
بلبل دل کو ہے صلی اللہ علیہ کی صفیر
ہون گل نعت مقدس پر غزلخوان نبیؐ
سیر جنت خوش نہین آتی ہے اے سنی مجھے
ہے جگر اک لالہ زار داغ ہجران نبیؐ

آنکھون سے اپنی پردۂ غفلت اوٹھائے
ہر شے مین نور پاک محمدؐ کو پائے
جس دلمین یاد حق نہوا وسکو جلائے
پھرا وسکا نام اپنی زبان پر نلائے

بعد از طواف کعبہ کسی جا نجائے
ہان جائے تو روضۂ احمد پہ جائے
جو دل کہ سوز عشق نبی سے جلا رہے
لازم ہے اوسکو آنکھون کا سرمہ بنائے
یاد رسول مین دم عیسی کا ہے اثر
اس مردہ دل کو ذکر نبی سے جلائے
کیسا وسیلہ اپنا محمد ہے مومنو
پھر اسکو چھوڑ دل کہو کس سے لگائے
لغزش نہو گی مکر سے شیطان کے کبھو
گر راہ مصطفیٰ مین قدم کو جمائے
حب جہان کے کار سے اکبار ٹوٹ کر
لازم ہے اپنے دل کو نبی سے لگائے
حامی ہے اپنا روز قیامت مین مصطفیٰ
محشر کے دن کا مومنو کچھ غم نکھائے
حامی ہوا شفیع ہوا مہربان ہوا
ایسا وسیلہ چھوڑ کے کسکو سراہائے
یا مصطفیٰ طفیل صحابہ و آلہ
جو جو کہ حاجتین ہین میری بر لے آئے
دنیا مین میری عزت و حرمت سے زیست ہو
عقبیٰ مین خلد کو مجھے ہمرہ لجائے
ہون تشنہ لب ازل کا مین یا مصطفیٰ بفضل
جنت مین مجھکو ساغر کوثر پلائے
امید مغفرت کی مین رکھتا ہون یا نبی
ہرگز نہ اس حقیر کو دل سے بھلائے
جبتک کہ میری نسل ہو دنیا مین یا نبی
یہ نعمتین بفضل خدا سب دلائے
علم و بزرگی دولت و راحت جیئے تلک
دنیا سے وقت مرگ بہ ایمان اوٹھائے
اور جو کہ صاحبان جماعت ہین یا نبی
تا زندگی تمام کو اک دل بنائے
دنیا مین اونکو راحت و فرحت نصیب ہو
محشر مین زیر سایۂ داماں بٹھائے
یا مصطفیٰ نبی یہ جماعت ہے آپکی
محشر مین مہربانی سے اسکو بلائے
اے سنی یہ ضرور ہے ہمکو جیئے تلک
جز یاد مصطفیٰ نہ زبان کو ہلائے

جب نور محمد کی صفائی نظر آئی
کیا عرض کرون صاف خدائی نظر آئی
وہ کار طلب تم نے کیا حق سے محمد
جس کار مین امت کی بھلائی نظر آئی
پھر کون سے مرسل کو ہوئی ایسی رسائی
جو حق کے تلک تیری رسائی نظر آئی
سب عمر ہی دم تیرا تہا امت کی وفا مین
ہر امر مین بس تیری وفائی نظر آئی
ہے صدق مع آل تمہاری پہ محمد
سکرات ہے گو ہمکو جدائی نظر آئی

مہر [illegible]

کیا دین کی شہرت ہے تیری ایشہ والا
ہر ملک مین تیری ہی دوہائی نظر آئی
عزت ہے مراتب ہے بزرگی ہے کہ بہتر
شاہی سے مجھے تیری گدائی نظر آئی
اوس ہی سے کیا تو نے ہمین منع محمد
جس فعل مین ہم سب کی برائی نظر آئی
دیکھی کسی الفت مین نہ دوزخ سے رہائی
پر الفت احمد مین رہائی نظر آئی
گمراہون کو دی تو نے ہدایت یہ محمد
ہر رہ مین تیری راہ نمائی نظر آئی
اخگر سے تھی گو آہ یہ ہجران نبی نے
جب پہنچی فلک پر تو ہوائی نظر آئی
سنی نہ دوا درد گنہ کی کہین دیکھی
پر ذکر محمد مین دوائی نظر آئی

رحم حق جس صاحب اقبال کا اقبال ہوئے
اوسکے پاسے فتنۂ محشر نہ کیون پامال ہوئے
رب خریدے کیون نہ ہمکو حشر کے بازار مین
ہو فروشندہ نبی روح الامین دلال ہوئے
جب غبار آلودہ ہو پھر شفاعت روئے قدس
پونچھنے کو گرد صبح مغفرت رومال ہوئے
ہدیہ کیا لیجائین ہم نذر رسول اللہ اب
تحفۂ صلوٰۃ اللہ سے جسے ارسال ہوئے
دشمن دین حایل اسلام ہین یا مصطفے
ہو مدد ایسی کہ بیخ اعدا استیصال ہوئے
گو کہ صدہا ہین نبی لیکن قیامت مین کوئی
رحمت عالم نہ ہرگز آپکے تمثال ہوئے
ہم گنہگارونکو اے آقائے عالم حشر مین
جز تمہارے کون پھر پرسندۂ احوال ہوئے
چھوٹے منہ سے ہے بڑی بات یہ گستاخی معاف
آپ کی نعلین یا حضرت ہماری کھال ہوئے
سلسلہ پہنچا ہے قربت کا تمہاری اسجگہہ
روح گر بارے وہان پر بستۂ اغلال ہوئے
آپکی لب کی صفت مین لاف زن ہو جائے کوئی
ہو طبانچہ غیب سے ایسا ابھی منہ لال ہوئے
کیون نہ اے سنی قیامت مین ہو تابان نجم رحم
سایہ افگن ہم پہ جب شاہ ہمایون فال ہوئے

یا نبی صل علے اے رونق ایمان مددے
مددی خند بیدی رحم غریبان مددے
برمن خستہ جگر از رہ الطاف نگر
ذرہ ام بے قدر ای مہر درخشان مددے
اے شہ عز و کرم شافع و حامی امم
مور بیچارہ منم و اے سلیمان مددے
حامی روز جزا غافر عصیان و خطا
مصدر رحم خدا باعث آمان مددے
غرق دریائے گنہ گشتم و ہم بخت سیہ
آمدم حال تبہ راحم عصیان مددے

تشنه و سوخته ام مردهٔ عشق تو شدم — از رهِ لطف و کرم چشمهٔ حیوان مددے
اے مہ پرتو حق نور خداے مطلق — دل سیه ام تعلق جلوهٔ سبحان مددے
معدن و کهف امان منبع فیض و احسان — راحم عالمیان رحمت یزدان مددے
من گنهگار ازل همدرین دنیائے دغل — چون زبانم لعسل مخزن احسان مددے
ظلمت معصیتم کرد سیه واے دلم — در شب تار منم اے مہ تابان مددے
موجب خلق خدا صاحب لولاک لما — شافع روز جزا صاحب دوران مددے
شرف آرائے جهان هستی نجیب دوران — ای شریف دو جهان اشرف الامکان مددے
سخی این عرض کند وقت پناهم چو رسد — بهر افضال صمد مقبل یزدان مددے

اورنگ دو جہان کا وہ شاہ مسندی ہے — مرسل تمام جسکو کہتے ہین سیدی ہے
آدم سے لے کے عیسیٰ تک جو ہوے ہین مرسل — اس منتہی کے آگے ہر ایک مبتدی ہے
امی لقب ہے اوسکا ظاہر مین اے عزیزو — باطن مین نکتہ دان اسرار سرمدی ہے
ہے پیشوائے خوبان لیکر یہان سے وہانتک — اس مقتدی کا واللہ ہر ایک مقتدی ہے
نور خدا سے نور سلطان خوبرویان — اسرار دو جہان سب نور محمدی ہے
آنکھین تو دل کی کھولو کھلتی ہے پھر حقیقت — ہر سر اختفا مین اسرار احمدی ہے
نور مجسم ایسا سایہ سے ہے مبرّا — اکرم ہے امجدی ہے کیا مجدی ہے
اسرار مغفرت کے ارشاد کا معلم — زیبا اوسی ہے شہ کو اورنگ ارشدی ہے
پیرور ہوا اوسی کے ہے پیر ایسا کامل — ارشاد اوسکا بیشک ارشاد مرشدی ہے
احمد مین اور احد مین حد میم کا رہا یک — دیکھو یہان سے وہانتک سرحد سب احمدی ہے
اس یک پنے کو سخی جب غور سے نظر کر — سمجھا تو فاش سب یہان یہ جای بیخودی ہے

جہان یا محمد مکان آپ کا ہے — وہ مرحوم حق آستان آپکا ہے
فرشتون کے چلتے ہین پر جس جگہہ پر — قدم یا محمد وہان آپ کا ہے
وہ خوان کرامت کے تم میزبان ہو — خلیل خدا میہمان آپ کا ہے
ملایک ہوا خواہ دولت سرا مین — کہ جنت سرا بوستان آپ کا ہے

خدا نے وہ شاہی دی تم کو محمدؐ
سلیمان جو ہے پاسبان آپ کا ہے

زبور اور توریت انجیل و فرقان
فضیلت سے ہین بیان آپ کا ہے

مکان آپ کا قصر جنت سے بہتر
جو رضوان ہے وہ باغبان آپکا ہے

بلندی نہ کیون دین کو ہو تمہارے
کہ عرش خدا پہ نشان آپ کا ہے

صفت آپکی کس سے تحریر ہووے
کہ وصف خدا لا بیان آپ کا ہے

نہ یک پر نہ دو پر نہ دس پر نہ سو پر
خدائی پہ سب اتنان آپ کا ہے

وہ محمل نشین ناقہ دین کے ہو تم
کہ صالح نبیؑ ساربان آپ کا ہے

بمعراج کی کیسی کچھہ مہمانی
خدا ذات سے میزبان آپ کا ہے

زمانہ ہوا ایسا پھر کس نبیؑ کا
جو رحمت سے یہ پر زمان آپ کا ہے

جہان جسم ہے اوسمین جان یا محمدؐ
منزہ یہ تن سے گمان آپ کا ہے

فصاحت عطا کیجئے یا محمدؐ
یہ سنی سدا مدح خوان آپکا ہے

در وزن عربی است

عزیز دو دو عالم سے مقدم محمدؐ ہے
تمامی رسولون مین مکرم محمدؐ ہے

نہ ہوتا اگر احمدؐ نہ ہوتی خلایق سب
یہ دیکھو سردار دو عالم محمدؐ ہے

بزرگی خدا نے دی یہ کیسی اوسے بولو
تمامی رسولون مین معظم محمدؐ ہے

مکرم نبیؐ ہین اور بھی پر نہین ایسا
وہ ساری جماعت مین جو اعظم محمدؐ ہے

ہمین دو مدد ہے نہین خوف محشر کا
نگہبان خدا ہے ایک دویم محمدؐ ہے

گناہان بہت میرے ہین لیکن مجھے کیا ڈر
کہ میرا اغافر کل جرایم محمدؐ ہے

ہمارے دین کو ضرر کچھہ نہین اے اہل دین
مقرر ستون دین محکم محمدؐ ہے

شفاعت خدا نے دی جسکو نہین یارو
سریر شفاعت مسلّم محمدؐ ہے

اگر ہے جراحت معصیت کا ہمین ڈر
ہین بے خوف اس خاطر کہ مرہم محمدؐ ہے

ازل سے قیامت تک فنا ہوویگی ہر ایک شے
خدا کا کرم دیکھو کہ قایم محمدؐ ہے

محمدؐ خدا کا نور آدم سے محمدؐ ہے
حقیقت ظہور ذات آدم محمدؐ ہے

عیان ہے تمام اسکو جو ہے راز پنہانی
کہ ہر سر پنہانی سے محرم محمدؐ ہے

دم نزع سنی کو توقع نہایت ہے
بآسانی نکلے دم کہ ہمدم محمدؐ ہے

صفت احمد کی جب مین نے رقم کی
زبان شق ہو گئی میرے قلم کی

مین کیا عزت کہون شاہ امم کی
کہ عزت جس سے ہے بیت الحرم کی

لے مشرق سے ہے مغرب تک تجلی
اسی مہر عرب ماہ عجم کی

دو عالم ہو گئے یک بار روشن
تجلی نور احمد کی جو چمکی

زمین سے تا فلک جلوہ ہے کسکا
یہ سب رونق ہے اوس ماہ کرم کی

ہمین جنت سے خوش ہے کوئے احمدؐ
کسے خواہش ہے اب باغ ارم کی

کسیکی کب مدد ہم چاہتے ہین
حمایت ہے ہمین شاہ امم کی

سبب دین کی ترقی کا نہ پوچھو
ہے برکت سب محمدؐ کے قدم کی

ہین عالی جاہ ہم دین نبی سے
نہین خواہش ہمین جاہ و حشم کی

یہ عالی حکم ہے دیکھو نبیؐ کا
اطاعت مین فلک نے پشت خم کی

شفیع المذنبین احمدؐ ہوے جب
ہمین دہشت نہین محشر کی غم کی

غنیمت ہے رہین یاد نبیؐ مین
ہمین طے کرنی پہر رہ ہے عدم کی

کسی کی طاقت و ہمت سے کیا ہو
ہے ہمت ہم کو اوس عالی ہمم کی

ڈرو مت قبر روشن ہے محبو
تجلی ہے اوسی نور قدم کی

ہراکدم دم محمدؐ کا بھرے ہے
ترقی ہے یہی سنی کے دم کی

ثنا کی جسنے حضرت مصطفےٰؐ کی
تو اوس پر کیون نہو رحمت خدا کی

ثنا شاکر کو مین نے ادا کی
تو بعد از مین نے نعت مصطفےٰ کی

ہمارا مقتدیٰ ہے وہ عزیزو
کہ جسکی مرسلون نے اقتدا کی

مین اوسکا مدح خوان ہون اے محبو
جسے شاہی ہے خیل انبیا کی

رہو تم تابع حکم محمدؐ
اطاعت فرض ہے خیر الورا کی

رہو غواص بحر نعت احمدؐ
ہے دنیا موجنو کشتی فنا کی

کی جسنے رورہ توریت و انجیل
رہو تم رہ پہ ایسے رہنما کی

گیا دنیا سے جو یاد نبیؐ مین
خدا نے اوسکی اپنے پاس جا کی

تمارحب احمدؐ مین مواجب
اوسے حق نے مئی رحمت عطا کی

محمدؐ ابتداے دو جہان ہے
خدا نے اوس سے عالم کی بنا کی

محمدؐ بادشاہ تخت لولاک
اوسی سے ہے بنا ارض و سما کی

میسر کب ہے شاہونکو محمدؐ
بزرگی ہے جو کچھہ تیرے گدا کی

ہوئی سخی کو حاصل تر زبانی
ثنا کی جب رسول کبریا کی

صلی اللہ علیہ وسلم

مجھے خواہش ہے کب کسکی ثنا کی
صفت کرنی ہے مجھکو مصطفےؐ کی

ق

وضو سے جسنے نعت مصطفےؐ کی
تو حق نے اوسکو کیا نعمت عطا کی

زبان کو فیض اور شہرت سخن کو
صفائی دل کو اور ایمان کو بہا کی

تیرے سایہ مین شاہی ہے محمدؐ
کسے خواہش ہے اب ظل ہما کی

نہ ڈوبے وہ کسی بحر گنہ مین
ہے کشتی پار تیرے آشنا کی

کی جسنے نعت والاے محمدؐ
خدا کے عرش پر جا اپنی جا کی

وسیلہ کرکے مین نے مصطفےؐ کو
بحسن دل خدا سے یہ دعا کی

الٰہی آب رحمت سے نبیؐ کے
بجھا دے یہ جو گرمی ہے وبا کی

طفیل مصطفےؐ یا رب عزت
ہو ہم سے دور سختی ہر بلا کی

کرم سے اپنے رد کر اس بلا کو
تو برکت سے جناب فاطمہ کی

الٰہی دور کر دے اس ہوا کو
مدد سے چار یار با صفا کی

میرے دل کو ہمیشہ رکھہ تو معمور
محبت سے نبی صل علی کی

ہے سخی مدح خوان تیرے نبیؐ کا
قبول اوسکو جو اوسنے التجا کی

صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ کی گر آشنائی نہ ہوتی
تو دوزخ سے جانو رہائی نہ ہوتی

محمدؐ کی پہلے دوہائی نہ ہوتی
تو جانو یہ ساری خدائی نہ ہوتی

زمین پر جو نور محمدؐ نہ ہوتا
کسی کی یہان جبہہ سائی نہ ہوتی

تو لد نہ مکے مین ہوتے محمدؐ تو اسطرف قبلہ نمائی نہ ہوتی
معاون اگر تم نہ ہوتے محمدؐ دو عالم کی حاجت روائی نہ ہوتی
تجلی دو عالم کی ہوتی نہ ہرگز تمہاری جو رونق فزائی نہ ہوتی
نبی دوسرے پیشوائی نہ کرتے محمدؐ کی گر پیشوائی نہ ہوتی
نہ ہوتا اگر ابتداے محمدؐ تو کونین کی ابتدائی نہ ہوتی
شفابخش امراض احمدؐ نہ ہوتا تو ہر درد کی پھر دوائی نہ ہوتی
محمدؐ کا گر عکس پڑتا نہ ہرگز مہ و مہر مین روشنائی نہ ہوتی
جو عیسیٰ کو فیض محمدؐ نہ ہوتا تو اوسکی فلک پر رسائی نہ ہوتی
محمدؐ کا نقد تجلی نہ ہوتا تو ہر جاے خور کی گدائی نہ ہوتی
محمدؐ جو مشکل مین حامی نہ ہوتے کسی کی بہی مشکلکشائی نہ ہوتی
پہنچتی نہ گر خاک پاے محمدؐ تو آئینہ کو یہ صفائی نہ ہوتی
ضلالت سے ہم راہ دین پر نہ آتے اگر آپ کی رہنمائی نہ ہوتی
خدا کی قسم کیا ہی بہتر یہ سنی جو ہم سے نبی کی جدائی نہ ہوتی

صلی اللہ علیہ وسلم

یا رسول اللہ حمایت کیجئے ہم غریبون پر عنایت کیجئے
تم شفیع المذنبین ہو یا نبیؐ ہم معاصی ہین شفاعت کیجئے
جو ہین معصوم ازل وہ پاک ہین مستحق ہین ہم کرامت کیجئے
یہ دعا فضل و کرم سے یا نبیؐ آپ مقرون اجابت کیجئے
جز تمہارے کون ہے میرا رفیق روز محشر مین رفاقت کیجئے
نور بخشش سے منور دل میرا آپ اے شمع سفارت کیجئے
گمرہان دین کو تم یا رسولؐ جادۂ حق کی ہدایت کیجئے
آپ تو ہو رحمۃ للعالمین عاصیون پر مت ملامت کیجئے
فضل سے چشم دل سنی کو آپ بخشش کحل بصارت کیجئے
اے شہ کونین کرم کیجئے عاصیون پر فیض اتم کیجئے

خوب عرب مین رہے آرام سے — اب تو ذرا رخ بعجم کیجیے
ظلم غلامو نپہ ہے اب بیشتر — مستئصل بیخ ستم کیجیے
حاسد بے دین نے اوٹھایا ہے سر — دین کا استادہ علم کیجیے
فتنۂ و آشوب بپا ہو گیا — دیر ہے کیا تیغ علم کیجیے
درپئے دین ہو گئے ہین ملحدین — مثل قلم انکو قلم کیجیے
اے دم آدم یہ کہین دم نہ لین — زیر دم تیغ دو دم کیجیے
جبکہ ہے آشوب مجسم وجود — جسم کیتین صاف عدم کیجیے
رو بفساد اہل فساد ہو گئے — مفسدون کو زیر قدم کیجیے
رو بشرارت ہین غرض اہل شر — جلد شر اشرار کا کم کیجیے
چار ون صحابونکو لے ہمراہ جلد — اب مدد **سنی** بجسم کیجیے

مژدہ ایدل کہ یہان ذکر نبیؐ ہے — شب میلاد رسولؐ عربی ہے
آمد سرور کونین سے امشب — مصدر رحمت حق بو العجبی ہے
شرف آدم و سردار عزیزان — یہ نبی وہ ہے سر جملہ نبیؐ ہے
خاندان کا شرف اور عالی مناصب — مدنی ہاشمی و مطلبی ہے
زمزمی یثربی و ماہ نبی ہاشم ہے — مکی و ابطحی کیا خوش لقبی ہے
زلف والا کو کہون مشک ختا سے — صاف تاتار نفس بے ادبی ہے
امی ایسا کہ ہوا ناسخ دینہا — فیض ہر طبع زکی اور غبی ہے
وقت سکرات نہو خشک زبانی — نعت والا سے ہمین تازہ لبی ہے
خاندان کا شرف ہر ایک پیمبرؐ — اشرف الخلق تو والا نسبی ہے
سخن **سنی** مین ہے وصف محمدؐ — اسلئے شہرت شیرین رطبی ہے

اے مومنو ہمارا نبیؐ وہ چراغ ہے — سیماے مہ پہ جسکی غلامی کا داغ ہے
پروا نہین ہے گلشن فردوس کی مجھے — یاد نبیؐ کے پہولون سے دل میرا باغ ہے
تکلیف تو اوٹھالے جہان مین براے دین — صدقے سے مصطفے کے تجہے پہر فراغ ہے

عارف کا دل ہو مست کہ یہ آنکھین آپ کی
ہر اک شراب نور خدا کا ایاغ ہے
عقبیٰ کا بار چھوڑ کے اپنے پہ رات دن
دنیا کا بار اوٹھایا ہے جو وہ الاغ ہے
ہرگز نہین تلاش زر و سیم کی مجھے
دیدار مصطفےٰ کا مگر اب سراغ ہے
میرا شفیع ایسا ہے دنیا کا کیا ہے غم
دنکو عذاب حشر سے ہی الفراغ ہے
اے سنّی کچھ طلب نہین عطر و گلاب کی
ذکر نبی ؐ سے میرا معطر دماغ ہے

کیا پیدا محمد کو خدا کی شان کے صدقے
عنایت کے کرم کے فضل کے احسانکے صدقے
عمل بد ہمسے چھڑوایا ہے رستہ دین کا بتلایا
طریق نیک پر لایا نبی کی جان کے صدقے
بیان کس سے ہو تیری شان کیا تونے بصد احسان
کشادہ دین کا میدان تیرے میدان کے صدقے
خبر دی ہمکو قرآن سے بچایا دام شیطان سے
کیا خوش ظل داماں سے تیرے دامان کے صدقے
رکھا خوش ہمکو دوران مین نڈالا ہمکو طوفان مین
کیا تو ہمکو آمان مین تیرے آمان کے صدقے
خدا کا حکم قرآن ہے تیرا ہی حکم باشان ہے
یہ فرمان کیسا فرمان ہے تیرے فرمان کے صدقے
تیرے لب لعل خشان ہین تو عارض مہر تابان ہین
در نایاب دندان ہین تیرے دندان کے صدقے
بچایا از رہ بطلان دکھایا جادۂ ایمان
یہی ہے دین کا سامان تیرے سامان کے صدقے
تیری رحمت کا دسترخوان ہے پر از نعمت ایمان
کشادہ فضل کا ہے خوان یہ تیرے خوانکے صدقے
تیری اولاد ذیشان ہے گویا رشک گلستان ہے
شگفتہ تیرا بستان ہے تیرے بستانکے صدقے
ہوئے کیا الشہ ذیشان بدل ہوتے ہین ہر اک آن
ہمیشہ حور و غلمان تیرے ایوان کے صدقے
ابوبکر ؓ و عمر ؓ عثمان ؓ علی ؓ جو ہین شہ مردان
تو سنّی اونپہ ہو قربان اور اونکی شانکے صدقے
سدا سنّی کو خوشدان رکھ جہانمین اسکو فرحان رکھ
نگاہ فضل و احسان رکھ تیرے احسانکے صدقے

نبی امی محمد ہی شفیعین

یا نبی کیسی عنایت آپ کی
عام ہے ہمپر شفاعت آپکی
متقی تکیہ عبادت پر کرین
چاہتے ہین ہم حمایت آپکی
کون کس کا ہے رفیق و آشنا
چاہیئے ہمکو رفاقت آپ کی
چھوڑ گمراہی کو آئے راہ پر
جب ہوئی ہمکو ہدایت آپکی
موجب حکم الٰہی یا رسول ؐ
فرض ہے سب پر اطاعت آپکی

تیغ ایمان سے گریزان کفر ہے
یا نبی ہے یہ شجاعت آپ کی

نقد ایمان و شفاعت عام ہے
کیا رقم ہو وے سخاوت آپ کی

کیون نہ ہو تم پیشوائے دو جہان
مرسلون مین ہے امامت آپ کی

آپکے قدمون سے اشرف عرش ہے
کیا شرافت کیا شرافت آپ کی

راحم امت کریم خاص و عام
کیون نہ ہو ہم پر کرامت آپ کی

رحم ہے اے رحمۃ اللعالمین
آل ہے جبتک سلامت آپ کی

حشر مین اوسکی شفاعت کیجیے
یا نبیؐ یہ ہے جماعت آپ کی

فضل کچھ ایسا ہو سنی کو نصیب
یا رسولؐ اللہ زیارت آپ کی

صلی اللہ علیہ وسلم

یا محمدؐ مصطفےٰ ہے یہ جماعت آپکی
یا رسولؐ کبریا ہے یہ جماعت آپ کی

واسطے اللہ کے آپ اسکو دیجئے اتفاق
یا نبی خیرا لورا ہے یہ جماعت آپ کی

ہو کرم ایسا کہ اس مین تا نہ پڑجاوے فساد
حامیٔ روز جزا ہے یہ جماعت آپ کی

مدح خوانی اوسکی ہوجاوے قبول خاص و عام
اے امام الانبیا ہے یہ جماعت آپ کی

اسکے دلمین روز و شب نور ہدایت ہو مدام
اے مہ اوج ہدا ہے یہ جماعت آپ کی

دولت دنیا و دین اسکو عطا فرمائیے
اے درکان عطا ہے یہ جماعت آپ کی

دو جہان مین آپ اسکا رتبہ عالی کیجئے
اے شہ ہر دو سرا ہے یہ جماعت آپ کی

واسطے اللہ کے ہو یا رسول اللہ قبول
اسکی ہر ایک التجا ہے یہ جماعت آپ کی

یا نبی یا مصطفےٰؐ اسکا خدا کے واسطے
برلے آؤ مدعا ہے یہ جماعت آپ کی

کیا یہان کیا حشر مین ای دافع رنج و بلا
دفع ہو اسکی بلا ہے یہ جماعت آپ کی

ذکر صلواۃ و تحیت سے رہے یہ تر زبان
یا نبی صل علیٰ ہے یہ جماعت آپ کی

از طفیل آل و اصحابؓ مکرم یا نبیؐ
ہو قبول اسکی دعا ہے یہ جماعت آپ کی

یا محمد مصطفےٰ ایسا کرم فرمائیے
اوسکی بر آوے رجا ہے یہ جماعت آپکی

فضل کچھ ایسا ہو اسپر یا محمدؐ مصطفےٰؐ
اوسکی حاجت ہو روا ہے یہ جماعت آپکی

حسن ہو سب پڑھنے مین اور آواز مین کچھ درد ہو
تا کہ اسکی ہو ثنا ہے یہ جماعت آپ کی

اپنی الفت دل مین اسکے تا ابد قایم رکھو
یا حبیب کبریا ہے یہ جماعت آپ کی تو

عرض یہ کرتا ہے سنی یا محمد مصطفیٰ
ہو معاف اسکی خطا ہے یہ جماعت آپکی

ہمیشہ اے مسلمانو کرو تم ذکر رحمانی
بقا ہے ذات اوس رب کی سوا اسکے ہی سب فانی
قضا جب تیرے آویگی تجھے بیشک لیجاویگی
نہ کچھہ تجھسے بن آویگی اگر ہے تجھکو سلطانی
چھپاوے ہر طرح تو گر گناہان راتدن کر کر
خدا کے روبرو ظاہر ہین تیرے فعل پنہانی
غنیمت عمر کو سمجھو نہین معلوم پھر کیا ہو
جو نیکی ہے ابھی کر لو نہین تو ہے پشیمانی
عبادت کبریا کی یارو نہ کام آویگی آخر
ریاکاری سے مت پھیرو یہ تسبیح سلیمانی
سکندر ہے نہ دارا ہے فقط انکا پکارا ہے
فقط نام آشکارا ہے کہان ہے ملک خاقانی
اگر انسانیت چاہو ذرا نیکی سے مت گذرو
عبادت راتدن کر لو یہی ہے شرط انسانی
خدا نے دی ہے گر دولت ہے تجھکو سب طرح فرحت
تو غرباؤنکو بالفت کھلا کچھہ کرکے مہمانی
زکوٰۃ مال دے للہ بجا لا حج بیت اللہ
دیا کر فی سبیل اللہ تو کرکے ہدیہ قربانی
نہ کچھہ نیکی کماوے گا جب اندر قبر جاوے گا
عذاب سخت پاوے گا ہے آخر سخت حیرانی
غرور ہی ہے تیرے سر مین کرے ہے فخر کیون گھر مین
تجھے پھر روز محشر مین نہایت ہے پریشانی
نماز پنجگانہ کو قضا مت کر کسی دم تو
کیا کر جستجوئے دین یہ ہے راہ مسلمانی
تو اے سنی ہوا جب سے گناہون مین ہے نوبت سے
دعا یہ مانگ لے رب سے بسجدہ رکھکے پیشانی
الٰہی اعطنی فی کل یوم دائما ابدا
بفضل و لطفہ ہذا دلیل خیر ایمانی
گناہون سے بچا مجھکو بعزت تو جلا مجھکو
ہدایت پر تو لا مجھکو کرا یمان کی نگہبانی
مجھے توفیق دے یارب گناہان عفو کر سب
چھوڑا دے حرص دنیا اب نہ ہو خطرات نفسانی
بچا لے ہرزہ گوئی سے مجھے رکھہ آبروئی سے
کرون تا نیکخوئی سے محمد کی ثناخوانی
میرے ایخالق سبحان دعا میری یہ ہے ہر آن
بوقت مرگ میری جان نکلجاوے بآسانی
سوال گور آسان ہو مجھے خوش رکھہ تو محشر کو
جگہہ میری نہ دوزخ ہو بحق شاہ جیلانی
گذر جب پل پہ ہو میرا ہوا کیطرح تو پہنچا
عطا کر جنت الماوی دے رتبہ مجکو شاہانی

کرے ہے یہ دعا سنی نبی پر ہو فدا سنی
یہ دنیا مین سدا سنی رہے بالطف ربانی

در شان جناب غوث رض

جناب غوث کا کیا مرتبہ ہے   کہ سرتاج تمامی اولیا ہے
محمدؐ مصطفے نور خدا ہے   محی الدین نور مصطفے ہے
محمدؐ گر امام انبیا ہے   محی الدین امام اولیا ہے
محمدؐ پیشوا ہے مرسلون کا   تو یہ بہی اولیون کا پیشوا ہے
جگر پیوند شبّر راحت جان   مقرر نور چشم مرتضے ہے
بہار روضہ شبیر بر حق   گل باغ جناب فاطمہ ہے
کرین کیونکر نہ اوسکی اقتدا ہم   محی الدین اپنا مقتدا ہے
در نایاب دریائے سیادت   یقیناً رونق ہر دوسرا ہے
بصارت بخش چشم ہر دو عالم   ضیائے دیدۂ خیر الورا ہے
گئی دنیا کی خواہش دل سے یکسر   جناب غوث سے اب دل لگا ہے
حقیقت مین وہ عاشق ہے نبی کا   محی الدین پہ جو مبتلا ہے
نہ بہولون ذکر غوث پاک دل سے   زبان ہے میری اور اسکی ثنا ہے
کرو مقبول از بہر خدا تم   میری یا غوث تم سے یہ دعا ہے
کرو داخل غلامی مین مجہے تم   یہی مقصد یہی مطلب میرا ہے
خبر لینا میری یا غوث اسدم   نہایت حال میرا بد ہوا ہے
طفیل مصطفے یا غوث اعظم   تم اب برلاو جو میری رجا ہے
تمہارا دمبدم سنی کو ہے دم   ہر اکدم دم تمہارا بہر رہا ہے

مثنوی

تولد ہوے جب نبی مصطفے   تو ہاتف نے اوسوقت دی یہ ندا
صلی اللہ علیہ وسلم
مبارک تجہے ہووے اے جبرئیل   تولد ہوا آج حق کا خلیل
مبارک تمہین اے ملایک تمام   تولد ہوا شاہ ذو الاحترام
مبارک تجہے ہووے عرش برین   تولد ہوا شاہ دنیا و دین

مبارک تمہین ہووے لوح و قلم
تولد ہوا فاضل خوش رقم
مبارک تمہین اے زمین آسمان
تولد ہوا مالک دو جہان
مبارک تجھے ہووے اے آفتاب
تولد ہوا شاہ روشن قباب
مبارک تجھے ہووے ماہ مبین
تولد ہوا آج روشن جبین
مبارک تجھے ہووے سن اے زمین
تولد ہوا تجھ پہ سالار دین
مبارک تمہین ہووے پیغمبران
تولد ہوا خاتم مرسلان
مبارک تمہین ہووے اے مومنین
تولد ہوا دافع مشرکین
مبارک ہو تمکو کہ اب کیا ہے غم
تولد ہوا لو شفیع الامم
تولد ہوے جب نبی سعد بخت
نحوست جہان سے گئی ایک لخت
تولد ہوے جب شہ انبیا
تو اسلام کو زیب تازہ ہوا
تولد ہوے شاہ لولاک جب
تو خوش ہو گئے اہل افلاک سب
تولد ہوے جب شہ کائنات
تو اوسدم ہوئی زینت موجودات
تولد ہوے جبکہ حضرت نبیؐ
تو فرمایا یا اُمتی اُمتی
تولد ہوے جب شہ انس و جان
تو اوسوقت امت نے پائی امان
تولد ہوے رحمۃ العالمین
ہوئی تب تسلی کل مومنین
تولد ہوے جب امام رسلؐ
پڑا قصر کسری مین اُسدم خلل
تولد ہوے پیدا جب رسولؐ
تو عالم نے کی نیک بختی حصول

رباعیات

حق و باطل نہ سمجھ حق کے سوا کہتے ہین
مشرکین چھوڑ کے حق بت کو خدا کہتے ہین
یہ اگر حق ہے تو انصاف سے کہہ اے سنی
ہے جو معبود حقیقی اوسے کیا کہتے ہین

ولہ

جسم جب حضرت آدم کا بنا کہتے ہین
اونکو ملکوت نے سب سجدہ کیا کہتے ہین
کیا سبب ایسی بزرگی کا ہوا اے سنی
اونمین تھا نور نبیؐ جلوہ نما کہتے ہین

وله

یہ ظہور بشر آدم سے ہوا ہے کہتے ہین
اس سبب ابوالانسان بنا ہے کہتے ہین
سید خیل رسلؐ ہین جو محمدؐ سنی
مظہر ستر حقیقت اوسے کیا ہے کہتے ہین

وله

مومنین سید کونین کو کیا ہے کہتے ہین
مظہر ستر ائمہ نور خدا ہے کہتے ہین
نام جب آتا ہے حضرت کا تو سب ای سنی
بادب سر کو جہکا صل علی ہے کہتے ہین

وله

اوس شہنشاہ کا ہم کلمہ پڑہا کرتے ہین
انس و جن تا بملک جسکی ثنا کرتے ہین
شوق دیدار مین جو گرتے ہین اشک ای سنی
دانہ پانی ہی کہا پیکے جیا کرتے ہین

وله

نقش نگین مہر سلیمان رسولؐ ہین
تعویذ حفظ کار ایمان رسولؐ ہین
کونین جسکو کہتے ہین ای سنی جسم و جان
اس جسم دو جہان مین جو ہین جان رسول ہین

وله

کیا وصف کر سکین گے غلامان مصطفیٰؐ
ہے کونسی ثنا جو ہو شایان مصطفیٰؐ
اے سنی اس مقام پہ کہدے تو صاف صاف
بعد از خدا جو پوچہو تو ہے شان مصطفیٰؐ

وله

اس باغ دل مین اپنے اطاعت کی بو نہین
دیدہ ہے پشت پا پہ کہ کچہہ نیک خو نہین
سنی کو اپنی شکل دکھا دیجیے یا رسولؐ
کیا موںہہ دکھائے آپکو کچہہ اوسکو رو نہین

وله

مجموعۂ اجزائے دو عالم ہین محمدؐ
سر دفتر کونین مصمم ہین محمدؐ
حق ذات صفت اسکی ہین یہ بول تو سنی
حق تک بخدا ذات سے محکم ہین محمدؐ

رباعی

ظاہر مین جو دیکہو نبی آدم ہین محمدؐ
حق پوچہو تو آدم سے مقدم ہین محمدؐ

آدم سے ہی روشن ہوئین اظہار یہ سخی
جس دم سے کہ آدم ہوئے وہ دم ہین محمدؐ

مربع در شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھو مصطفےٰ پہ درود تم بجمیع صدق مقالہ
چڑھا بام عرش وجود سے برضائے جل جلالہ
ہے شفیع روز جزا وہی بکمال فضل نوالہ
یہ کمال کیسا کمال ہے بلغ العلی بکمالہ

بند ۲

وہ نبی کو میر اسلام ہے جو پیمبرون کا امام ہے
وہ جناب ماہ تمام ہے مہ چرخ جسکا غلام ہے
وہ شفیع روز قیام ہے ہمین اب وہی سے ہی کام ہے
کہان تار عصیان کا نام ہے کشف الدجی بجمالہ

بند ۳

کہون کیا مین لطف محمدیؐ بکمال دانش وبخردی
وہ جناب اکرمی امجدی گئی جسّے خلق کی سب بدی
کیا ہمکو امر بسرمدی وہ نبی محمدؐ ارشدی
یہ ہے ایک خصلت احمدیؐ حسنت جمیع خصالہ

بند ۴

ذرا چشم غور سے کر نظر ہمین روز حشر کا کیا خطر
پڑھو تم درود ہر ایک سحر وہ نبی کی آل خطیر پر
نبی اپنا ایسا ہے راہبر ہے سبھی مرسلون مین ہے معتبر
کہ ہے آل اوسکی بزرگتر صلوا علیہ و آلہ

بند ۵

وہ نبی کے ہونیسے کیا ہوا یہ ظہور ارض وسما ہوا
یہ نبی کا رتبہ علی ہوا کہ مکین عرش جنا ہوا
وہ غفور ذنب وخطا ہوا وہ شفیع وراہ نما ہوا
جو ہوا سو اس سے بجا ہوا بکمال جاہ جلالہ

بند ۶

ہمین مکر شیطان سے کیا ضرر کہ نبی ہمارا ہے راہبر
ہے نجات سبکی اوسیکے سر وہ نبی کی سارو پہ ہی نظر
کسی بات کا نہین ہمکو ڈر نبی اپنا ایسا ہی پشت پہ
نہ ہے لطف احمدی خاص پر علی کل عم نوالہ

بند ۷

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اولین خلیفۂ مصطفےٰ ابو بکرؓ صادق باوفا
ہے چہارمی علی مرتضیٰؓ وہ سخی کریم رہ خدا
دومی عمرؓ ہے شہ ولا اور عثمانؓ سیومی باحیا
کئی بار گہر کو لٹا دیا مع کل مال منالہ

بند ۴

وہ نبیؐ کی کر ثنا سنیا وہ ہی حامی ہے تیرا سنیا   وہ نبی کا مرتبہ سنیا ہے قبول کبریا سنیا
گو نبی نہین خدا سنیا ہے خدا سے کب جدا سنیا   جو کہا سو ہے بجا سنیا ثواب حال و مآلہ

مربع

ہین پانچ میرے واسطے رد بلا کو دائمہ   اس شعر کا ہے ورد بس میری زبان پر قائمہ
لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ   المصطفیٰؐ والمرتضیٰؓ وابناہما والفاطمہؓ
یہ پنجتن کے نام ہین انکی فضیلت کیا لکھون   بہتر یہی ہے دمبدم ورد اسکا مین ہر دم کرون
لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ   المصطفےٰ والمرتضیٰؓ وابناہما والفاطمہؓ
طوبیٰ کے ہر اک برگ پر انکی فضیلت ہے رقم   لازم ہوا اے مومنو ذکر انکا جپہ کو دمبدم
لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ   المصطفےٰ والمرتضےٰؓ وابناہما والفاطمہؓ
اے مومنو مین کیا لکھون اسما ہین یہ عالی مقام   جاوے بلا انکے سبب پڑھتے رہو ہر صبح و شام
لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ   المصطفےٰ والمرتضےٰؓ وابناہما والفاطمہؓ
جن سے شفاعت ہووےگی اونسے یہ جائے کیا عجب   باعث یہی ہے دمبدم پڑھتا ہون مین ہر روز و شب
لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ   المصطفےٰ والمرتضےٰؓ وابناہما والفاطمہؓ
یارب طفیل پنجتن ہو دور یہ درد و با +   مین پاک نیت سے بدل یہ پڑھ رہا ہون بار ہا +
لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ   المصطفےٰ والمرتضےٰؓ وابناہما والفاطمہ
گرمی وبا کی دور کر عالم سے رب العالمین   از بہر دفع این بلا میخوانم از دل بالیقین
لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ   المصطفےٰ والمرتضیٰؓ وابناہما والفاطمہؓ
یہ پانچ تیرے خاص ہین انکے سبب دے تو پناہ   پڑھتا ہون ہر اک روز و شب اس بیت کو مین یا الٰہ
لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ   المصطفےٰ والمرتضےٰؓ وابناہما والفاطمہؓ
یہ چار اہل بیت ہین پنجم محمدؐ مصطفےٰ   جاوے بلا انکے سبب کہتا ہون مین یارب سدا
لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ   المصطفےٰ والمرتضےٰؓ وابناہما والفاطمہؓ
ان پنجتن کے فضل سے جاوے بلائے ناگہان   کیسی بزرگی انکی ہے پڑھتے رہو ہے حرز جان

لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ   المصطفے والمرتضےؓ وابناہما والفاطمہؓ
جادے وبا انکے سبب کہتا ہون مین رب کی قسم   اے سنی تو پڑہتا ہی رہ صبح ومسا ہر ایکدم
تمام   لی خمسة اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ   المصطفے والمرتضےؓ وابناہما والفاطمہؓ   شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معجزۂ آنحضرت در احوال فرزندان حضرت جابر رضی اللہ عنہ

ہست سر لوح کلام عظیم   بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہے وہ خداوند جہان بے نیاز   اپنے ہے بندونکا وہی کارساز
زندہ کرے مردہ بیجان کو   رحم ہے لایق اوسی رحمان کو
اوسکی مین قدرت کا کرون کیا بیان   کن کے اشارے سے ہوے دو جہان
رنج ومصیبت مین وہی یار ہے   بندون کا سب اپنے مددگار ہے
ساری خدائی کا وہ معبود ہے   دیکھئے ہر رنگ مین موجود ہے
حمد وہ خالق کی کرون کیا بیان   منہہ مین نہین میرے کچھہ ایسی زبان
حمد خداوند دو عالم کے بعد   نعت نبی سید عالم ہے سعد
حمد خدا نعت رسول کریم   ہست کلید در باغ نعیم
نعت محمدؐ کی کرون جب رقم   شاخ قلم سبز ہے یک قلم
ہے وہ نبیؐ سرور کل انبیا   ہے وہ نبیؐ باعث ہر دو سرا
جسکے سبب سے ہے قلم کا وجود   نعت لکھے اوسکی بہلا کیا وجود

قصیدہ

چون ز عدم شاہ امم آمدہ   آمدہ با فضل وکرم آمدہ
سید کونین امام رسل   کعبہ دین نور قدم آمدہ
کرد سر کعبہ چو برپا علم   جمع رسل زیر علم آمدہ
علت غائی دو عالم از وست   مظہر اسرار اتم آمدہ

باعث آن حامی روز جزا بخشش ہر سنی بہم آمدہ
سنی ادنی کہ بدرگاہ او بندۂ بے دام و درم آمدہ

دہوکے زبان اپنی بعطر و گلاب کیا مین کرون وصف رسالتماب
کیونکہ یہ نعت شہ ابرار ہے کب یہ زبان اوسکے سزاوار ہے
جسنے کئی معجزے بتلا دئے کافرون کو صاف مسلمان کئے
مین باوب ہاتہہ مین لے کر قلم معجزہ کرتا ہون نبی کا رقم
سنئے ذرا معجزہ خوش بیان لکھتا ہے یون راوی شیرین زبان
ایک صحابی سے روایت ہے یہ جابر و شاکر کی حکایت ہے یہ
گوش ادب رکھکے ذرا دوستو مجھسے یہ پر درد حکایت سنو
درد و مصیبت کی روایت ہے یہ ہنسنے سے بچونکے حکایت ہے یہ
ایک صحابی تھے نبی کے عزیز صابر و شاکر بخدا باتمیز
جابر فرخندہ سیر اونکا نام عالی نسب صاحب عالی مقام
بی بی سے یہ کہنے لگے ایک روز بات میری سنتی ہو اے دلفروز
چاہتا ہون مین کہ ضیافت کرون یعنے رسول اللہ کی دعوت کرون
بی بی نے فرمایا کہ اے نیکذات اس سے بہلا کونسی بہتر ہے بات
سنتے ہی یہ جابرؓ عالی مقام جاکے کہا پیش رسول کرام
فضل و عنایات سے تم یا رسولؐ کیجئے عاصی کی ضیافت قبول
خانۂ عاجز پہ قدم لائیے چند صحابی کو بہی لے آئیے
آپ نے فرمایا ضرور آئینگے کہانا ضیافت کا تیری کہائینگے
ہوگئی دعوت جو اجابت قرین دلمین بہت شاد ہوئے شیخ دین
ہوکے دل و جان سے خورسند تر گہر کو گئے جابر فرخ سیر
بی بی سے کہنے لگے ہو ہو کے شاد خوب بر آئی میرے دلکی مراد
بی بی نے پوچھا کہ وہ کیا ہے کہو جسکے سبب ایسے جو خورسند ہو

بولے کہ کہتا ہون سن اے نیکذات مین نے محمدؐ سے کی دعوت کی بات
کی ہے نبی نے میری دعوت قبول اسلئے اب مجھکو خوشی ہے حصول
بی بی بھی یہ سنکے ہوئی شادمان گویا ملی سلطنت دو جہان
کہنے لگی کیسے تمنا کی بات آوین تو کیا بات ہے وہ نیکذات

قصیدہ

ہستی وجود از عدمم آرزوست جلوۂ نور قدمم آرزوست
آنکہ دمش دم دہ آدم شدہ دیدن آن پاک دمم آرزوست
خوش قدمی آنکہ قدم زد بہ لات بہر نثار آن قدمم آرزوست
آنکہ ملقب شدہ مہر عرب رونق ماہ عجمم آرزوست
رحمت آن شہ کہ بہر **سنی** شد خدمت آن ذی کرمم آرزوست

آئین جو حضرت تو بڑی بات ہے ہم پہ یہ اللہ کی عنایات ہے
جبکہ وہ تشریف یہان آئیگی جسم مین ہم مردونکے جان آئیگی
واہ ری قسمت کہ ہوئی کامیاب لاتے ہین تشریف رسالتماب
واہ ری قسمت یہ عجب تیرا زور آج سلیمان ہوئے مہمان مور
کیون نہ وہ گھر فخر کرے عرش پر ہووے جہان نور خدا جلوہ گر
پھر تو یہ شوہر سے کہا جائیے اہل قرابت کو بلا لائیے +
کہنا وہین جاکے خوشی کا پیام گھر مین میرے آتے ہین خیر الانام
اتنی ذری اور بھی محنت کرو جاکے تم اب خویشون کی دعوت کرو
اپنی یہ بی بی سے سنی جبکہ بات چلدیئے پھر جابر عالی صفات
اہل قرابت کو بعجز تمام جاکے کہی دعوت نان و طعام
سب نے کہا کیسی یہ تقریب ہے خوش ہے جو تو چہرہ بھی پر زیب ہے
اُن سے کہے جابر فرخندہ فال چمکے میرے طالع نصرت مآل
شاہ امم یعنے محمد رسولؐ کی ہے یہ عاصی کی ضیافت قبول

گہر مین میرے لاتے ہین تشریف رات میرے نصیب آچکی ہے شب برات
سب نے کہا واہ ری تقدیر آج آتے ہین جو صاحب توقیر آج
نور خدا جلوہ فزا ہو جہان کیون نہ بہلا ہو وہ مکان لامکان
عین مسرت سے کہا سب نے تب چلئے سر و چشم سے آتے ہین اب
آنے غرض اہل قرابت تمام پہر تو ضیافت کا لگا انتظام
گہر مین جو یک بکری تہی پالی ہوئی رسی سے جابرؓ نے اوسے باندہ لی
ذبح اوسے باندہکے کی پانون ہات بسم اللہ اللہ اکبر کے سات
ٹہنڈی ہوئی بکری تو بکری کا پوست چہیلکے اک جائے رکہا صاف گوشت
اہمین سے لے لیکے غرض بامراد کہانے پکانے لگے ہو ہو کے شاد
واسطے خاص اس شہ اسلام کے کہانے پکانے لگے اقسام کے
کہانے پکانے سے ہوئی جب فراغ پہول کے پہولتے تہے سب باغ باغ
ہو چکا اسباب ضیافت تیار آپکے آنیکا تہا اک انتظار
تہی یہ خوشی آپکے آنیکے سب عین مسرت مین ہوا یہ غضب
چہوٹے سے جابر کے دو فرزند تہے قرۃ عینین و جگر بند تہے
غنچہ دہن گلبدن و تازہ رو لالہ رخ و سرو قد و نیک خو
ننہا تہا اک دوسرا اوس سے بڑا تہا تو بڑا وہ بہی کچہہ ایسا تہا
دونون تہے آپسمین بڑے مہربان ایسے تہے گویا کہ دو تن ایک جان
دونون لگے کہیلنے فرحت کی ساتہ بولا بڑا بہائی یہ چہوٹیکے ساتہ
بکری جو تہی پالی ہوئی اپنے یہان صبح کو کی ذبح اوسے باباجان
چہوٹے نے پوچہا کہ بہلا یہ کہو ذبح کی بابا نے اوسی کاہیکو
بولا بڑا بہائی کہ دعوت ہے آج اپنے پیمبر کی ضیافت ہے آج
چہوٹے نے پہر پوچہا کہ اے بہائیجان کیسا کیا ذبح کرو کچہہ بیان
اس سے بڑا بہائی یہ کہنے لگا لیکے چہری ہاتہ سے کاٹا گلا

چہوٹا یہ کہنے لگا بہائی کے سات
میری سمجہہ مین نہین آتی ہے بات
بابا نے جو بکری کا کاٹا گلا +
اوس کا مفصل کہو کچھہ ماجرا
اوسنے کہا پہلے تو نیت پڑہی
بعد چہوری رکھکے ہم پہیر دی
پوچہا بڑے بہائی سے پہر چہوٹا بہائی
بات سمجہہ مین میری ابتک آئی
بہائی ذرا پہلے سے فرمائیے
خوب مجھے حال وہ سمجہائیے
بولا بڑا بہائی یہ چہوٹے سے جب
خوب سنو کہتا ہون مین حال سب
پہلے تو رسی سے اوسے باندہ لی
ہاتہہ مین پہر لیکے چہری ذبح کی
اوسنے کہا کسطرح باندہی اوسے
بہائی میرے صاف بتادو مجھے
بہائی نے تب ایسا کہا بہائی کو
لیکے رسن پہلے مجھے باندہ لو
لاکے چہری کاٹ دو میرا گلا
جب تو یہ معلوم تمہین ہوویگا
ایسا کہا اوسنے بڑے بہائی کو
مجھکو بہلا کسطرح معلوم ہو
ذبح تمہین کیسا کرون بہائیجان
کہنے مجھے ہوش ہے اتنا کہان
پہر بہی ذرا آپ خبردار ہو +
حال بہی آپہی کے ہوا روبرو
مین نے تو دیکہی بہی نہین ذبحیت
آپ تو دیکہے ہو معالی صفت
ہے تو یہ بہتر کہ مجھے باندہیے
خنجر بران سے گلا کاٹیے
اُس نے کہا ذبح مجہی کو کرو
دیکہنے کی ہوگی اگر آرزو
چہوٹا یہ بولا مجھے آتا نہین
حال یہ مین نے نہین دیکہا کہین
بول کے یہ جلد مکان کو گیا
ایک رسن اور چہوری لائی جا
دیکے کہا اپنے بڑے بہائی کو
جلد مجھے رسی سے تم باندہ لو
باندہے تھے اوس بکری کے جون پیشتر
ویسا ہی تم مجھکو بہی باندہو بہلا
باندہو گے رسی سے مجھے آپ جب
کیجیے بکری کی طرح ذبح تب
بہائی بہی راضی ہوا اس بات پر
مرنے کی جینے کی نہ تہی کچھہ خبر
کہیل مین تہا اونکو خوشی کا خیال
یہ نہین معلوم جو گذریگا حال +

بہائی بڑا چہوٹی کی اس بات پر
راضی ہوا کاٹنے بہائی کا سر

لے کے رسن ہاتھہ مین قصاب سا
بہائی کے بہائی نے کسے دست و پا

ذبح کیا لیکے چہری تیز تر +
تن سے جدا کر دیا چہوٹا سا سر

کٹ گیا خنجر سے جو چہوٹا کا گلو
سرخ ہوا کرتہ تہا سب لہو

دوستو مین کیا لکہون اس گل کا حال
لعل وہ جابر کا ہوا خون مین لال

ہوگیا وہ رشک سمن لالہ وار
دل ہوا مان باپ کا اک داغدار

اوس گل تازہ کو لگا جبکہ خار
مان کے جگر مین لگے نشتر ہزار

ننا سا وہ لاشہ تڑپنے لگا
بہائی نے یہ دیکہکے ہنسکر کہا

اب تو بہی سمجہا کہ نہین اے میان
بابا نے ایسا ہی کیا تہا وہان

اب بہی نہین سمجہا تو اوٹہہ آئیے
ذبح مجہے کرکے خوشی پائیے

بولکے یہ کہولدیئے دست و پا
ننے سے ہاتہون سے اوٹہانے لگا

بات نہین کرتے ہوے ہوش ہو
سمجہا ہے شاید کہ جو خاموش ہو

سمجہا نہ تہا حال کو یہ جب تلک
بہائی مجہے پوچہتا تہا اب تلک

دیکہا تو کیا دیر ہے چل گہر کو جائین
بابا کو بہی حال یہ جا کر سنائین

وہ تو تہا بیجان یہ تہا خوردسال
مردیکا زندیکا نہین تہا خیال

اوسکو یہ کہتا تہا چلو اب اوٹہو
مردہ کہین اوٹہتا ہے اے دوستو

دیر لگی اونکو یہ باعث ہی وہان
یاد کہین آگئے مادر کو وہان

لونڈی سے فرمایا کہ ہان جلد جا
لعل میرے ہونگے کہین ڈہونڈ لا

کہیلتے ہونگے میرے پیارے پسر
اونکو بلالا تو یہان جلد تر

گرم مین کر پانی سے نہلاؤنگی
خاصی قبا دلونکو پہناؤن گی

زلفین سنواروںگی لگا کر مین تیل
پہولون بسایا ہوا اچہا پہلیل

ننے عمامے اونہین بندہاؤنگی
چہوٹی سی نعلین بہی پہناؤنگی

چہوٹے سے جامو پہ چہڑک کر گلاب
بہیجونگی مین ہنسی سے شتاب

بولونگی حضرت سے یہ ہین خانہ زاد
آپ دعا دو کہ رہین بامراد
دونون جہانمین یہ رہین سرفراز
عمر میرے پیارونکی ہووے دراز
ڈہونڈہنے لونڈی جو چلی جابجا
گہر کے گئی پیچہے تو دیکہے ہے کیا
ایک کہڑا کہتا ہے بہائی اوٹہو
خاک یہ ہے دوسرا دو پارہ ہو
لونڈی نے پوچہا کہ میان کیا ہے حال
صاف اوسے کہدیا سارا یہ حال
بابا نے بکری کا جو کاٹا گلا ہے
مین نے کہا بہائی سے وہ ماجرا
اوسنے کہا مین نے یہ سمجہا نہین
صاف بتادیجے کہ دیکہا نہین +
مین نے کہا مجہکو ابہی باندہ لو
لیکے چہوری تیز گلا کاٹ لو
اوسنے کہا مجہہ کو یہ آتا نہین
مین نے کبہی حال یہ دیکہا نہین
باندہکے رسی سے میرے دست و پا
بہائی تمہین کاٹ دو اسدم گلا
جب تو مجہہ مین یہ میری آئیگا
صاف یقین دیکہکے ہو جائےگا
اس لئے رسی سے انہین باندہکر
لیکے چہوری کاٹ دیا مین نے سر
کرکے یہ سب مین نے تو بتلادیا
کہتا ہون تم کاٹ لو میرا گلا
مجہہ سے تو دیکہا یہ مجہے آپ اب
کچہہ نہین بتلاتے ہین کیا ہے سبب
مجہہ سے خفا ہوگئی ننہی سی جان
بات نہین کرتے ہو چہوٹے میان
بات تو کیا پاہی ہلاتے نہین
مجہسے تو دیکہا یہ بتاتے نہین
اسلئے مین انکو اوٹہاتا ہون اب
بابا کے نزدیک لیجاتا ہون اب
آئی ہے اب تو تو اوٹہا لیکے چل
باباکے نزدیک بلا لیکے چل
لونڈی نے اون بچے سے سنکر یہ حال
گہر کو گئی ہوکے بہت پر ملال
کہدیا بی بی سے وہ سب ماجرا
سنکے کہا بی بی نے کہتی ہے کیا
اوسنے کہا آپ چلو تو بتاؤن
ورنہ کہو تو مین وہ لاشے کو لاؤن
جب تو ہوئی بی بی نپٹ بیقرار
اوٹہکے چلی روتی ہوئی آہ مار
گہر کے عقب دیکہا تو ہے یک کہڑا
دوسرا ہو ذبح زمین پر پڑا

مادر غم خوار جب چالاک ہو
پوچہا جو لڑکے سے غضبناک ہو
اوسنے یہ جانا کہ پکڑ کرے مجھے
مارے گی رسی سے جکڑ کر ہے مجھے
بہاگا وہان سے تو گیا بام پر
مان بہی وہین ساتہہ گئی دوڑ کر
وہان سے جو گہبرایا تو نیچے گرا
گرتے ہی سر چہوٹا سا ٹکڑے ہوا
بام سے گرتے ہی ہوا پاش پاش
ہاتہہ بہی ثابت نہین آئی وہ لاش
جبکہ گرا بام سے نیچے وہ ماہ
آنکہون مین مادر کے ہوا سب سیاہ
بی بیان جو جمع تہین گہبرا گئین
آنکہین ہر اک بی بی کی پتہرا گئین
راوی دیگر سے روایت ہے یہ
اور ہی مضمون کی حکایت ہے یہ
نانون کا جو گہر مین لگا تہا تنور
اسمین گیا بہاگ کے جابر کا نور
نان کا وہ چولہا تہا پر گرم و تاب
نان کے ساتہہ ہو گیا وہ بہی کباب
روز ضیافت کے برنج و غذاب
ایک کے پیچہے ہوے دیگر کباب
حال یہ سن جابر پر درد جب
لاشونکے پاس آگیا ہو سرد جب
دیکہہ کے منہہ دونون جگربند کا
تہام کے دل ہم کے چپ رہگیا
دونونکو حجرے مین چہپا کر کہا
بی بی سے پہر انہی یہ کہنے لگا
صبر کرو مت کرو خاطر حزین
کیونکہ ہے اللہ مع الصابرین
سید عالم کے قدم کے سبب
دیگا جزا صبر کی کچہہ اور رب
آوینگے جسوقت رسالت پناہ
ہم پہ بڑا ہووے گا فضل آلہ
صبر کرو دل کو رکہو برقرار
ضبط کرو آہ دل داغدار
ذات رسول دو جہان آئیگی
جسم مین بچاونکے جان آئیگی
آوینگے جسوقت محمد رسولؐ
دیکہینگے ہم دونونکو ہین دل ملول
ہمکو جو آزردہ بہت پائینگے
آپ بہی آزردہ ہو پہر جائینگے
وہ نہ پہرے جانو کہ قسمت پہری
گویا کہ اللہ کی رحمت پہری
جب وہ پہرے زندگی برباد ہے
جان یہ ناشاد کی ناشاد ہے

مین نے تصدق کئے دونون پسر
بلکہ تصدق میرے مادر پدر
بی بی نے سن سن کے کہا سچ ہے بات
اونکے ہے آنیسے ہماری نجات
صبر کیا سونپ کے اللہ پر
آپکے آنے کے رہے منتظر
شکر کیا گہر کو سنوارا بہت
سب سے نبی آگیا پیارا بہت
چارون طرف شمعین لگا کر کہا
میری تو آنکہون مین اندہیرا پڑا
ابتو بہڑکتا ہے میرے دلکا داغ
کیونکہ نہین بزم مین میرے چراغ
غم سے وہ پر درد بہت بن گئی
چاندنی کو دیکہکے چہت بن گئی
بولی کرون کیا کہ نہین دلکو تاب
دونون میرے ڈوبگئے ماہتاب
آئینے کو دیکہکے حیرت مین آ
بولی وہ تصویرین نہین اسجگہہ
دیکہکے محفل کو ہوئی سینہ چاک
فرش کو دیکہا تو ہوئی فرش خاک
لوگون نے سمجہاکے کہا کیا یہ بات
صبر کرو دیویگا اللہ نجات
ٹہر کہ مٹجاتا ہے اب دل کا داغ
بزم مین آتا ہے خدا کا چراغ
چاندنی کی کیسی جہلکتی ہے تاب
آتا ہے اللہ کا اب ماہتاب
آئینے مین گو کہ کدورت نہین
رکہے وہ تصویر یہ صورت نہین
اپنی یہ تقدیر کی تحریر دیکہہ
رب کے مرقع کی وہ تصویر دیکہہ
پایا شرف جس سے کہ اللہ کا عرش
اُس سے مزین بنے اب تیرا فرش
لوگون کے کہنے سے کیا فرش جب
رہنے لگی بزم مین اسباب تب
ہوچکا سب بزم کا جب انتظام
آئے رسول اللہ علیہ السلام
آپکو اوس فرش پہ بٹہلا دیا
ہاتہہ دُہلا روبرو کہانا رکہا
رکہہ چکے لا لاکے وہان جب طعام
چاہا کہ اب کہاوین رسول کرام
ایسا ہوا حکم خدا اے جلیل
جا تو محمدؐ کے یہان جبرئیل
میرا حبیب آج ضیافت مین ہے
جابر مشکور کی دعوت مین ہے
جاتے ہی کہنا اوسے بعد از سلام
میرے نبیؐ تنہا نہ کہانا طعام

جابر پر جبر سکے بچون نکے سات	کہانا تناول کرو اے نیکذات
سنتے ہی جبریلؑ یہ حکم خدا	پاس محمدؐ کے وہین آگیا
ہو با ادب پیش نبی صؐ مصطفے	سر کو جہکا عجز سے کہنے لگا +

قصیدہ

اے شہ دین نور خدا السلام	رونق بزم دو سرا السلام
یحیی العظامی بہ لبت شد کلام	اے شہ پر فیض و سخا السلام
راہ گرفتند ز تو گمرہان	شمع شبستان ہدا السلام
شد ز تو پر نور شب دو جہان	ہستی تو ئی بدر دجی السلام
شاد بکن **سنی** غمگین را	سید با فضل و عطا السلام

حق نے کہا آپکو بعد از سلام	اب نہ تناول کرو تنہا طعام
جابر غمگین کے جو ہین طفل دو	ساتھہ اونہین لیکے تناول کرو
آپکو پہنچا کے پیام جلیل	وہان سے مرخص ہوی جب جبرئیل
دیکھکے جابرؓ سے کہے مصطفے	جا تیرے بچونکو میرے پاس لا
جلد بلا اونکو تو اے نیکنام	کہاؤنگا نے ساتہہ مین اونکو طعام
عرض کی جابرؓ نے کہ گہر مین نہین	کہیلنے شاید کہ گئے ہین کہین
کہیل کے جسوقت وہ آجائینگے	بچے تو ہین چاہین گے جب کہائینگے
آپ تناول کرو حضرت طعام	کہا دینگے پہر آپکے چہوٹے غلام
آپنے فرمایا کہ جا انکو لا +	کہانا مین کہانے کا نہین اون سوا
آپنے وہان سر کو جہکا سامنے	عرض یہ کی جابر ناکام نے
گہر مین نہین اونکو مین ڈہونڈہو تکہ ہر	وقت گذر جاتا ہے اے راہبر
آپ تناول تو کرو یا نبیؐ	کہیل کے آجاتے ہین بچے ابہی
دیکھکے پہر آپنے اوسکو کہا	مجہہ کو یہی آیا ہے حکم خدا
پہلے تو ان بچونکو تم ساتہہ لو	بعد جو کہانا ہے تناول کرو

سنتے ہی یہ جابر خستہ جگر
ہو گیا اس بات سے لاچار تر
وہان سے گیا گھر مین بہت بیقرار
خوانین لاشونکو رکھا اشکبار
بزم مین سے آیا اٹھا کر وہ خوان
روبرو حضرت کے رکھا خستہ جان
عرض یہ کی رکھکے بدرد تمام
آپکے حاضر ہین یہ دونو غلام
آپنے پوچھا کہ یہ کیا ہوا
عرض کی جابر نے کہ ایسا ہوا
عذر کئے اسلئے تم سے رسول
آپ نہو جائین کہین دل ملول
حال یہ دیکھا تو بصد اضطرار
لوگ وہ محفل کے ہوے اشکبار
ایسے مین جبرئیل امین کو خدا
حکم دیا پاس محمدؐ کے جا
بول اوسے جاکے تو میرا سلام
بعد سلام ایسا تو پہنچا پیام
میرے نبیؐ جابر غمگین پہ
رحم کرو تاکہ ہو خورسند تر
زندہ کرو بچون کو تم یا رسولؐ
تا میرے جابر کو خوشی ہو حصول
واسطے بچون کے دعا کیجئے
زندہ اونہین کرتے ہین ہم دیکھئے
زندہ جو ہو جائینگے وے طفلگان
ہوئینگے ماں باپ بہت شادمان
لے کے وے اطفال کو یا مصطفےٰ
کھائیے اس کھانے کا جب ہے مزا
روح الامین سنتے ہی حکم خدا
پیش نبی آکے کہا سر جھکا

قصیدہ

صاحب شرقین سلام علیک
سید غربین سلام علیک
نور تو شد باعث کون و مکان
اے شہ کونین سلام علیک
ہستی توئی بادشہ انس و جان
وارث حرمین سلام علیک
مردم چشمان دو عالم توئی
قرۃ عینین سلام علیک
بار غم و رنج ز سخی بر آر
سید ثقلین سلام علیک

حق نے یہ فرمایا ہے بعد از سلام
زندہ کرو بچون کو اے نیکنام
آپ دعا مجھسے کرو یا نبیؐ
زندہ مین کر دیتا ہون دیکھو ابھی

بعد دے ساتھہ وہ اطفال کو
کھانا جو حاضر ہے تناول کرو
حکم خدا سنکے رسول خدا
رب سے یہ کی ہاتھہ اوٹھا کر دعا
فضل کرے میرے غفور الرحیم
تو ہی خداوند ہے حی و قدیم
رحم ہے لایق تو ہے رحمان کو
زندہ کر ان دو تن سے جانکو
جبکہ دعا کی یہ جناب رسولؐ
ہو گئی درگاہ خدا مین قبول
کیون نہ قبول آوے خدا کو دعا
سارا اشارا یہ خدا ہی کا تہا
زندہ وہ جابر کے ہوے طفلگان
آ گئی ہر دو تن بیجان مین جان
جب تو خوشی ہو گئی گہر مین تمام
اہل قرابت ہوے سب شادکام
مادر غمخوار جو بے ہوش تہی
اپنی خودی سے بہی فراموش تہی
غش مین تہا جی اوسکا وہ غم کے سبب
ایک ہی تہے غم سے اوسے روز و شب
ہوش مین آ دیکہے ہے کیا زندہ ہین
شمس و قمر دونون بہی تابندہ ہین
زندہ ہوے پہر تو بصد شادکام
جہککے کیا دونون نے ملکر سلام
پاس بٹہالے کے اونہین مصطفےٰ
کہانا جو حاضر تہا تناول کیا
کہانیسے جسوقت فراغت ہوئی
پہولون کی محفل مین مدارت ہوئی
گلشن جابر کے وہ لالہ کے پہول
دینے لگے بزم مین لا لا کے پہول
اونکو دعا دیکے رسول خدا
اپنے مکان کو ہوے رونق فزا
ہو گئی اب یہان سے روایت تمام
ذات پیمبرؐ پہ درود و سلام
فاتحہ پڑہ سنی دل پاک سے
مانگ تو حاجت شہ لولاک سے
زندہ کرو اس دل بیجان کو
تازگی دو گلشن ایمان کو
در پئے دین ہو گئے ہین ملحدین
بام برین پر سے گرین اہل کین
فیج ہون اب دشمن دین سکو سب
غلبۂ اسلام رہے روز و شب
حاسد دین ہو دین ہمیشہ خراب
امت مرحوم رہے کامیاب
امتی جو آپکے بیمار ہین
رنج و مصیبت مین گرفتار ہین

اونکو سلامت کی شفا ہو عطا
ہے یہ دعا سنی کی یا مصطفےٰ
سنی پہ کر فضل و کرم ربنا
بہر غلامان نبیؐ مصطفےٰ
سنی کو رکھہ اپنے بصد آب و تاب
ہر دو جہان مین وہ رہے کامیاب

صلی اللہ علیہ وسلم

معجزہ شق القمر از جناب سیدؐ البشر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

کرون پہلے حمد خداے کریم
کہ ہے وہ خداوند حی و قدیم
کیا کن کے ایما سے پیدا جہان
زمین و زمان اور مکین و مکان
کیا قطرۂ آب کو ماہ رو
وہ کسطرح صانع ہے بے گفتگو
ہدایت کے لئے زمرۂ انبیا
کیا پیدا وہ خالق دوسرا
محمدؐ کو سب مین کیا معتبر
سر انبیا سید نامور
امام رسل رحمۃ العالمین
حبیب آلہ سید المرسلین
صفت کیا کرون شاہ لولاک کی
کہ ہے جس سے بنیاد افلاک کی

قصیدہ

شد از عرش برتر مقام رسولؐ
از آن جملہ بالیست نام رسولؐ
خرابی و بطلان و کفر جہان
ہمہ پاک شد ز انتظام رسولؐ
ز روے ترحم بہر دو جہان
شدہ وقف انعام عام رسولؐ
شد از انبیا جملہ مقبول حق
چہ خوش آمدہ اہتمام رسولؐ
شد این امت خاص مرحوم حق
کہ ہر **سنی** آمد غلام رسولؐ

ہوا ہے نہ ہوگا کوئی دوسرا
محمدؐ کا ثانی بہر دوسرا
خداوند عالم نے فضل و کرم
کیا آپ ہی کو شفیع الامم
مظفر کیا کفر پر آپ کو
گئے مشرکین سب کے سب دفع ہو
ظفر کیون نپاوے نبی کفر پہ
کیا جسنے انگلی سے شق القمر
دل و جان کے ساتھہ اید وستو
محمدؐ کا یہ معجزہ ہے سنو

ہوا جبکہ دین نبی آشکار   ابوجہل کا دل ہوا بیقرار
تہا اک بادشاہ نام عبدالعزیز   خردمند عالی النسب باتمیز
یہ کی عرض اس شاہ کے روبرو   محمد ہے اک شخص میرا عدو
کہاتا ہے پیغمبر معتبر   سمجہتا ہون مین اسکو ہے سحر گر
زمین پر جو چاہے سو کرتا ہے او   ہزارون کئے معجزے روبرو
تو یک معجزہ چرخ پر کر طلب   ہو ویگا یہ کار سخت اس سبب
پہر اوس وقت ہم اوسکو دینگے سزا   چلین راستہ اپنے ہم دین کا
سخن اوسکا اوس شاہ نے جب سنا   تو مکے مین آکر نبی سے کہا
کہ یک معجزہ آپ سے ہے طلب   محمد بتا دیجئے مجہکو اب
تب ایمان لاؤنگا مین آپ پر   کہونگا ہو پیغمبر نامور
سنی جب رسول خدا نے یہ بات   گئے اوسکے گہر مین جلیل الصفات
ہوا رعب اوس شاہ پر آپ کا   تو وہ سر قدا اوٹہ کہڑا ہوگیا
پیمبر کو بٹہلا دیا تخت پر   کہڑا روبرو دست بستہ ادہر
ادب سے کہا تم سے ای نیکذات   عجب کچہ نہین ہے کہ ہوگی یہ بات
نبی ہو خدا کے اگر بے خلاف   میرے گہر مین کیا ہے کہو صاف صاف
رسول خدا نے کہا اوسکو جب   جو تو پوچہتا ہے مین کہتا ہون اب
ترے گہر مین ایک مضغہ گوشت ہے   فقط گوشت ہے اور یہ ایک پوست ہے
نہ آنکہین نہ بینی نہ ہے دست و پا   دو سوراخ اوسکو ہین اے بادشا
تیرے گہر تولد ہوئی ہے وہ چیز   بہلا اور کیا چاہتا ہے عزیز
کہا بادشہ نے بعجز و نیاز   کہا آپنے میرے سب گہر کا راز
میری عرض سنکر کہو یا نبی   یہ کیا چیز مجہکو تولد ہوئی
نہ بیٹا نہ بیٹی کہون اوسکو کیا   کہو آپ کچہ یا رسول خدا
وہ بیٹا یا بیٹی ہے فرمائیے   میرے دلکو تسکین پر لائیے

کہا آپ نے ہے وہ دختر تیری   کہ دختر ہے وہ نیک اختر تیری
یہ کی عرض اوس شاہ نے آپ سے   بڑی عاجزی اور آداب سے
کرم حال پر میرے فرمایئے   اوسے صورت نیک پر لایئے
یہ سنکر رسول خدائے کریم   دعا رب سے یہ کی کہ ربّ رحیم

قصیدہ دعا

توئی ارحم الراحمین و عظیم   منم عاجز و خاکسار و ندیم
توئی لم یلد وحدہ لاشریک   ہمہ کردی پیدا ز لطف عمیم
ہمہ خلق کردی ز ایمائے کن   جہان مستعار و تو ہستی قدیم
توئی زندہ از مردہ بیرون کنی   ز قدرت کنی بیزبان را کلیم
اگر سنی خواہد نہ تو حاجتے   کنی زود حاجت روائے کریم
یہ نقش ہیولانی کو اے خدا   بفضل و کرم نیک صورت پہ لا
دعا کی جو حضرت نے اسباتکی   تو اللہ نے ایسی عنایات کی
کیا حکم جبرئیل کو بے درنگ   محمدؐ کے جا پاس ہوکر تیتنگ
محمدؐ ہے میرا سراجاً منیر   صلوٰۃ علیہ کثیراً کثیر   صلی اللہ علیہ وسلم
محمدؐ میرا ماہ انوار ہے   یہ اطراف اوسکے شب تار ہے
شب تار کیا کفر کی جمع ہے   محمدؐ میرا اسمین جون شمع ہے
اگر کفر کا وہان ہے ابر سیاہ   یہ میرا محمدؐ ہے مانند ماہ
کرے گا وہ ابر سیہ دور سب   جماعت بنے گی وہ پرنور سب
مددگار مین ہون اوسے کیا خطر   بہلا دے سکے کون اوسکو ضرر
وہان پہنچتے ہی تو بعد از سلام   میرا اوسکو پہنچا دے ایسا پیام
میرے چاند اس ابر سے تو نڈر   تجلی سے دل اونکا پرنور کر   صلی اللہ علیہ وسلم
محمدؐ میرے دو جہانکے رسول   دعا کی جو تو نے ہوئی وہ قبول

او سے کہلے جا دیکھہ الشاہ تو +
وہ دختر تیری ہو گئی خوبرو

ہوا اس قدر جبکہ حکم جلیل
محمدؐ کے پاس آگئے جبرئیل

جو آیا تو وہان اپنے سر کو جھکا
ادب سے کھڑا ہو کے کہنے لگا

قصیدہ سلام

محمدؐ نبیؐ مصطفےٰ السّلام
شہ دین رسول خدا السّلام

ز تو دور شد جملہ ظلمات کفر
منور سراج الہدیٰ السّلام

محمدؐ توئی سید المرسلین
سر زمرۂ انبیا السّلام

شفیع دو عالم شدی از ازل
تو حامی روز جزا السّلام

ز سنی رسد تا ابد صبح و شام
شہ زمرۂ اصفیا السّلام

خدا نے کہا اے شہ نیک نام
تمہین اپنا پیغام بعد از سلام

بجالائے جو شرط آداب کی
دعا ہمنے مقبول کی آپ کی

یہ کفار سے آپ گھبراؤ مت
کچھہ اندیشہ خاطر مین اب لاؤ مت

وے ساری جماعت مین کفار کی
مدد چاہو اپنے مددگار کی

تمہین پر وے ایمان لاوینگے اب
یہ جانو بنین گے مسلمان سب

کہو بادشہ کو کہ اے نیک خو
ہے دختر تری بنگئی پاکیزہ رو

یہ سنکر کیا شکر پروردگار
کہا بادشہ کو کہ اے ذیوقار

یہان سے تو جا دیکھہ اندر سرا
کہ دختر تیری بنگئی خوش لقا

یہ سنکر بہت بادشہ خوش ہوا
وہان سے جو نکلا تو گھر مین گیا

محل مین گیا جب شہ نیکنام
تو دیکھے ہے کیا یہ بصد احترام

غزل

صنوبر قد و مہر روشن جبین
پری پیکرے ہست حجلہ نشین

برخ آفتاب است لب خندہ زن
دشہ ہیچو پیکان نگہ شرمگین

بہا گلستان حسن و جمال
گل گلبن حسن نازکترین

کسے مشک گوید خطا میکند
کمند دلان کاکل عنبرین
زمشرق بہ مغرب رود آفتاب
چو گردد اند آن لعبت چین جبین
چنان قشقہ بر بدر سیماش بود
تو گوئی کہ شق القمر بر زمین

رباید ز دل ہوش سنی نہ چون
سیہ مست چشم چنین نازنین

جو دیکہا تو وہ شاہ فرخندہ خو
محمد کے پاس آیا خورسند ہو
کہا یا رسول خدا مرحبا
ق
محمد نبی مصطفی مرحبا
میری آرزو تم نے بر لائی سب
شہنشاہ ہر دو سرا مرحبا
میرا مدعا حاصل آیا رسول
ذری عرض اک یہی کرنا قبول
کہ مین چاہتا ہون فلک پر شروع
اندہیرے مین ہو چاند پہلے طلوع
تمہارے اشارے سے دو پارہ ہو
فلک پہ سے نیچے اوتر آوے او
وہ دو ٹکڑے دو آستینو مین جائین
تصدق ہو راہ گریبان سے آئین
وہ ہر ایک پہر اے شہ نیکنام
کرے بو قبیس اوپر اپنا قیام
وہان سے وہ اطراف کعبے کے جا
پہرین سات بار اے شہ انبیا
وہان سے چلا جائے مشرق کو ایک
و گر جائے مغرب کو اے شاہ نیک
جہانمین پہرین بعد اے نیکنام
وہان سے وہ ہو جائین ماہ تمام
رضا لیکے تم سے وہ عالی گہر
چلا جائے مہتاب پہر چرخ پر
جو یہ معجزہ آپ سے پائینگے
تو ایمان ہم سبکے سب لائینگے
تو حضرت نے فرمایا اے نیکخو
مین تبلاؤنگا تجہہ کو لے روبرو
ہوئی جب شب بست و ہشتم نمود
دعا کی نبی نے کہ رب الودود
یہ جو مجہہ سے اب چاہتے ہین یہان
تباوے انہین آسمان پر عیان
اگر معجزہ مجہہ سے یہ دیکہہ لین +
مسلمان یہ سارے بنکر رہین
دعا رب سے کی اسقدر مصطفی
ہوا جب تو کچہہ ایسا فضل خدا
اندہیری گئی چاند آیا نکل +
ابو جہل غمگین ہوا ہاتہہ مل

پھر گئے بادشہ کے قرین
تو شہ نے بہم آکے چومی زمین
ہوئے جمع اوس جا انکو خاص و عام
خلایق کا یک ہو گیا اژدہام
کھڑے آکے میدان مین حضرت نبیؐ
کہے چاند کو تو اوتر آ ابھی
بحکم نبیؐ وہ اوتر آگیا
مقابل ہوا جب ادب سے کھڑا
نبیؐ نے شہادت کی اونگلی اوٹھا
مثال قلم چاند کو شق کیا
اشارت کی اونگلی کی حضرت نے جب
دو ٹکڑے ہوا چاند گردون پہ تب
ہر ایک ٹکڑا پھر آستینون مین آ
ہو صدقے گریبان سے باہر ہوا
کہ ہے بو قبیس اسم اک کوہ کا
رہا اوسپہ وہ چاند کچھ یک ذرا
پھر اوس کوہ پر سے اوتر آگیا
وہان سے وہ کعبے پہ صدقے ہوا
گیا شرق کو ایک پا کر شرف
گیا دوسرا ایک مغرب طرف
پھر اطراف عالم کے ہر اک پھرا
وہان سے ملے دونون گردون پہ جا
ہوا چاند یک پھر تو آیا اوتر
رضا آپ کی لے گیا چرخ پر
رہا چرخ پر ایک ساعت عیان
ہوا آنکہ سے خلق کی پھر نہان
مسلمان ہوا بادشہ دیکھکر
مسلمان ہوئی فوج سب معتبر
دعا مین یہ کرتا ہون یا مصطفےٰ
خدا سے دلا دو میرا مدعا
جیون نیکنامی سے دنیا کے بیچ
رہون سرفرازی سے عقبی کے بیچ
کرو اس جماعت کو حضرت پسند
نہ دنیا سے پہنچے اوسے کچھ گزند
مدد کچھ کرو یا رسول خدا
عنیدان دین ہو وین سارے فنا
جو بیمار ہین امتی یا نبیؐ
شفا رنج علت سے پاوین سبھی
شفا اے سلامت عطا کیجئے
کرم آپ شاہ خدا کیجئے
ہے سنی تمہارا غلام قدیم
کرو یا نبیؐ اوسپہ لطف عمیم

تو اے سنی صلواۃ پڑھ صبح و شام
بذات محمدؐ علیہ السلام

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در حال مصنف قصیدۂ بردہ

اِلٰہِیْ اَعْطِنِیْ نَعْتَ رَسُوْلِكَ الْمُخْتَارِ   صَلوٰۃٌ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہِ الْاَطْہَارِ

شہ سریر رسالت رسول نیک شعار +   امام زمرۂ پاکان و سید ابرار +
شفیع حشر تو ہے اوسکی ذات بابرکات   یہان بھی جانئے اوسکو شفیع بے تکرار
عجیب معجزہ لکھتا ہون اوسکو غور کرو   کہ جس سے صاف شفاعت نبی کی ہو اظہار
مسمی شیخ محمد سے تھے ایک شرف الدین   علوم چاردہ حاصل تھے اونکو بے گفتار
فراغ کنج عبادت کے واسطے شاید   نہ کچھہ نکاح کا اوسکو خیال تھا زنہار
فقط ہی مادر و فرزند تھے محبت سے   مدام یاد مین اللہ کی وہ لیل و نہار
خوشی مین دیکھئے گردون نے کیا فساد کیا   ہوا وہ شخص یکایک جذام سے بیمار
علاج اوسکا کیا ہر طبیب سے لیکن   کیا نہ کوئی دوا نے مریض پر کچھہ کار
تمام مال و زر و زندگی اثاث البیت   اسی علاج مین بس خرچ ہو گیا یکبار
لٹائے دام و درم اوسنے سب برائے علاج   یہانتلک نہ رہا پاس اوسکے یک دینار
نہ قوت اوسکو میسر نہ پارچہ تھا کچھہ   ہوا مریض کی اوسوقت مان کو اک تیمار
زمانہ کیسی مصیبت مین اوسکو لایا تھا   مدام فاقہ کشی دوسرا پسر بیمار
سوائے مادر غمخوار تھا نہ کوئی رفیق   نہ کوئی پاس رہا اوسکے آشنا اور یار
برائے قوت وہ بڑھیا تمام روز مدام   گدائی کرنے کو جاتی بکوچہ و بازار
ملا گدائی مین گر کچھہ تو لاکے بیٹے کو   کھلاوے آپ بھی کھالیوے غمزدہ لاچار
سرہانے بیٹھی رہے صبح تک بعد زاری   رو مال لے کے ہلاتی تمام شب بیدار
زیادہ ہونے لگی اور اوسکو بیماری   تمام جسم پھٹا لگ گئی لہو کی دھار +
مرض نے زور کیا انگلیان جھڑین ساری   تمام ہو گیا کم زور اوس کا جسم زار
غرض وہ ہو گیا اس طور نقش فرش زمین   مدام خاک پہ رہتا پڑا ہوا لاچار
بدن مین ہو گئی بدبو مریض کے ساری   تمام ہو گئے بیزار اس سے اہل جوار
کہا وہ شہر کے لوگون نے آکے بڑھیا سے   یہان سے جائیہ بدبو سے ہم ہوئے بیزار

غرض وہان سے وہ بڑھیا نے اپنے بیٹے کو
اوٹھاکے شہر کے باہر کہا بمحنت زار
کہا مریض سے اک روز رو کے اے بیٹا
یہ تیرا حال ہوا ہے مرض سے لاغر و زار
اکیلا چھوڑ کے کسطور تجھکو جاؤن مین
رفیق کون ہے اسجاے پر تیرا غمخوار
شفا یہ بخش جبا نگاہ سے تجہکو ہو کب
مرض گیا نہ تیرا گو کئے علاج ہزار
ہوئی ہے ابتو نہایت ہی ہمپہ لاچاری
گدائی کرنیکو بالکل نہین ہے شرم و عار
کہ دو دو روز گذرتے ہین صاف فاقون سے
کسی نے دیدیا لقمہ تو ہو گیا افطار
بیان یہ کرنے لگی زار زار رو رو کر
تو اوسکو دیکے تسلی یہ کہہ اوٹھا بیمار
جدہر مین دیکھون اودہر بند ہے در امید
کھلا نظر نہین آتا ہے کوئی در زنہار
مگر کھلا ہے در دولت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
اوسی ہی در پہ کرون عرض حال لیل و نہار
قصیدہ شان مقدس مین ایک کہتا ہون
قوی امید شفا کی ہے مجھکو بے تکرار
یہ کہکے شان مبارک مین یہ قصیدہ کہا
ہزار عجز سے کر کرکے حال دل اظہار

قصیدہ

شہ شفاعت عظمیٰ و واقف اسرار
کریم و راحم کونین و سید ابرار
کلید قفل در رحم حق بدست تست
ترحمی بکن اے خواجہ سوے اہل جوار
محمد است مرا نام سوے این ہمنام
بنام خویش نگاہ کرم بکنی یکبار
فرشتہ را بعنایات پر عطا کردی
نگاہ لطف بفرما سوے ہمین لاچار
ملا ذو کہف غریبان شدی ز روز ازل
پناہ نیست بجز ذات تو مرا زنہار
بمنزلت نرسد ہیچ یک ز پیغمبر
توئی کہ سید عالی مکان بشر احرار
ز گفتگوی تو جان یافت استخوان مریم
ز راہ لطف مسیحائی کن برین بیمار
دوائے درد گناہ و خطا بدست تست
چہ درد عاصیم می نیار داز تو فرار
توئی کہ مامن و ملجائے ہر ضعیف و نحیف
بغیر ذات تو سنی ندارد استظہار

قصیدہ شان معلی مین جب ہوا اتمام
تو اوسکے دلیہ نہایت خوشی ہوئی یکبار
اوسی ہی شبکو جو سویا تو خواب کے اندر
بڑے وقار سے آتا ہے ایک شاہ سوار

جو آیا پاس تو اوسنے مریض کے اوپر
اُڑا دی لطف سے اوسوقت چادر اپنی اُتار

بدن سے کہینچ لی پہر صاف اوسکی چادر کو
تو اوس مریض سے سب دفع ہو گیا آزار

تمام کہال اوڑہی جسم ہو گیا شفاف
مثال ماہ ہوا رخ تمام پر انوار

شفا مریض کو جسوقت ہو گئے کامل +
پکڑ کے دامن اقدس کو تب کہی تکرار +

کہو تو کون ہو کیا آپ کا ہے اسم شریف
ہوا ہے آپکا اسجائے کس سبب سے گذا

کئی دنون سے مصیبت مین آگیا تہا مین
بغیر مادر غمخوار کون تہا غمخوار

تمام جسم مین آزار تہا میرے حضرت
نہ چین دنکو تہی مجہکو نہ راتکو تہا قرار

علاوہ رنج کہین افلاس کا یہ ہے غلبہ
بجز گدائی نہین اور صورت افطار

چہپاؤن آپسے کیا اور اک علاوہ ہوا
تمام شہر کے باشندگان ہوے بیزار

مجہے نکالدیا صاف شہر سے آقا
میرے بدنکی عفونت سے سب نے کی انکار

میری مصیبت و رنجش پہ کچہہ نہ رحم کیا
نظر تو کیجئے یہ دور چرخ ناہموار

پڑا تہا در و رسیدہ مین بیکس و مونس
نہ کوئی پاس رہا میرے آشنا و یار

خیال آیا مجہے ایک روز کچہہ ایسا
قصیدہ شان محمدؐ مین یک کرون تیار

تمام بستہ جہانکے ہوے ہین دروازے
یہ ہے شفیع ورا کا کہلا ہوا دربار

امیدوار ہزارون امید کو پہنچے
پہرون مین خالی کچہہ ایسی نہین ہے یہ سرکار

اسی خیال سے حضرت کیا قصیدہ شروع
امید و مطلب و مقصد مراد کر اظہار

قصیدہ آج وہ اتمام ہو گیا حضرت
بڑی امید ہے مجہکو کہ میرا ہو گا کار

یہ میری بیکسی و رنجش و مصیبت ہین
کئے ہو آپ نہایت کرم ہزار ہزار

یہ شان و شوکت و عظمت بزرگی و عظمت
کسی مین مین نے نہین دیکہی ابتک زنہار

یہ قول و فعل سے حضرت کے ہو گئے ہین نمود
کرم کے فضل کے بخشش کے لطف کے آثار

غریب و بیکس و مفلس پہ رحم فرمایا
تمام آپ مین پیغمبرون کے ہین اطوار

صلی اللہ علیہ وسلم

تمہارے لطف و کرم سے گمان ہے آقا
کہو تمہین تو نہین مصطفے اشہ ابرار

تو مسکرا کے کہا آپنے کہ ہان ہم ہین
شفیع ورا حسم کونین و احمدؐ مختار

قصیدہ تو نے لکہا ہمسکو وہ قبول پڑا
خدا کا فضل ہوا رہ تو تندرستی سے
یہ کہکے ہو گئے رخصت محمدؐ عربی
جو دیکہا غور سے اپنے کو تندرستی ہے
اوسی ہی وقت کیا غسل آب منگوا کر
اوسی کا نام ہوا ہے قصیدۂ بردہ
عرب مین کہتے ہین سب لوگ برد چادر کو
لقب قصیدۂ بردہ ہوا اسی ہی لئے
مین اوس قصیدہ کا تہوڑا لکہا ہون کچہہ مضمون
عزیزو دیکہئے حضرت کی اس شفاعت پر
کریم و راحم و ارحم رحیم و رحمت حق +
کیا جو شیخ محمدؐ پہ تم نے اپنا کرم
اگرچہ درد گنہ مین یہ مبتلا ہے بس
مریض درد جدائی ہے بانی سنی
ستا رہی ہے تپ محرقہ جدائی کی
بنفشۂ رخ و گیسوے عنبرین دیکہے
اگر نصیب سے عناب لب ملے تیرا
نظر سے اوس لب یاقوت فام کو دیکہے
نگہ سے دیکہے اگر تیری چشم کے بادام
سواے اوسکے ہے اک درد سر معیشت کا
مدد کچہہ ایسی ہوا سے سر در زمین و زمان
ہمیشہ رنج و مصیبت مین وے رہین حضرت
یہ کینہ رانی کے بدلے مین اہل کینہ پر
یہ تیرے عجز پہ کی مہربانی اے ہشیار
گئی تمام تیری آج رنجش و ادبار
اودہر کو ہو گیا یہ شخص یک بیک بیدار
نہ تن مین آگے کی رنجش رہی نہ وہ آزار
دوگانہ شکر کا گذراتہ پہر وہ نیک شعار
کہا جو شیخ نے در شان احمدؐ مختار
اوڑہائی تہی جو محمدؐ نے چادر اپنی اوتار
صلہ مین شیخ نے اوڑہی تہی چادر اظہار
لکہے ہین شیخ نے یک سلویہ بست و ہشت اشعار
شفیع عالم و دنیا بہی ہین سر ابرار +
خدا نے اونکو شفاعت پہ کر دیا مختار
نگاہ فیض یہ سنی پہ بہی کرو یکبار
تمہارا نسخہ بخشش تو ہے شفا آثار
عطا کرو اسے کچہہ اپنا شربت دیدار
عطا ہو اسکو طباشیر روئے پر انوار
مرض ذرا نہ رہے یا نبیؐ عالی تبار
تو فرح دل یہ رہے عافیت سے لیل و نہار
نہ پلٹے قوت و طاقت مدام یہ بیمار
پڑے نہ روغن بادام سے اوسے سروکار
تمہارے صندل رحمت سے کیون نہ پائے قرار
تمام اہل بغاوت رہین سدا بیمار
دوائی کیا ہے دعا بہی کرے نہ اونپر کار
مدام ہوتی رہے ہر طرف سے غیب کی مار

تمہارے خنجر اسلام سے یکایک سب   بریدہ سر ہو خرابی سے زمرۂ کفار
مراد سنی کی ہر اک دلاد واللہ سے   زیادہ کیا کہے ہو آپ واقف اسرار
مدد کچھ ایسی کرو آج یا رسول اللہ   کہ فتحیاب رہین سب تمہارے خدمتگار
درود پڑھ تو محمدؐ کی روح پر سنی   خلوص دل سے ادب سے مدام لیل ونہار

معجزۂ ہذا بوزن عربی است

کیا محمدؐ ہے راحم دو عالم   اللہم صل علیہ وسلم
کیا روایت ہے مومنو سنو یہ   ایک شکاری جو قصد کر مصمم
جاکے دریا پہ کر شکار ماہی   لایا اوسکو بازار مین ہو خورم
ایک یہودی نے جا خوشی سے اوسدن   لی وہی مچھلی اوسکو دیکے درہم
بولا عورت سے آپکا اب اسکو   جاکے آتا ہون کام کو مین اسدم
کہکے یہ جب رخصت ہوا یہودی   لگ گئے وہان چند روز اوسکو پیہم
اوسکی عورت نے پہر تو دہو کے ماہی   رکھہ کے چولہے پہ آگ دی مقدم
بعدہ دیکھی بہانپ ہی نہ کہائی   آگ دی پہر رکھہ لکڑیون کو باہم
بعد مدت آکر یہود وہی گہر کو   پوچھا عورت سے کیا پکائی اسدم
تب کہا عورت نے وہی ہے مچھلی   تم گئے تب سے پکتی ہے اے محرم
لکڑیان کیا جل رہی ہین جب سے   پر نہین پکتی ہے عجب یہ عالم
سنکے یہ حیرت مین ہوا یہودی   ہانڈی سے تب آئی صدا کہ آدم
کیا اثر آتش کا مجھے بہلا ہو   ہے وظیفہ میرا درود اعظم
اوس یہودی کو پہر ہوا تعجب   دل مین سمجہا ہے ماہی مکرم
لیکے ہانڈی حاضر ہوا وہان سے   باادب ہو پیش رسول اکرم
پوچھا حضرت نے اوسکو آمین کیا ہے   بولا مچھلی ہے آمین اے معظم
اوسکو مدت سے ہم پکا رہے ہین   پر نہین پکتی ایسی ہی ہے قائم

گر خدا کے تم ہو نبی معتبر زندہ کر اسکو یہ پوچھے اے ارحم
حال اپنا گر بولے زندہ ہو کر لاوینگے تب ایمان تم پہ سب ہم
یہ سخن سنکر اسکا جب نبی نے کر دیا زندہ مچھلی کو یہ یکدم
زندہ ہوتے ہی ماہی نے کہا آ عاجزی سے سر کو جھکا کر اسدم
السّلام صلوات یا محمدؐ والصّلوات صلی علیک سلم

قصیدہ

اے شروع سر نسخۂ دو عالم وے ظہور وجہہ وجود آدم
آیت رحم حق شدہ وجودت زان رحیم عالم شدی اے ارحم
روح جسم ہر دو جہان کدامست جسم تو شد چون جان مگر مجسم
از دم پاک تو دم جہان است آمدہ دم از تو تجسم بے دم
اندمال زخم گنہ شتابد اے بزخم ما رحمتست مرہم
ظل رحمت در افگنی بہ محشر اے شہ اعلی بندہ کمینم

ہست سخی اے پادشاہ ذیشان جان فدا اے آل و اصحاب مکرم

حال اپنا مین کیا کہون حضرت راز دل سے میرے ہو آپ محرم
کیا جلا دیگی آگ مجھکو بولو کرتی ہون مین ورد درود اعظم
تب نبی نے پوچھا سکھایا کسنے جو پڑھا کرتی ہے درود دایم
عرض کی ماہی نے ہو مودب حال میرا سن لیجئے اے اکرم
ایکدن مین چار یکو اپنے جویان آب پر تھی اسے آبروے زمزم
لب پہ دریا کے تب درود اقدس پڑھ رہا تھا کوئی بزرگ آدم
یاد مین نے سنکر کیا ہے حضرت جب سے ہی ہے میرا یہ ذکر ہر دم
کیا اثر آتش اب کریگی مجھہ پر آپ کا جب ہو ذکر مجھسے ہمدم
عرض کرتی ہون پھر سنو یہ تم سے حال اپنا سرور دو عالم
آئی مین پھر ایکدن لب سیر دریا پکڑا مجھکو صیاد ہو کے اظلم

جب یہودی یہ کر سنرید مجھکو
گھر کو لایا کپڑے مین باندھ محکم
بولا عورت سے لے پکا تو اسکو
جا کے آتا ہون کام کو مین اسدم
کہہ کے یہ رخصت ہو گیا وہان سے
کاٹی عورت تب مجھکو ہو کے بیغم
میرے ٹکڑے ہانڈی مین کر کے داخل
رکھ کے چولہے پہ آگ دی ہے اکرم
بعد مدت آیا یہ شخص گھر کو
دے رہی تھی جبتلک ہی آگ ہر دم
آگ کی گرمی ہی مجھے نہ پہنچی
آپ کی ہے تاثیر درود اعظم
پوچھا عورت سے کیا یہ پک رہا ہے
کر دیا تب عورت نے اسکو محرم
سنکے حیرت مین آ کے لایا مجھکو
آپ کی خدمت مین اے شاہ عالم
جب تو حضرت نے کہدیا یہ سنکر
ہے سارا یہ فیض درود اعظم
اوس یہودی نے جب سنین یہ باتین
یہ کہا ہوا ایمان پر مسلم
مرحبا اے پیغمبر مکرم
مرحبا اے صاحب کمال اعظم

قصیدہ

شد ثنائے تو لذت زبانم
وصف تو آمد تازگی جانم
عشق تو دارد شعلہ بجانم
آہ میسوزد مغز استخوانم
یاد تو دارد آب در دہانم
ذکر تو دارد نطق بر لسانم
شد غنیمت یا محمد مصطفے
در زمان تو آمدہ زمانم
کلمۂ توحید زگلوے ایمان
نام تو شد تعویذ حفظ جانم
از ثنایت لطف سخن برآید
شد بیانت شیرینی بیانم

تو امام پیغمبران اے اعلے
یا نبی من سنی مدح خوانم

جب یہودی نے کی صفت نبی کی
لا کے ایمان اسلام پر ہوا قائم
صدق دل سے فرزند کو لیکر
پڑھ دیا کلمہ دین پر ہو محکم
ایسا سنی پر بھی کرم ہو حضرت
تا ابد ہو ورد درود اعظم

ورد اسکا تو کر سدا اے سنی
سرد تجھپر ہو آتش جہنم

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در احوال فرشتہ

شاہدی دیتا ہون مین دل سے کہ اللہ ہے یک
اور یہ کہتا ہون رسول اوس کا محمد بیشک
حمد اور نعت کے بعد از مین یہ لکھتا ہون سنو
یک عجب معجزہ حضرت کا نہین اسمین شک
جبرئیل آتے تھے ایک روز محمد کے قرین
تو زمین پر ملا رستے مین اونہین ایک ملک
بال و پر جلگئے تھے بس وہ فرشتے کے تمام
آہ بھرتا ہوا سر دیتا تھا ہر بار ٹپک +
وہ فرشتہ تو نہایت ہی عظیم الشان تھا
فیضیاب ہوتا تھا بس اس سے فرشتہ یک یک
بس تعجب ہوا جبریل کو کیا باعث ہے
ایسا مقبول فرشتہ ہے پڑا ایسا الک
پوچھا جب روبرو جاکر اوسے یہ بعد سلام
کیا سبب ہے کہ خدا نے تجھے یون ڈالا جھٹک
اوس فرشتے نے کہا کیا کہون تجھسے احوال
قہر مجھپر ہوا جب سے مین پڑا ہون اب تک
تو نہین جانتا کیا مرتبہ اعلی تھا میرا
اک خطا ہوگئی اس رتبے سے مین آیا سرک
پوچھا جبریل نے وہ کیا ہے بیان کر مجھسے
جسکے باعث ہوا مردود خدا اے زیرک
بولا باعث یہ تھا ایک شب کو نبی صل علے
قربت حق مین چلے جاتے تھے طے کرکے فلک
یعنے وہ تھی شب معراج خدا نے اونکو +
یاد فرمایا تھا با فضل و کرم اپنے تلک
سب نے تعظیم کی حضرت کی مگر جب مجھکو
ایسی غفلت ہوئی یکبار گئی عقل بہڑک
مجھسے تعظیم نہ بر آئی نبی کی جدم +
تو ندا حق سے مجھے آئی کہ اے مردودک
کیا سبب تو نے محمد کی نہین کی تعظیم
بس یہ سنتے ہی مرے دلمین لگا اک ناوک
بال و پر جل گئے اوسوقت مرے اے جبریل
پھر مین آگیا ہون اوڑ گیا سب منہہ کا نمک
اب کہو تم کہان جاتے ہو بھلا اے جبریل
بولا جبریل مین جاتا ہون محمد کے تلک
اس فرشتے نے کہا اسطرح جبریل سے تب
بعد پیغام خدا اکہیے کچہہ میری کمک
یا تو حضرت کے تلک مجھکو پکڑ کے لے چل
مجھمین طاقت نہین رو رو کے گیا ہون تہک
الغرض سنکے یہ جبریل ہوا وہان سے روان
حکم حق کہدیا دروازے پہ دیکر دستک
اور نبی سے کہا تم رحمت عالم ہو یقین +
کچہہ گنہگار رونیہ ہو رحم شہ پر بارک
پوچھا حضرت نے کہو خیر تو ہے اے بھائی
بولا جبریل کہ اے رہبر عالی مسلک

اک فرشتے نے خطا کی ہے تمہاری حضرت
ایسے کچھ قہر خدا مین ہے پڑا ہوکے تنک
بال و پر جل گئے ہین اسکے زمین پر ہے پڑا
غم سے روتا ہے نہایت ہی مثال کودک +
یعنے تعظیم نہ کی آپکی حضرت اوسنے
اسلئے آگیا ہے قہر مین رتبے سے ڈہلک
ایسے مقبول فرشتے کا ہوا ہے یہ حال
اکدن میرا بھی ویسا نہو حال کودک
الغرض عرض یہ ہے آپکی خدمت مین میری
آپکے رحم پہ ہے اوسکا پڑا کام اٹک
سنکے حضرت نے کہا اوسکو کہو اے جبریل
تا درود آج پڑھے مجھپہ ادب سے وہ ملک
حق تعالی تجھے مقبول کرے گا اسدم
پیشتر سے بھی زیادہ ہو تیرے رتبہ چمک
اوسکو جبریل نے یہ حکم سنایا جسدم
شکر کر کر کہا واصل علے ہوکے خنک
بار اول جو پڑھا ذات مبارک پہ درود
اوٹھکے بیٹھا جو پڑا روتا تھا بلبلکے بلک
صلی اللہ علیہ وسلم
بار دویم جو پڑھا اوسنے درود اقدس
پر نکل آیا اوسے فضل خدا سے یکبیک
بار سیم جو پڑھا اوسنے محمدؐ پہ درود
چلدیا اوڑکے فلک پر نہ لگی ایک پلک
جاتے جاتے کہا حضرت سے کرو عرض قبول
روز محشر مین رہون آپکے دامن سے بلک
حشر تک ہووے گی جو مجھسے عبادت حضرت
کی نثار آپکی امت پہ وہ مین نے بیشک
صلی اللہ علیہ وسلم
بولے حضرت اوسے کی مینے تیری عرض قبول
تجھکو مقبول کیا حق نے چلا جا بفلک
اوس فرشتے کی جو کی عرض محمدؐ نے قبول
چرخ چارم پہ نوازا وہ خوشی کا طبلک
اوس فرشتے کو ملا مرتبہ آگے سے دوچند
فیض پانے لگا پھر اوس سے فرشتہ ہر یک
اوس فرشتے پہ کیا رحم جو تم نے حضرت
عرض سنی بھی کرے ہے نکرو اوسکو فک
بال و پر جلگئے ناچار پڑا ہون حضرتؐ
اوج رتبہ سے زمانے نے مجھے ڈالا ٹپک
بال و پر کرکے عطا اپنی عنایت سے نبیؐ
میرے سینے سے جدا کیجیے غم کا کرلک
مجھکو مقبول کرو حشر مین سایہ کے تلے
اپنے دامان سے حضرت ہے مجھے دینا نہ جھٹک
زخم عصیان پہ میرے مرہم کا ہو رسبنے
روضۂ پاک کا یکبار جو دیکھون آ تک
بس ہے سنی کو اگر سایۂ دیوار ملے
یا نبی آپ کا جسجاے پہ ہووے کوشک
صلی اللہ علیہ وسلم
دین و دنیا مین ہر اکدم اے رسول ابرار
کیجیے فضل و کرامات سے سنی کی کمک

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و فضیلت درود شریف

یا محمد نبی رسول اللہ
السلام علیک صلی اللہ

پہلے کہہ لا الٰہ الا اللہ
بعد نام نبی رسول اللہ

معجزہ اک نبی کا لکھتا ہون
باطہارت مین مقبلان آلہ

کعبۃ اللہ کے حج کو کوئی شخص
باپ کو لے کے چلدیا ہمراہ

باپ بیمار ہو گیا اوس کا
یک بیک ہی براہ بیت اللہ

ایسی حالت سے راہ چلتی تھے
باپ بیٹے وہ دونون شام وپگاہ

کچھ نہ صورت تھی اوسکو صحت کی
تھی ترقی مین رنجش جانکاہ

جبکہ بیماری ہو گئی نزائد
قوت دست و پا گئی واللہ

رہ گئے باپ بیٹے جنگل مین
قافلہ چلدیا بوقت پگاہ +

بیکسی پر وہ اپنی ہر یکدم
رو رہا تھا پڑا ابنائے وآہ

اس مصیبت پہ پھر علاوہ ہوا
باپ اوس شخص کا موا ناگاہ

رنج پر رنج ہو گیا جو اوسے
پھینک کر رو رہا تھا سر کی کلاہ

دلمین کہتا تھا یہ بصد زاری
کیا مصیبت مین ہومین یا اللہ

ایک تنہائی دوسرا یہ غم
سب طرح سے ہوا مین آج تباہ

کیا مین موتہ کا اب کرون اسباب
غسل کو یہان کہان ہے رود و چاہ

دفن اب کسطرح کرون اوسکو
مین ہون تنہا نہین کوئی ہمراہ

روتے روتے اوٹھائی چادر کو
منہہ سے مردیکے جب یک ناگاہ

دیکھتا کیا ہے باپکو اپنے
سارا چہرہ ہوا ہے صاف سیاہ

حال یہ دیکھ پھر ہوا مغموم
سرد تر دل سے ایسی کی یک آہ

کیسی آفت ہے یا الٰہی یہ
باپ سے میرے کیا ہوا ہے گناہ

میری رسوائی ہووےگی بیحد
ذکر یہ ہو جو خلق کی افواہ

مجھکو اور باپ کو میرے یارب
اپنے لطف و کرم سے دو تو پناہ
یا الٰہی مراد کو پہنچا
ہے غریب الوطن یہ حاجتخواہ
دادرس ہے تو داد کو پہنچا
دادخواہان ہے بندۂ درگاہ
اس دعا مین تھا وہ غریب وطن
ہوگیا جب کچھ ایسا فضل اله
ایک سوار آیا پہنے سبز لباس
اوس بیابان مین غیب سے ناگاہ
آتے ہی لاشۂ سیہ رو پہ
ہاتھ اپنا پھرا دیا للہ
ہاتھ پھیرتے ہی اوسکا لاشے پر
چمکا مردے کا چہرہ مثل ماہ
دیکھ کر حال باپ کا وہ شخص
خوش ہوا دلمین اپنے خاطرخواہ
دامن اسوار کا پکڑ کر پھر
عرض کی کون ہو تو دین پناہ
اس مصیبت مین پھنسکے ہین حضرت
لاغری سے بنا تھا مثل کاہ
آپنے مجھپہ رحم فرمایا
کسنے اسبات سے کیا آگاہ
نام جبتک نہ اپنا بولوگے
دونگا دامن نہ ہاتھ سے ناگاہ
وہ سوار اوس سے بولا یہ سنکر
تونے یہ بات اچھی کی اے واہ
نام سے میرے تجھکو کیا مطلب
دست دامن سے میرے کھینچو تا
تیری حالت پہ رحم کر ہم نے
کام جو کچھ تھا کر دیا للہ +
اوسنے کی عرض پھر بعجز و ادب
نام اپنا کہو تو شاہنشاہ
عاجزی اوسکی دیکھکر بولا
نام رکھتے ہین اپنا رہ تو گواہ
ہم درود شریف ہین ایمرد
اپنی رحمت کی آئے کرنے نباہ
باپ تیرا بوقت خواب مدام
ہمکو پڑھتا تھا یا رسول للہ +
جبکہ وہ مر گیا باین حالت
چہرہ اوسکا ہوا گنہ سے سیاہ
کی جناب خدا مین تونے دعا
لاش کو لیکے باپ کی سرراہ
حق تعالے کو رحم آیا بہت
سنکے رونا تیرا بزاری و آہ
ہمکو بھجوایا پاس لاشے کے
آپ فرماکے مرحمت کی نگاہ

روسیاہی بدل دی ہم نے اب
حکم حق سے بموجب دل خواہ
اتنا کہکر اوسے ہوے رخصت
وہ در و شریف صاحب جاہ
الغرض اوسنے کرکے کچہہ تدبیر
لاش کو دفن کر لی حج کی راہ
یارسول خدائے عز وجل +
عرض سنی کی ہے یہ شام پگاہ
وہ بہی پڑہتا ہے روز تمپہ درود
کیجئے اوسپہ بہی کرم کی نگاہ
آپ روشن کرو مشعل نور
ہے گناہون سے اوسکا دل جو سیاہ
باغی ہین جو دشمنان دین
ایک پل مین وہ ہو وین سارے تباہ
اسطرح سے اونہین ہزیمت ہو
شیر سے بہاگے جسطرح روباہ
سارے ہو جائین یکبیک معدوم
آپ کی راہ کے جو ہین بدخواہ
راہ پر لاؤن اونکو اب حضرت
جو کہ راہ خدا کے ہین گمراہ
یہ مرادین دلا دو اللہ سے
یا حبیب اللہ فی سبیل اللہ
دین و دنیا مین اپنے سنی کو
خوش رکہو ہر طرح سے دین کے شاہ

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم در احوال سوسمار

ہے محمد ہادی کون و مکان
ہے محمد رہنمائے انس و جان
ہے محمد سرور دنیا و دین +
ذات جسکی رحمۃ للعالمین
مومنو خاموش رہکر باادب
کیا مین لکہتا ہون اوسن لیجئے اب
باطہارت ہاتہہ مین لیکر قلم
معجزہ حضرت کا کرتا ہون رقم
کی یہودیون نے ایسی مصلحت
آزمائین کچہہ محمد کی صفت
الغرض اون سب نے لا اک جانور
رکہا ایک تہیلی مین اوسکو باندہ کر
گہوڑ بہوڑ اوسکو کہین اہل دکن
گوہ اوردو مین کہین سب مرد و زن
فارسی مین نام اسکا سوسمار
اوسکا ہے اکثر پہاڑون مین قرار
پر وہ جلکر آگ سے تہا مر گیا
جلکے وہ ایسا تہا جیسے کویلا

الغرض وہ روبرو حضرت کے آئے
باادب ہوکر وہ تہیلا رکہدیا
اور کہا ہم کون ہین فرمائے
کیا ارادہ رکہتے ہین تبلائے
اوراس تہیلی مین کیا شے ہے نہان
گر خدا کے ہو نبی کیجئے بیان
سنکے حضرت نے خدا سے کی دعا
حق نے تب حضرت کو آگہ کردیا
جب یہ حضرت نے کیا اونسے کلام
جانتا ہون تم یہودی ہو تمام
یہ ارادہ تم سبہون نے ہے کیا
آزمانا مصطفےٰ کے پاس جا
گروہ بولے حال اس تہیلی کا اب
جب تو ایمان لاوینگے ہم سبکے سب
ورنہ جہٹلا دیوینگے اسوقت ہم
دیوینگے ذلت اوسے ہوکر بہم
یہ تمہارا ہے ارادہ صاحبو
دی خبر اللہ نے مجہکو تم سنو
اوراس تہیلی مین ہے یک جانور
تمام اسکا گوہ ہے مشہور تر
پر ہوا ہے جل کے وہ مثل کباب
کہول دو تہیلی کا منہہ اب بیحجاب
جسگہڑی کہولے وہی تہا جانور
سچ کہ جلکر کوئلہ تہا سربسر
حکم حق آیا کہ تم یا مصطفےٰ
اوسکو زندہ کردو باصدق وصفا
پہر تو حضرت نے اوسے زندہ کیا
جب ہوا زندہ تو حضرت سے کہا
السّلام اے سید دنیا و دین
السّلام اے رحمۃ للعالمین
مردے کو ہے زندہ کرنا تیرا کام
السّلام اے روح اعظم السّلام
گر مین ہونگا آدمی یا مصطفےٰ
حال اپنا سب کہونگا برملا
جب تو حضرت نے خدا سے کی دعا
بنگیا وہ آدمی ایک مرتبا
آدمی جب بنگیا وہ سوسمار
پشت خم ہوکر کہا تب ایکبار
مرحبا اے ذات اکرم مرحبا
مرحبا اے رحم عالم مرحبا
عرض کی حضرت سے یا خیر الورا
اب سنو میرا مفصل ماجرا
وقت مین موسیٰ کے اے شاہ ہدا
آدمی مین تہا مگر عالم بڑا
امت موسیٰ مین تہا یا مصطفےٰ
اپنے مذہب مین تہا کامل خوب کیا

جب پڑہون توریت مین یا مصطفیٰ
نام آتا تہا تمہارا جا بجا
جبکہ مین پڑہتا تمہارے نام کو
دشمنی ہوتی تہی مجہہ ناکام کو
بسکہ ہوکر مے نہایت دل ملول
چہیلتا اوس نام کو مین یا رسول
چہیلون گر سو بار بابغض تمام
پہر لکہا جاتا تہا قدرت سے وہ نام
دیکہتا پر سے یہ گر نام آپ کا
بغض سے آتش مین اوسکو ڈالتا
ذکر ہے اک روز کا یا مصطفیٰ
مین نے ڈالا آگ مین نام آپکا
غیب سے آیا طپانچہ ناگہان
پہر ندا آئی کہ سن اے بدگمان
بافضیلت یہ وہ اسم پاک ہے
صاحب عزت شہ لولاک ہے
جسطرح اوسکو جلایا اے لعین
اسطرح توبہی جلے گا بالیقین +
جبکہ یہ آواز آئی کان مین
مسخ صورت ہوگئی اوس آن مین
آدمی کا ہوگیا مین سوسمار
شکل دیگر ہوگئی تب ایکبار
پہر تو گہبرا کر بہ نا امید و یاس
پہنچا مین یکبارگی موسیٰ کے پاس
عرض کی موسیٰ سے اے صاحب کمال
اسطرح سے ہوگیا ہے میرا حال
واسطے میرے دعا فرمائیے
صورت اصلی یہ مجہکو لائیے
پوچہا جو موسیٰ نے مجہسے ماجرا
حال جو گذرا تہا مین نے سب کہا
جب تو موسیٰ نے نہایت ہو خفا
کی ملامت مجہکو جب بے انتہا
بولا اے مردود تونے کیا کیا
جیسی بے ادبی کی ویسا پہل ملا
پہر تو زاری کرکے موسیٰ سے کہا
واسطے میرے کرو حق سے دعا
پہر نہین کرنے کا ہرگز ایسا کام
مین نہ واقف تہا کہ ایسا ہے یہ نام
سنکے یہ موسیٰ نے کی حق سے دعا
رد ہوئی اوسوقت اوسکی التجا
جب دعا موسیٰ کی بالکل رد ہوئی
بات یہ اوسوقت پر مجہسے کہی
تونے بے ادبی کی جسسے بے حیا
اوسکی ہی مقبول ہوویگی دعا
سنکے یہ مین نے خدا سے کی دعا
یاالٰہی ہے یہ تجہسے التجا

مصطفےٰ کے وقت تک مجکو خدا
زندہ رکھہ لیتے کرم سے اسجگہہ
الغرض موسیٰ سے لیکر آپ تک
ہوگئے جتنے نبی بے شبہ وشک
مین نے چاہا ہراک سے چاہا مدعا
ہر پیمبر نے ہی مجھہ سے کہا
جا محمد مصطفےٰ کے پاس تو
ہے تیرا حامی وہی بے گفتگو
ہوگئے ناامید ہر ایک سے مین تہا
وادی ویران مین مین سر مارتا
ہو تمہارے فضل کا امیدوار
پھر رہا تھا دشت مین ہو بیقرار
ذکر ہے یک روز کا ایک مرتبہ
ہاتف غیبی سے آئی یہ ندا
کر خوشی اے دل جلے پہر آ ہی گیا
لے زمانہ مصطفےٰ کا آگیا
مین نے ہاتف سے سنی جب یہ خبر
بے تحاشا دوڑا یا خیر البشر
تاکہ پہنچون آپکے قدمون تک
دیکہکر پاؤن سعادت یکبیک
جبکہ دوڑا ہو نہایت بیقرار
آگ تہی چوطرف بس یک پر شرار
جسطرف کرتا تہا منہہ اسطرف کو
آگ آتی تہی نظر بس روبرو
شوق مجہکو آپ کا تہا یا رسولؐ
کرلیا اوس آگ مین جلنا قبول
جا پڑا اوس آگ مین ایک مرتبہ
یا رسول اللہ مین جل کر رہ گیا
یہ یہودی مجہکو وہان سے یکبیک
لائے حضرت آپکے قدمون تک
شکر للہ میری برآئی مراد
آپکی رحمت ہوئی مجہپر زیاد
کہکے یہ کلمہ پڑہا اوسوقت پر
مرتبہ اوسکو ملا اک معتبر
ہوگیا اللہ کی درگہ مین قبول
ہوگیا وہ ایک صحابی رسولؐ
وہ جو تھے جتنے یہودی دل سے تب
پڑھ دیا ہراک نے کلمہ باادب
ہو مشرف سب کے سب ایمان سے
رہگئے خدمت مین دل اور جان سے
مجہکو ہی فضل وکرم سے یا رسولؐ
کیجئے اپنی غلامی مین قبول
آتش عصیان سے جلکر ہون کباب
بخش صحت مجہکو اے عالیجناب
جسطرح جنور ہوا ہے دل میرا
بخشئے انسانیت یا مصطفا

بخشئے حسرت کو اور مسلم کو سب
قابل ولایق کو اور حنفی کو بس +
اور جو ہین میرے اقارب یا نبی ص
اور سب اہل جماعت کو مدام
اور تمامی مؤمنین اور مومنات
اور اس سنی کو تم یا مصطفےا ص
بس یہ سنی آپ کا ہے مدح خوان
مصطفے پر دل سے اے سنی مدام

خوبیان دنیا و دین کی روز و شب
نعمت عقبیٰ پہ دیجے دسترس +
دو جہان مین وے رہین خوشدل سبھی
یک دلی بخشو آرام تمام +
ہر دو عالم مین رہین راحت کے ساتہ
مت کرو ہر حال خدمت سے جدا
کیجئے اس پر عنایت ہر زمان
پڑہ درود و فاتحہ ہر صبح و شام

علیہ الصلوٰۃ والسلام

معجزہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در احوال آہو

محمد شافع کل مذنبین ہے
محمد رحمۃ للعالمین ہے

محمد رہنماے گمرہان ہے
یقین ایمان بخش کا قران ہے

محمد زینت دین و یقین ہے
محمد دافع ہر کفر و کین ہے

سنو اے مومنو یہ میرے تقریر
کہ اعجاز نبی کرتا ہون تحریر

عرب کے سمت ہے اک شہر معمور
ہے طایف نام اوس بستی کا مشہور

یہودی کوئی ایک ہتا تہا اوسجا
وہ جنگل مین ہمیشہ صید کرتا

اوسی معمول جا کر دشت اندر
لے آیا اک ہرن مادہ پکڑ کر

رکہی مضبوط تر رسی سے بند کر
تہے اوس ہرنی کو دو بچے مقرر

مگر جنگل مین تہے وہ آہ بہرتے
نہایت غم سے مانکو یاد کرتے

مصیبت کیسی ان بچون پہ آئی
تہے اک بہوکے دگر ماں کی جدائی

تہی ہرنی ادسطرف غمگین نہایت
تہا بچون کا بچہڑنا اوسپہ آفت

اودہر بچون پہ تہی ایک بیقراری
ادہر ہرنی کہڑی تہی غم کی ماری

اودہر بہوکے پیاسے بچے دونو
ادہر بہی غم سے فاقہ تہا ہرنکو

او دہر بہوک سے بچے تہے بدم
تڑپتے تہے اودہر ہوگئے پیاسے
اودہر ہرنی کہڑی تہی سخت ناچار
مسلمانو ذرا دیکہو نظر کر
کسی کا دوست کوئی چہوٹ جاوے
خصوصًا ہونی بچون کی جدائی
اگر انسان ہو یا ہووے حیوان
تہی ہرنی گرچہ وہ حیوان لیکن
اگرچہ ہوگئی تہی سخت تر قید
دعا یہ دل مین کرتی تہی آلہی
خدا کا فضل کچہہ ایسا ہوا جب
کہا ہرنی نے اسے سالار عالم
کہ ہو تم رحمت عالم بشہرت
فقط انسان کے راحم نہین ہو
کہا حضرت نے کہہ کیا تجہپہ غم ہے
کہا ہرنی نے ناحق مجہہ کو کر صید
میرے چہوٹے ہین بچے مصطفےٰ اود
سوا میرے نہین ہے انکا غمخوار
وے بہوکے ہونگے تلملاتے
خبر یہ بہی نہین یا مصطفےٰ اب
وے شاید زندہ ہین یا مر گئے ہین
میری یہ عرض ہے یا مصطفےٰ اب
پلا کر دودہ بچون کو مین اسدم
ادہر ہرنی پہ تہا اک سخت تر غم
بچہڑ کر مان سے بچے ہو نراسے
یکایک قید مین ہو کر گرفتار
مصیبت جو تہی ان بچون کے اوپر
تو وہ سووے نہ پیوے اور نکہاوے
بڑی ہوتی ہے اک لیر برائی
محبت سب کو ہے بچون کی یکسان
محبت سے نکہائی کچہہ وہ اوسدن
مگر فضل خدا پر کرکے امید
طفیل مصطفےٰ وے تو رہائی
رسول اللہ آئے ناگہان تب
میری فریاد ہے اک تم سے اسدم
مصیبت مین ہون مجہپر کیجیے رحمت
کہ تم تو رحمۃ للعالمین ہو
کہ جس باعث سے تو یون چشم نم ہے
رکہا ہے اس یہودی نے مجہے قید
ہین جنگل مین نہین ہے دودہ اونکو
پلاوے دودہ اور انکو کرے پیار
جدائی سے میری آنسو بہاتے
بچہڑ کر مجہسے ہین وہ سمجہہ اب
نوالہ شیر کا ہوکر گئے ہین
مجہے چہڑوا دو واتہ بہر خدا اب
چلی آتی ہون اب اے شاہ اکرم

یہ سنکر کیفیت ہرنی سے حضرت کہے اسدم یہودی سے بہ الفت
مین ہون ضامن اسے تو چھوڑ دم بہر + بلاکر دودہ آوے گی مقرر
اگر آوے گی یہ پہر کر نہ اسجا تو پہر اوسوقت کر مجہسے تقاضا
ہوئے ضامن وہ ہرنی کے جو حضرت یہودی نے اوسے چھوڑی بعجلت
ادہر کو وہ یہودی بے نہایت ہوا خوش اور دلپر آئی فرحت
تمامی قوم کو اپنے بلاکر + + کہا ایک کام کیا بن آیا بہتر
کہ مین نے آج ایک ہرنی پکڑ کر + رکہی تہی باندہکر رسی سے دربر
محمدؐ نے وہی ہرنی کی ضمانت ہے چہڑوائی اوسے مجہسے بدقت
ہے یہ بہی وعدہ یہ آویگی پہر کر نہ آوے تو تو مجہسے لے مقرر
محمدؐ کو مین لایا داؤ مین اب کہ کہلجاتا ہے اوسکا جہوٹھ اب سب
وہ جنگلی جانور ہے آویگی کب اسی پر اوسکو ذلت دیوینگے اب
ادہر کو تہا یہودی غافلی مین کہ ایسی گفتگو ہے جاہلی مین
اودہر جنگل مین ہرنی پہنچی جب او تو آئے روبرو وہ بچے دونو +
کہا اون دونون بچون نے ہرن سے تو آئی چہوٹ کر کس مکر و فن سے
شکاری آکے تجہکو لے گیا تہا تو آئی کس طرح سے پہر کے اسجا
کہا ہرنی نے اون بچون سے یکسر سنو احوال میرا کان دہر کر
رسول اللہ کو ضامن دیکے باہم پلانے دودہ مین آئی ہون اسدم
کہا بچون نے اے امان یہ کیا کی رسول اللہ کو ضامن دیکے آئی
اگر جہوٹا یہ تیرا وعدہ ہوا اب رسول اللہ کو ذلت ہوویگی تب
تو کرکے آئی ہے اب کام کیسا نہین پیوینگے اب ہم دودہ تیرا
رسول اللہ کی خدمت مین چلکر پئینگے دودہ تیرا اسدم مقرر
یہ کہکر ماں وے دو بچے یکایک محمدؐ کے قرین تب آئے بیشک
ہے ابتک یہ نشان طایف مین دیکہو جو پتہرون پر سے ہرنی آئی تہی او

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے نقش سم ابھی پتھر کے اندر
نظر سے دیکھتے ہین لوگ اکثر
غرض ہرنی معہ بچون کے آئی
سعادت دیکھکر حضرت کو پائی
یہودی کو تعجب ہوگیا جب
خدا نے راہ بتلائی اوسے تب
پڑہا کلمہ محمدؐ کا بہ شہرت
خدا نے دین کی دی اوسکو نعمت
جو چمکا اوسکے دل پر نور ایمان
یہودی ہوگیا اوسدم مسلمان
مجھے بھی یا رسول اللہ کرم سے
بچا لینا جہان کے درد و غم سے
یہ آفت سخت تر ہے مجھہ پہ آئی
کہو واس قید دنیا سے رہائی
مسلمانون کو ہو کچھہ ایسی ہمت
کہ جس سے کفر سب پاوے ہزیمت
تو سنی ختم کر اب پڑہکے صلوات
جناب سید عالم پہ و نزات

صلی اللہ علیہ وسلم

معجزہ خرما از جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے محمدؐ صبور راہنما +
ہے محمدؐ شکور شکر خدا
ہے روایت محمدؐ عربی
چار دن سے نکہائے تھے کچھہ بھی
چار پتھر شکم پہ باندہے تھے
وہ نشانے تھے چار فاقون کے
آئے اک روز فاطمہؓ کے گھر
بولے فاقہ ہے جو تہا یہ مجھہ پر
بھوک اسدم مجھے ہے نیکو نام
جو کہ حاضر ہے مجھکو لادے طعام
فاطمہؓ رو کے بولین زار و نزار
مین تصدق ہون تمپہ سو سو بار
چار فاقے ہوئے ہین تم پہ بھی ہم
ہمپہ گذرے ہین سات دن اکیدم
سیر آٹا رہا تھا گھر اندر
کیا کرون عرض اوسکو حصے کر +++
دونون بچون کو اب تلک بابا
تھوڑا تھوڑا پکا کے مین نے دیا
آج آٹا وہ ہوگیا ہے تمام
ہان مگر ایک رہا خدا کا نام
صبح سے ابتک آپکے پیارے
بلبلاتے ہین بھوک کے مارے
چھوٹے چھوٹے نواسے آپکے اب
تلملاتے ہین بھوک کے سبب

حال یہ سنکے فاطمہ سے تمام
پلٹے وہان سے رسول عالیمقام
اک یہودی سے پوچھا جا کر تب
مجھہ کو مزدوری کچھہ بتا دے اب
وہ یہودی یہہ بولا حضرت کو
ایسی مزدوری سے قبول کرو
پانی کھینچوگے تم اگر یہ سرور
دونگا ہر ڈول کو مین چار کھجور
راضی ہوکر اسی ہی حالت سے
پانی بہرتے تھے آپ وقت سے
پانچ ایک کھینچے تھے رسول اللہ
ڈول کی رسی ٹوٹی تب ناگاہ
ڈول پانی مین گر پڑا اجدم
اوس یہودی کو آیا غصہ بہم
مارا حضرت کو ایک طمانچہ جب
سرخ گالہ ہوا نہایت تب
گال اپنا پکڑا اسی حالت
آئے گھر فاطمہؓ کے تب حضرت
بولین جب فاطمہؓ کہ باباجان
کیا ہے حالت تمہاری سے کیجے بیان
آپ نے حال جب کہا یکبار
رو دیا فاطمہؓ نے زار ونزار
اوسطرف مان یہودی کی یہ حال
دیکھتی تھی غرض تمام وکمال
جانتی تھی کہ یہ محمدؐ ہے
سرور انبیاے امجد ہے
بولی بیٹے سے اپنے اے کمبخت
تو نے کی کیسی یہ خطاے سخت
وہ رسول خدا ہے برحق ہے
رحمت عالمین مطلق ہے
اونکو مارا بڑا گناہ کیا
تو نے اپنے کو کیون تباہ کیا
ایسے صابر پہ تو نے جبر کیا
دکھہ دیا تو نے اونے صبر کیا
جو وہ چاہے وہ کرسکے فی الحال
لیکن اوسکو نہ آیا اور خیال
بددعا کا نہ کچھہ خیال کیا
اپنی رحمت کو کام فرمایا
بددعا کا اوسے جو ہوتا خیال
کیا تیرا جانے کیسا ہوتا حال
جب یہودی کو آیا خوف خدا
خوف سے دل مین اپنے کانپ اوٹھا
ہاتھہ پہنچے سے اپنا کاٹ لیا
وہان سے حضرت کے روبرو آیا
پہلے وہ ہاتھہ اپنا نذر کیا
بعدہ عرض کی کہ اے آقا

میری تقصیر تم معاف کرو　دلکو میری طرف سے صاف کرو
مین نہ واقف تھا یا رسول اللہ　بھول کر یہہ گناہ کیا واللہ
سنکے فرمایا اوسکو حضرت نے　مقبل بارگاہ عزت نے
مین نے کی لے معاف تیری خطا　تجھکو ایمان حق کریگا عطا
ہاتھہ اوس کا کٹا ہوا لے کر　رکھا حضرت نے اوسکے پہنچے پر
کچھہ لعاب دہان اسپہ رکھا　حق تعالی نے بخشی اوسکو شفا
ہاتھہ آگے سے ہوگیا بہتر　طاقت آئی وہ ہاتھہ مین بڑہکر
جب یہودی نے صدق سے ناگاہ　کہدیا لا الہ الا اللہ
پڑہکے کلمہ بصدق احمد کا　یعنے اوس ذات پاک امجد کا
دونون مان بیٹے کیا کہون اس آن　ہوگئے دل سے صاحب ایمان
مجھکو بھی آج یا رسول اللہ　فضل سے اپنے کیجئے ایسی عطا
دست قدرت کٹا ہوا ہے میرا　اسمین طاقت دو تم براے خدا
اس جراحت کو ہو تمہاری یاد　مدح خوانی کا شوق ہووے زیاد
اور سخی کی یہ دعا ہو قبول　جو مقاصد ہین اسکے ہووین حصول
فتح دو مومنو کو اے آقا　کفر کا ہو مدام منہہ کالا
ختم کر کر بیان سے اے سخی　فاتحہ پڑہہ زبان سے اے سخی

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در احوال سہ مرد

محمد ہادی کون و مکان ہے　محمد رہنماے گمرہان ہے
محمد کا سنو یہ معجزہ ہے　کہ جس سے کافرون کا دل بہرا ہے
کہین سے تھے تین شخص اک جان و یکدل　وے تینون تین امت مین تھے داخل
کہ ابراہیم کی امت مین تھا ایک　دویم موسی کی امت مین تہا بیشک
تہا سیم عیسوی عیسی کی امت　اوسے تہی عیسوی مذہب سے الفت

پھر ابراہیم کی الفت مین جو تھا
کہا تب روبرو حضرت کے آکر
ہے ابراہیم سے کیا رتبہ اعلے
اونہین حق نے خلیل اللہ کیا ہے
کہا اوسکو رسول اللہ نے تب
خلیل اللہ لقب انکو ہوا ہے
کہا پھر موسی نے روبرو آ
تمہین کیا ہے فضیلت اسلئے بڑھکر
رسول اللہ نے فرمایا یہ اسکو
خدا نے طور پر موسیٰ سے کی بات
مکان لامکان پر مین گیا ہون
جواب اپنا لیا جب موسی نے
کئی مردے مسیحا نے جلائے
یہ سنکر خشم آیا مصطفےٰ کو
کہ یوسف کعب کی مرقد پہ جانا
یہودیون کا سب وہ مقتدا ہے
گواہی اسکی تم ان کو دلانا
ہوا مولا کو حکم مصطفےٰ جب
پکارے مرقد یوسف پہ جب جا
اسیدم قبر شق ہوکر وہ نکلا
علی سے بولا اے میرے عرب تم
علیؓ فرمانے مین آیا ہون اسجا
نہین ہین دین احمد پر یہ مایل
سمجھتا اپنا مذہب سب سے اعلیٰ
فضیلت ہے تمہاری سب نبی پر
دلیل اسبات کی فرماو ہے کیا
تمہین کیا مرتبہ ایسا دیا ہے
دلیل اوسکی یہ ہے کہتا ہون سن سب
حبیب اللہ مجھے حق نے کیا ہے
کلام اللہ نے موسیٰ سے کیا تھا
کہ جس سے فخر کرتے ہو سراسر
فضیلت اس سبب ہے میری سنلو
ہوئی اللہ کی میری یون ملاقات
مقابل ہو سخن حق سے کیا ہون
کہا پھر روبرو آ عیسوی نے
کہو یہ مرتبے تم نے بھی پائے
طلب کر کر کہا یہ مرتضےٰ کو
تم اوسکو قبر سے اسدم اٹھانا
وہ ساری قوم کا اک پیشوا ہے
نبوت پر میری قایل کرانا
گئے تینون کو لیکر مرتضیٰ تب
کہ یوسف قبر سے باہر نکل آ +
وہ مردہ پیر بس اک اہل دل تھا
کہو کسواسطے آئے ہو اب تم
نبی نے مجھکو تیرے پاس بھیجا
نہین ہونے کلام حق کے قایل

کہا یوسف نے وہ بیچ مصطفےٰ ہے یقین جانو وہ ختم انبیا ہے
مقرر صاحب لولاک ہے وہ کہون کیا مین رسول پاک ہے وہ
نبی سے بحث جب کی تہی جنہون نے گواہی اسکی جب پائی انہون سے
ہوے شرمندے اور جہوٹے نہایت خدا نے اونکو دی اسدم ہدایت
رسول اللہ کے وے روبرو آ لیا تینون نے پہر رستہ خدا کا
پڑہا کلمہ وے تینون نے بیکدم کیا اللہ نے اونکو مکرم +
مشرف ہوگئے ایمان سے تینون ہوے صدقے نبی پر جان سے تینون
مسلمانون پہ سب تم یا محمد بلطف خاص کیجئے فضل بیحد
نبی پر پڑہ درود اسوقت سنی وہ ہین بخشائے روز سخت سنی

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

محمد ہدایت دہ گمرہان محمد ہے سردار کون و مکان
سنو مومنو تم بگوش قبول مین لکہتا ہون اعجاز حضرت رسول
ہوا بولہب جبکہ سردار قوم تو بد ہوگئے سارے آثار قوم
لگا ہونے ظلم و ستم جابجا تو مکے سے نکلے رسول خدا
نبی بکر سے جاکے مانگی پناہ نہ دی اوسنے حضرت کو آرام گاہ
وہان سے نکل وہ شہ دلفروز رہے جاکے طایف مین تا چند روز
وہان جبکہ کی دعوت اسلام کی جو کی بات تہی نیک انجام کی
تہے وے سبہی سب دشمنان خدا مگر زید بن حارث اک دوست تہا
سخن پہ اونہین جب نہ آیا پسند لگے دینے حضرت کو سارے گزند
وہان سے نکلکر رسول خدا لئے دم ذرا باغ عتبہ مین جا
خدا ترس تہا اسجگہہ اک غلام تہا قوم نصارا عدس اوسکا نام
اک انگور کا خوشہ لاکر دیا تو بسم اللہ کہکر رسول خدا

خوشی سے اوسے لیکے کہانے لگے
تو حیرت مین آ کر کہا شخص نے

کہا جس فصاحت سے یہ لفظ تو
سنا مین نے ہرگز نہین ہے کبہو

کہا آپنے ہے یہ اللہ کا نام
کہ جس نام سے ہے جہان کو قیام

کہا آپ نے قوم تیری ہے کیا
کہا عیسوی ہون مین شاہ ہدا

کہا آپنے مجھسے سن بات یہ
یقین ہے وطن تیرا الیوس کا

کہا تم نے پہچانا کیونکر کہو
کہ تہا کون یونس بیان تو کرو

کہا حال یونس کا سن اے عزیز
رسولون سے تہا وہ ہی اک باتمیز

کہا آپ کا نام کیا وہ غلام
کہا شہ نے میرا محمد ؐ ہے نام

کہا اوسنے اوس وقت تعجیل سے
تیری شان ثابت ہے انجیل سے

تیری شان مین نے پڑہی ہے مدام
تو ختم رسل ہوگا اے نیکنام

خبر یہ ہی انجیل سے ہے مجھے
ستاوینگے سب اہل مکہ تجہے

کیا ہے خدا نے تجہے ارجمند
کسی سے نہ پہنچیگا تجہکو گزند

تیرا دین چارون طرف ہو عیان
ہو روشن تیرے دین سے سارا جہان

یہ کہتے ہے آ کر قدم پر گرا
کہا آج سے مین مسلمان ہوا

مجھے اپنا کلمہ پڑھا دیجئے
سب احکام دین کے بتا دیجئے

تو حضرت نے کلمہ پڑہا یا اوسے
سب اسلام اپنا جتایا اوسے

وہان سے شہ دین نے کعبہ کو جا
لشکرانہ وان طوف کعبہ کیا

مجھے بہی بفضل و کرم یا رسول ؐ
کرا اپنی تو خدمت مین اب بس قبول

فضیلت تیری مین کرون کیا رقم
کہ اب رہ گیا چاک ہو کر قلم

تحیت یہ کر ختم اب **سنیا**
ہو نعت نبی تجہہ سے کب سنیا

صلی اللہ علیہ وسلم

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم در احوال عکاشہ

کرے اول با وضو حمد خدائے دو جہان
بعد کچہہ لکہتا ہون مین حال نبی آخر زمان

ذکر ہے اک روز کا حضرت محمد مصطفےٰ
لیٹے تھے بستر پہ بس بیمار ہو کر ناتوان
ہو گیا اے مومنو کیا جب وقت نماز
سب صحابی متفق ہو آئے حضرت کے مکان
عرض کی ساروں نے حضرت سے یہ ہو کر باادب
آئیے مسجد کو اب آپ اے امام دو جہان
آپنے فرمایا اب مجہکو نہایت ضعف ہے
کچہہ نہین طاقت ہے اب میرے بدنکے درمیان
جاؤ تم صدیق اکبر کو کرو اپنا امام
بعد میرے ہے وہی بس پیشوا اے مومنان
حکم کے موجب صحابی سارے مسجد کو گئے
اور امام اپنا کیا صدیق اکبر کو وہان
دیکہا جب صدیق نے محراب خالی ہے پڑی
ہے نہین وہ ذات پاک بادشاہ انس وجان
مار کر نعرہ نہایت شور سے اک مرتبہ
کہا کے چلکر گر پڑے بیہوش ہو کر ناگہان
سب صحابیون نے پہر حضرت کو آکر روبرو
حال وہ صدیق اکبر کا کیا سارا بیان
سنکے سب احوال کو بولے محمد مصطفےٰ
لے چلو مسجد کو مجہکو تہام کر اے مہربان
جب تو عبد اللہ بن عباسؓ اور حضرت علیؓ
لے چلے حضرت نبی کو تہام کر دو پہلوان
گہس رہے تہے دو انگوٹہے مصطفےٰ کے خاک پر
گہر سے لیکے تا بمسجد پڑ گئے تہے دو نشان
الغرض مسجد مین جا صدیق کو کرکے امام
بیٹہکر پڑہ لی نماز ظہر شاہ مرسلان
اور تہوڑا وعظ فرما کر کہا اے صاحبو
الوداع ہوتے ہین ہم تم خوش رہو ہر ایک آن
ظلم کچہہ مین نے کیا ہے تمپہ یا کچہہ قرض ہے
مجہسے اب لے لیجئے جو کچہہ ہے بدلا بیگمان
سب صحابی آہ بہر کر شور سے رونے لگے
لے زمین سے تا فلک اک ہو گیا شور و فغان
اک عرب بولا ہین میرے تین درہم آپ پہ
آپنے دلوا دئے اوسکو وہ درہم اس زمان
دوسرا اک شخص آکر روبرو حاضر ہوا
اے مسلمانو عکاشہ نام تہا اوسکا عیان
بولا حضرت کو تمہارے ہاتہہ سے روز سفر
مین نے کوڑا کہایا ہے اے بادشاہ دو جہان
مین برہنہ پشت تہا اوسوقت پر یا مصطفےٰ
آپنے مارا ہے کوڑا مجہکو پہنچا ہے زیان
آپکے کہنے سے بدلا چاہتا ہون یا نبیؐ
ورنہ کیا مقدور ہے جو ہل سکے میری زبان
سنکے حضرت نے کہا اوسکو جزاک اللہ خیر
مار کوڑا تو بہی میری پشت پر اب اے جوان
سنکے یہ صدیق اکبر آہ بہر کر زار زار
رو رہے تہے دمبدم تہے چشم سے آنسو روان

کہتے تھے اس شخص کو سن اے عکاشہ ہوشمند
کیا نہین معلوم تجہکو ہین یہ سردار جہان
حشر مین کیا اسنے تجہکو کام پڑنے کا نہین
حق تعالی نے کیا انکو شفیع عاصیان
دیکہہ تو کچہہ تندرستی سے نہین ہین مصطفےٰ
مارے بیماری کے ہین بیطاقت وتاب وتوان
درعوض اوس ایک کوڑیکے تو مجہکو مار سو
مار مت انکو ہین بیطاقت نکل جاویگی جان
سنکے یہ اوسنے کہا جیسا ہے بدلا اوسکے سر
جاؤ تم کچہہ مت کہو اے پیشوای مومنان
بعد ازان حضرت عمرؓ نے روبرو آکر کہا
مار سو کوڑے مجھے تو لے عکاشہ اب یہان
اوسنے جب مانا نہین تو آکے عثمانؓ نے کہا
مارو سو تازیانے مجہکو ہون حاضر بجان
پہر عکاشہ کچہہ نہ سمجہا تو جناب مرتضےٰؓ
بولے مجہکو مار کوڑے تین سو تو ایکسان
الغرض سارے صحابی روکے بولے اس گہڑی
مار ہمکو اے عکاشہ تو جہان چاہے وہان
پر محمد مصطفےٰ کو اسگہڑی ایذا نہ دے
مارے بیماریکے لاغر ہین شہ کون ومکان
سنکے بولا کچہہ بہی ہو مین لونگا بدلا تو ہی
مین ہون اور حضرت نبی ہین سرور پیغمبران
جب عکاشہ سے کہا حضرت نبی نے العزیز
کونسا کوڑا تہا جس سے تجہکو مارا کر بیان
بولا وہ باریک کوڑا ہے کہ جس سے آپنے
زور سے مارا ہے مجہکو راستے کے درمیان
تہے وہان حاضر کہڑے اوسوقت پر سلمان پاک
بولے حضرت لاؤ وہ کوڑا ہے زہرا کے وہان
سنکے یہ سلمان گئے جب فاطمہ زہرا کے گہر
مانگا کوڑا فاطمہ سے حال وہ کرکے نہان
فاطمہؓ نے پوچہا سلمان سے نہایت کرکے ضد
بولو کس سے لیتے ہین بدلہ ہمارے باباجان
پہر تو سلمان نے سنایا فاطمہؓ کو حال سب
سنکے زہرا ہوگئی یکبارگی گریہ کنان
بولی اب ہرگز نہ دونگی تازیانہ تیرے ہاتہہ
کیونکہ بیماری سے بیطاقت ہین شاہ خاصگان
اسگہڑی بلواکے اپنے دونو بچون سے کہا
یہ لو کوڑا جاؤ نانا پاس تم اے طفلگان
اب تمہارے نانا جان سے کوئی لیتا ہے قصاص
درعوض ناناکے کوڑے کہاؤ تم ایجان جان
سنکے یہ ہمراہ سلمان کے وہ ہوکر دونو طفل +
چلدئے روتے ہوے اسدم بچشم خونچکان
ایک حسن تہا اور دیگر تہا حسین مجتبےٰ
پہنچے جب یکبارگی وہ دونو صاحبزادگان
ہو مخاطب وے عکاشہ سے لگے کہنے کہ اب
عرض ہے ہم دونون بہایونکی تو سن اے کاردان

دیکھتے ہین اپنے دشمن کو اگر تکلیف مین +
دشمنی سے در گذر جاتے ہین اوسدم دشمنان
وقت فرحت مین تو دشمن بہی ہوے جاتے ہین دوست
دیکھکر تکلیف کام آتے ہین اکثر دوستان
ایسی ہے تکلیف حضرت پر کہ لاغر ہین بہت
تن مین کچہہ باقی نہین اک پوست ہے اور استخوان
اے عکاشہ دوست ہے تو اس نبی کا کلمہ گو
کر معاف اللہ تجکو خوش رکہیگا جاودان
چہوٹے چہوٹے ہاتہہ سے اپنے بتاکر کہتے تھے
ایک کے بدلے مین ہمکو مار سو سو ایجوان
پر ہمارے ناناجانکو اب نہ دے تکلیف تو +
کر معاف اللہ کی خاطر ہوگا تیرا امتنان
کیا نہین تو جانتا یہ کون ہین اے بیخبر
حشر مین سب مومنونکے ہین یہی رحمت رسان
حشر کو ہو جیسے فولادی زمین تابنے کی ہو
آئیگا خورشید نیزے پر نہایت ہو طپان
خلق کے بہیجے پکینگے اس طرح سے اے عزیز
جسطرح پکتی رہے ہانڈی بروے دیگدان
اور خدا بیٹھیگا قاضی ہوکے تخت عدل پر
ہووینگے اوسوقت پر نائب ہمارے ناناجان
نفسی نفسی سب نبی بولینگے اوس میدان مین
امتی کہتے رہینگے یہ شفیع عاصیان
اے عکاشہ دونون ہم ہمراہ ناناجان کے
حق سے کردینگے شفاعت تیری تو ہو شادمان
رکہہ لے تو اب ہاتہہ اپنا واسطے اللہ کے
گر تو مارے گا تو اونکو ہووے گا رنج گران
سنکے یہ بولا عکاشہ تم نے سچ فرمایا پر +
اک کا بدلہ ایک لے یہ بات ہوتی ہے کہان
کہکے یہ بولا کہ اب جبہ اتارو یا نبی
مارتا ہون پشت پر مین ایک کوڑا بعد ازان
پہر تو یک غوغا ہوا رونیکا از بس اسگہڑی
شور ایسا ہوگیا کانپے زمین و آسمان
جبکہ حضرت نے اوتارا جبہ اپنے جسم سے
پشت پر مہر نبوت تہی جو اک رونق فشان
وہ عکاشہ ہاتہہ سے یکبار کوڑا پہینک اٹہہ
جاکے بوسہ لے لیا اوس مہر کا ہو شادمان
اور کہا حضرت نبی سے یا محمد مصطفےٰ
سنتا تہا مین آپ سے ہر وعظ مین ہر اک آن
بوسہ جو مہر نبوت کا لیا اوس شخص پر
آتش دوزخ حرام اسکو ہو سیر بوستان
اسلئے بی ادبی مجہسے ہوگئی ہے کیا کہون
میرے ہون عفو جرائم اے امام راستان
آپنے فرمایا اوسکو جنتی بیشک ہے تو
جو ملا تجہسے تو وہ بہی جنتی ہے بیگمان
سنکے یہ سارا مدینہ اٹہا تب یک مرتبہ
ملگئے یکبار اس سے وہانکے سب باشندگان

اور عکاشہ

اور عکاشہ بولا حضرت کو زیارت کیلئے
مہر یہ لکھدو مجھے اے خاتم پیغمبران

آپ نے حضرت علی کے ہاتھ سے لکھوا کے دی
مہر وہ کلمہ سے تھی جو پشت پر جلوہ کنان

اب تلک دستور ہے دیکھو عرب کیطرف کو
ملتے ہین قبر عکاشہ سے ہر اک خورد و کلان

مجھکو بھی اپنے کرم سے یا محمد مصطفےٰ
خواب مین تبلائے مہر نبوت کا نشان

زندگی مین مجھکو ہو جاوے زیارت آپ کی
گر نہ یہ ہووے تو میری زندگی ہے رائگان

کیجئے ایسا کرم تا عاقبت بالخیر ہو
یا نبی سنی تمہارا ہے غلام کہتران

یا محمد مصطفےٰ اسنی یہ ہو ایسا کرم
حشر مین بھی آپ کا ہر بار ہووے مدح خوان

علیہ الصلوٰۃ والسلام

قصیدہ وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از تصنیف سنی

مین اب حسن نیت سے سجدہ مین جا
کرون دل سے توصیف بار خدا

بقا ذات اوسکی ہے سبکو فنا
وہ واحد ہے ہمسر نہین دوسرا

محمد نبی صاحب جاہ کو +
کیا نور سے اپنے پیدا خدا

طرف سے نبی کے یہ سب خلق کو
کہ جیسے روز ہین حق نے پیدا کیا

اوسی نور سے کرکے صد ہا نبی
اونہونکو کیا خلق کا رہنما

جو دیکھا کہ یہ اپنے بندون لئے
کوئی صاحب رحم ہووے بھلا

محمد نبی سرور دین کو +
کیا رحمت عالمین ظاہرا

ہوے جب شفیع خلایق نبی
تسلی نے تب منہ دکھایا ذرا

جہان مین جو پہیلا محمد کا نور
تو اوس نور ذاتی کو چاہا خدا

خدا کو ہوا جب محبت کا جوش
رکھا ذات مین اسکو پھر اپنی لا

مگر نور تھا ذات سے کب جدا
فقط دیکھنے کو یہ ظاہر ہوا

وہ کیا تھا سبب تم سے کہتا ہون مین
تپ محرقہ سے وہ پر درد تھا

ہوئی صحت اکدن تو حضرت نبی
کئے نوش تھوڑا سا پانی منگا +

کہا بعد زہرا کو یہانتک بلاؤ
کہا دے میرے ساتھ کچھہ آج آ

یہ سنکر بلا سے بصد اضطرار
نبی عائشہؓ زہراؓ حسنینؓ تے
ابو بکرؓ آکر کہے پاس نبیؐ
مین غم آپ کا تا نہ دیکہون کبہی
غرض سارے اصحاب روتے تھے وہان
میرے بعد ہو حال تم سب کا کیون
غرض صبحدم کی نماز سعید
خوشی سے دیا صدقہ ہر ایک نے
خوشی سے رہے چارشنبے کے دن
مزاج نبی جمعہ کی رات کو +
وہ جسم مبارک جو تھا گل کے طور
ہوا ایسا حضرت کا تن ناتوان
نہ اوٹھنے کی طاقت نہ پہرنیکا زور
دو اصحابؓ حضرت کے فرمان سے
ابو بکرؓ صدیقؓ کو کہہ امام
نمازون سے بہتر نہین کوئی کام
کہو راستی سے ذرا دوستو
یہ سنکر صحابی سے کہے آپ کے
تمہارا کرم دیکہے آئینے مین
وسیلے ہو دین اور دنیا کے تم
کہا پہر نبی نے رہو سب مجہسے خوش
کہا روکے اسطرح اصحاب نے
تمہاری عنایت سے شرمندہ ہین
چلے آسے فرزند و مان آنکہہ +
کیا کچہہ تناول یہ پانچون نے آ
مین آگے تمہارے مرون تو بہلا +
یہ رو رو کے کہتے تھے صدیق آ
کہا جب نبی نے میرے استر پا
یہ سنتے ہی رونے کا غل مچگیا
پڑہی لے کے اصحاب کو مصطفے
کوئی نہ کوئی توسن بادپا +
خلاصہ طبیعت سے تھے حیدرؐ الورا
سنو عصر کے بعد اور ہی ہوا
ہوا خشک ایسا کہ کانٹا بنا
نہ چلنا نہ پہرنا نہ آرام تھا
نہ کہانا نہ پینا عجب حال تھا
لے مسجد مین آئے نبی کو اوٹہا
نماز سحر آپنے کی ادا +
وہان وعظ حضرت نے ایسا کیا
تمہارا مین کیا ہمیشہ ہوا
کہ مان باپ سے تہی زیادہ میا
قیامت تلک نقش ہو جائیگا
شفیع امم حامی دوسرا
مین ہوتا ہون اے یارو تمسے جدا
ہین ہم خوش رہو تم بہی خوش دعا
نہ بہولینگے ہم تا بروز جزا

کہے الوداع آکے منبر سے جب
وہ منبر سے رونے کی آئی صدا
نبی کی جو آواز غمگین سنے
وہ مسجد کی ہر اینٹ کو غم ہوا
وہان سے یتیم و مساکین کو
بلاکر دئے سیم و زر بار یہ
کہا ان غریبون نے اسطور سے
ہوئے بیوسیلہ ہم اے مصطفےٰ
ہوا اسدن ایسا مدینہ مین شور
کہ رونے کی ہر سنگ سے تھی صدا
کہا سب نے اب بیوسیلہ ہوئے
ہے اب کون وارث ہمارا بھلا
وہان سے نبیؐ گھر کے در پہ جو آئے
کہا آکے اک اونٹ روتا ہوا
مجھے چھوڑ جاتے ہو کس شخص پر
خبر کون لے میری یا مصطفےٰؐ
ٹپکتا ہوا اسر بروئے زمین
کھڑا تھا بہت شور کرتا ہوا
تو حضرت نے سمجھا کے اوس اونٹ کو
کہا فاطمہ سے کہ اے فاطمہؓ
رکھا کر عنایت تو اس اونٹ پہ
اسے دانا اور کاہ دے تو سدا
کہا دوسرے روز صدیق نے
مین یک خواب دیکھا ہون یا مصطفےٰ
کھڑی عائشہ اوڑھ چادر کو تھی
ہوا سے الگ اوڑ گئی وہ ردا
کہا آپنے بیوہ ہووے گی وہ
یہ تعبیر اوسکی ہے اے باوفا
وہان سے یہ حضرت عمر نے کہا
مجھے خواب اسطور سے ہے پڑا
شکستہ میرا خواب مین عدل ہے
کہو مجھکو اوسکی ہے تعبیر کیا
کہا آپنے عدل ہے میرا دم
کوئی دم مین ٹوٹے گا یہ دم میرا
کہا پھر تو عثمان نے اسطرح سچ
مجھے یا نبی خواب ایسا پڑا
کہو اوسکی تعبیر کیا ہے مجھے
ورق ایک قرآن کا اوڑتا چلا
کہا آپنے اس ورق سے یہ ہاے
میری روح تن سے اوڑیگی بجا
جناب علیؓ نے ادب سے کہا
کہ اک خواب پر سوز مجھکو دکھا
کھڑا تھا مین بکتر پہن یا نبیؐ
وہ بکتر میرے جسم سے کھل پڑا
نبی بولے بکتر ہے مجھسے پناہ
نہ تھا کیا پناہ مین تیری مرتضےٰ

اوٹھونگا جہان سے مین یا مرتضےٰ
غرض بے پناہ مجھہ سے تو ہوویگا
کہا عائشہ نے یہ حضرت سے پھر
مجھے رات کو خواب ہے یہ دکھا
میرے گھر کا کھم لوٹ کر گر پڑا
کہا اوسکی تعبیر کیا مصطفےٰ
کہا خواب ایسا جو عورت کو ہو
یقین ہے کہ مرد اوسکا مرجائیگا
کہا بعد زہراؓ نے حضرت سے یہ
دکھا خواب مجھکو بھی اسطرح کا
ورق ایک قرآن کا تھا میرے ہاتھہ
یکایک ہوا پر اُلگ اوڑ گیا
کہا بی بی زہرا سے حضرت نے یہ
مین کہتا ہون تجھسے سن اے فاطمہؓ
ورق سے ہے مطلب سمجھہ میری ذات
پڑھاتا تھا قرآن مین تجھکو سدا
ہے نزدیک دنیا سے اوٹھہ جاونگا
رہے گی تو غمگین اے فاطمہؓ
کہا بعد حسنینؓ نے اسطرح
کہ اک خواب دیکھا ہے ہم نے بُرا
ہے ایک تخت وہ ہے ہوا پر چلا
تلے اوسکے روتے تھے تھا سر کھلا
کہا ان سے حضرت محمدؐ نے یہ
جگر گوشے سنو یہ کہتا مرا
ہے میرا جنازہ جو دیکھا ہے تخت
لیجاوینگے اوسکو فرشتے اوٹھا
جنازے کے نیچے میرے ہوونگے
کہ تم دونو بھائیونکا ہو سر کھلا
یہ سنکر مچا شور ماتم کا وہان
ہر اک جائے رونا مدینہ مین تھا
کہا آکے اوسوقت جبرئیل نے
سلام علیک اے نبیؐ مصطفےٰ
نبی نے جواب سلام اوسکو دے
کہا کیفیت کیا ہے مجھہ کو سُنا
کہا حق نے بعد از سلام آپکو
اگر زندگی چاہو تو مصطفےٰ م
لور کہتے ہین قندیل یاقوت مین
کہو تو تمھین عرش پر مصطفےٰ ص
یہ فرمان سنکر نبی نے کہا
بہت مجھہ پہ احسان ہے تیرا خدا
موے پر بھی امت مین اپنی رہون
جتنے تک مین امت کے اندر ہی تھا
کہا پھر تو جبرئیل نے اس طرح
تمہارے لئے جاکے یا مصطفےٰ
لے آتا ہون کپڑا مین جنت سے اب
کفن کو تمہارے شہ انبیا

سہا السلام علیکم

کہا ایسا جبوقت جبریلؑ نے
تو حضرت محمدؐ نے ایسا کہا
کفن جسطرح میری امت کو ہو
کفن مجھکو بہتر ہے اوسطرح کا
ہوا حکم اللہ کا اے میرے دوست
تجھے کون سے غم نے مضطر کیا
کہا مجھکو امت کا غم ہے بہت
گنہ سے نہ ہو اس کا چہرہ بُرا
کہا حق نے ایسا نہ ہوگا کبھو
گنہ کے سبب انپہ یا مصطفےٰ
نصیحت کے خاطر فرشتونکے ہاتھ
خلایق پہ بھیجینگے قحط و وبا
یہ سنتے ہی حضرت کو غم ہوگیا
نہ ہرچند غم کر یہہ فرمان ہوا
شہادت کا درجہ اسے دیوینگے
وبا کے سبب سے جو مر جائیگا
جو یکدن ہو بھوکا اگر قحط مین
ثواب حج کا اوسکو کرونگا عطا
رسول خدا نے کہا رب سے یہ
خلیفہ جو ہارون موسیٰ کا تھا
گذر جاؤنگا گر مین دنیا سے یہ
یہ کہہ کسپہ امت کو چھوڑون بھلا
کہا حق نے مت غم کرا میرے دوست
خلیفہ مین امت کا تیرے ہوا
مجھے سونپ دے اپنی امت کو تو
مین جسکا خلیفہ ہون ڈرا وسکو کیا
سو یہ سنکے حضرت بہت خوش ہوے
کیا شکر اللہ سجدے مین جا
ہوا بعد ازان پھر یہ فرمان حق
تجھے یا نبیؐ او کرون گا عطا
کہ جس سے تو خوش ہو ویگا یا نبیؐ
ہوس کچھہ نہو گی تجھے مصطفےٰ
میری طبع ہو ویگی اوسوقت خوش
رسول خدا نے یہ حق سے کہا
میری جبتک امت نہ سب بخش جاے
خوشی مجھکو ہو گی نہ اسکے سوا
کہا ایسا جبرئیل نے آپکی
مین اب پیشوائی کو یا مصطفےٰ
لے آتا ہون جنت سے اوقت یہ
نبی اور شہیدون کا یہان قافلہ
مین دوزخ کے دروازے کرتا ہون بند
کرون آٹھون جنت بہی آراستہ
یہ کہکر مرخص ہوئے جبرئیل
کچھہ آرام حضرت نے اوسدم کیا
تو اوسدم ادب سے پکارا کوئی
عرب ایک آہستگی سے ذرا

کہا یا حبیب خدا مجھکو اب
اگر ہو اجازت تو آؤن چلا
تو زہرا نے اوسکو کہا کون ہے
کہا اوسنے مین ہون مسافر کھڑا
کہا فاطمہؓ نے ذرا صبر کر
کہ سوتے ہین اسوقت خیرالورا
کہا مجھکو فرصت نہین ایکدم
بہت دور سے آرہا ہون چلا
کہا پھر تو زہرا نے غصے سے جب
چپ اب ٹھہر بے ادبی کرتا ہے کیا
رہا سنکے زہرا کے غصے کو چپ
تو ہشیار ہو کر نبی نے کہا
نہ کر غصہ اوسپر تو اے میری جان
نہ اعرابی ہے شخص ہے دوسرا
تنون سے ہے جانکو کرے وہ جدا
گھرون مین وہ ویرانی ڈالے سدا
یتیمی وہ لاتا ہے بچون کے سر
کرے مرد کو عورتون سے جدا
کھلے سر بٹھاوے جہانکو تمام
کئی دلہنون کو وہ بیوہ بنا
وہ بچون کو مانباپ سے کر جدا
پہپہولے کلیجے مین ڈالے سدا
نہین ہے وہ اعرابی اے فاطمہؓ
فرشتہ کھڑا ہے یہ آ موت کا
یتیمی تیرے سر پہ آتی ہے اب
میری جان لینے کو ہے وہ کھڑا
کسی سے وہ ڈرتا نہین میری جان
نہ ڈر گھر مین جاتا ہے ہر ایک جا
فقط میری خاطر ہے منظور اوسے
کسی کا نہین خوف اوسے فاطمہؓ
اوسے منع مت کر تو اے میری جان
کہے بے شبہ اندر تو اے بہائی آ
یہ سُن فاطمہؓ نے کہا روکے تب
نہ کھولون گی دروازہ بابا ذرا
کہا ایسا حضرت نبی نے اوسے
نہ کھولو تو در وہ ٹھہرتا ہے کیا
جو دروازہ کھولا یہ زہرا نے سن
وہ آکر قریب نبیؐ مصطفےٰ
کہا السلام علیک اے نبیؐ
مین جسواسطے آیا ہون ظاہرا
اگر حکم ہووے تو یا مصطفےٰ
کرون قبض تن سے مین روح صفا
نہین تو چلا جاؤن پھر یا نبیؐ
ہے اسبات پر اختیار آپکا
یہ بولے فرشتے سے حضرت نبیؐ
مین اسدنکو مدت سے تہا ڈہونڈہتا

چل اب قبض کر تن سے تو میری جان
لگا قبض کرنیکو جب تن سے جان
جو امت کی ہو سختئے جان کنے
کہ سکرات امت پہ آسان ہو
یہ سنکر کہا اوس فرشتے نے یہ
سنا جب تو حضرت نے کی یہ دعا
ہوا حکم خالق کا ای میرے دوست
اگر میرے بندے ہین سب یا نبی
قدم ساتہہ عالم کے جو کوئی سے چلے
نہ ہو جانکندن اگر فرض بعد
ہوا حکم خالق کا اسطرح سے
کہڑی رو رہی تہی بہت آہ مار
منایا جو حضرت علی نے اونہین
مجہے رونا زہرا کا آتا ہے خوش
یہ سنکر ہوا ایسا رونے کا غل
کہا فاطمہ نے کہ اے میرے باپ
مجہے بیکس و بیوسیا کئے
مجہے سونپ جاتے ہو کسکو کہو
نہ اس غم سے اب نیند آوے مجہے
نہ کہاؤن گی پیؤن گی ہرچند مین
تمہاری جدائی سے اسدم میرا
جلایا تمہارے کرم نے مجہے +
مجہے کون چہاتی لگاوے گا اب

یہ سنکر قدم چومے اوسنے اوٹہا
تو فرمایا حضرت نے اے باوفا
وہ سب سختی مجہپر تو رکہتا اوٹہا
وہ عاجز ہے سختی اوٹہاویگی کیا
میرا کیا ہے حضرت ہی مالک خدا
بصد عاجزی اپنے سر کو جہکا +
اگرچہ یہ امت ہے تیری بہلا
کرونگا کرم اونکے اوپر سدا
نہ ہوگا عذاب اسپہ سکرات کا
پڑہے آیۃ الکرسی جو کوئی سدا
گیا غم بہت خوش ہوے مصطفےٰ
سرہانے نبی کے اودہر فاطمہ رض
تو اتنے مین بولے نبی مصطفےٰ ص
اوسے منع مت کر تو اے مرتضیٰ رض
مدینے مین یک حشر برپا ہوا
میرے سر یتیمی ہوئی برملا
میرے دلپہ غم کا ہے نشتر لگا
مین روتی رہی تم چلے مصطفےٰ ص
مجہے فرش کانٹون کا بستر ہوا
مجہے آب و دانہ ہے آنسو میرا
کلیجا اکڑتا ہے یا مصطفےٰ ص
اگرچہ میری مان ہوئی تہین فنا
کرے پیار اب کون اے مصطفےٰ

جو روو ین حسینؓ و حسنؓ یاد کر +
ہے افسوس سایہ ڈھلا سر سے آج
کیا زخمی چہرے کو وہ نوچکر +
کبھو اپنے ہاتھون سے سر پیٹتی
کبھو کہتی یا رب یہ دن کیسا ہے
یہ غم باپ کا مجھکو مارے گا بیچ
حسین و حسن کو کبھو کہتی تھی +
چلو لپٹو سینے سے نانا کے اب
یہ دیدار نانا کا اب دیکھہ لو +
یہ سنکر ہوا شور اس طرح کا
زیادہ نہ گھبراؤ بچون کو روک
تو میری جدائی سے غمگین نہو
کہ تو فاطمہؓ جیسے جینے کے بعد
مگر میری امت کو مت بھول جا
ادہر تو حسین و حسن روتے تھے
ہمین چھوڑ جاتے ہو تم کسکے سر
کہ ہم دونون ضد کرکے روتے ہیں جب
کرے ناز برداری اس طور کون
ذرا آنکھہ اب کھولکر دیکھیے
ہلا کر کہا چھوٹے ہاتھون سے یہ
الٰہی اب اس چھوٹے سن مین ہمین
نبی نے یہ سن بات کو کھولی آنکھہ
کہا اے کلیجے کے ٹکڑے میرے

یہ فرماؤ سمجھاؤن کیونکر بھلا +
دو عالم کا سردار جاتا رہا
کہ ناخن ہر اک اسکا خنجر سا تھا
کبھو نوچتی بال کرکے بکا ++
چلا باپ مین ہو گئی بے نوا
نکلتا ہے نعرہ ہر اک آہ کا +
چلے نانا جان تم سے ہوکر جدا
پھر اسطرح ملنا کہان ہووے گا
یہ دیدار آخر ہے دیکھو ذرا +
کہ یکبار کانپے زمین و سما
یہ زہراؓ سے حضرت نبیؐ نے کہا
کر اب صبر تو سونپ بہر خدا
ملیگی میرے ساتھہ خوشحال آ
دعا مغفرت کی کرے فاطمہؓ
محمدؐ کے غم مین یہ آہ و بکا
جو تم ہم سے ہوتے ہین نانا جدا
اٹھاتے تھے کاندہے پہ ہم کو سدا
ہمارا وہ آرام آخر ہوا
کہ ہے آخری دید دیکھو ذرا
کہ نانا اٹھو کچھہ کہو لب ہلا +
نہ کرنا تھا غمگین اس طور سا
یہ سمجھائے اپنے گلے سے لگا
کرو صبر رونیکو تھامو ذرا

مگر باعث بخشش عاصیان
کہ تم دونون بہایونکے سر لگ چکا
نہ ہو لو کبھو میرے امت کو تم
تمہین سے یہ امت کا ہووے بہلا
حسن سے کہا اے میرے لخت دل
تجہے زہر ظالم کہلاوینگے لا
شہادت تیری زہر سے ہوویگی
تو سرسبز ہو حشر مین آوےنگا
اوسی سے ہو سرسبز امت میری
رہونگا مین خوش تجھسے اے باوفا
کہا پھر حسین مطہر سے جب
تیرے سر سے امت کو بخشے خدا
کبھو سر پہ امت بیکلیجے میرے
چلاوینگے نیزے جو اہل جفا
پسر اور بہائی بہتیجون کو سب
کٹا دے تو کربل کے میدان مین جا
غرض ظہر کے بعد پیارے میرے
چلے حلق پر تیرے تیغ جفا
میرے لعل تو لال ہو خون مین
چلا آ میرے پاس روز جزا
مجہے سرخروئی خدا پاس ہو
رہے سرخرو میری امت سدا
یہ کہکر ہوے سوے جنت روان
شفیع الامم صاحب دوسرا
ٹپکتا تہا ہر چشم سے خون سرخ
مدینے مین اسدم اندہیرا پڑا
محمد محمد محمد نبی
صلی اللہ علیہ وسلم
یہی شور تہا ہر طرف جابجا
دو شنبے کا دن تہا تہا ماہ ربیع
کہ تاریخ تہی بارہوین ظاہرا
کہ ترسٹھ برس کی تہی عمر شریف
تہا سن گیارہوان جب ہوے فوت شا
ہے حجرے مین ہی عائشہ کے صحیح
ہے تحقیق دفن نبی مصطفی
تو اے سنی اب ختم کر داستان
کہ روح مبارک پہ پڑہ فاتحہ
تو اے سنی کر عرض حضرت سے یہ
وہ ختم رسالت ہین شاہ ہدا
جب آؤنگا محشر مین ہو تشنہ مین
مجہے یا نبی دیجیے کوثر عطا
رہین ہر دو عالم مین عزت کے ساتھ
میرے جتنے شاگرد ہین باوفا
میرے دشمنون کو تو پامال کر
رہین خوش میرے دوست اور اقربا
یہ اہل جماعت کو سب یا نبی
زیارت ہو انکو تمہاری سدا

خدا کی عنایت سے اب یا نبی
رہین یہ محبت سے سب اکجا
نبی مصطفیٰ پر درود و سلام
تو اے سنی پہنچا بصدق و صفا

صلی اللہ علیہ وسلم

روایت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

گوش دل سے مومنو سن لیجیے اب
جو مین قربانی کا لکھتا ہون سبب
پہلے کعبہ تہا عرب مین خوشنما
بیت معمور مقدس نام تہا
آسمان اوپر وہ کعبے کو خدا
ہاتہہ سے ملکوت کے منگوا لیا
اوسکی اک مدت تلک خالی تہی جا
پر نشانی کے لئے ایک ٹیلہ تہا
جب زمانہ آیا ابراہیم کا +
اسطرح اونکو ہوا حکم خدا
بیت معمور مقدس کی جگہہ
تو اے ابراہیم میرا گہر بنا
اونکے اسماعیل ایک فرزند تہے
راحت جان و جگر پیوند تہے
ساتہہ اسماعیل کو لیکر خلیل
کی بنائے خانہ رب الجلیل
پانچ ہین اس سمت کو کوہ بلند
اونکے پتہر آپ کو آئے پسند +
جب فرشتے آ خدا کے حکم سے
دیتے تہے لا لا کے سنگ اون کوہ کے
کعبۃ اللہ خود بناتے تہے خلیل
دیتے تہے فرزند کیچڑ بے دلیل
بنتے بنتے کعبہ اونچا ہو گیا
پہر نہ پہنچا ہاتہہ اسماعیل کا
حکم رب سے آیا یک سنگ گران
رکہا اوس پتہر پہ کیچڑ اس زبان
پہر وہ پتہر اوٹہہ کے ابراہیم کو
دیتا تہا ہر وقت کیچڑ مو بمو
جب گہڑی تیار کعبہ ہو گیا
کی وہ پتہر نے خدا سے التجا
یا الٰہ العالمین مسرور کر
مجہکو اپنے گہر سے تو مت دور کر
حکم حق آیا اے ابراہیم تو
رکہہ جما کر ایک طرف اس سنگ کو
تا زیارت اسکی ہووے خلق مین
خوب عزت اسکی ہووے خلق مین
حکم ایسا جب کیا اللہ نے
سنگ چپکایا خلیل اللہ نے

کرسی ابراہیم کی ہے اسکا نام جسکی کرتے ہین زیارت خاص و عام
الغرض باعز و اکرام تمام ہوگیا تیار کعبہ والسلام
جب تو ابراہیم نے باشکر رب کی ضیافت خوب مسکینون کی تب
جب ضیافت سے فراغت ہوگئی جو کہ ہوتی تہی سخاوت ہوگئی
ایک شب دیکہا خلیل اللہ نے خواب حکم آیا دے تو قربانی شتاب
سبکی دعوت تو نے کی اے خوش قرین کیا ضیافت میری کچہہ کرتا نہین
خواب سے چونکا جو یہ سنکر خبر صبح کو قربان کئے یک سو شتر
دوسری شبکو کیا آرام جب حکم حق آیا کہ قربان کر دے اب
جب سنی اللہ سے پہر اوسنے خبر سو شتر قربان کئے بار دگر
تیسری شبکو جو سویا ذی ہمم حکم آیا دے تو قربانی بجسم
جب ہوئی ایک فکر ابراہیم کو عرض کی اللہ سے آزردہ ہو
یا الہی ہون نہایت دل ملول کیا کرون قربان جو تجہکو ہو قبول
حکم آمد اے خلیل نیک خو لن تنالوا البر حتی تنفقوا
میری رہ مین جو تری پیاری ہے چیز جلد کر قربان اوسکو اے عزیز
یعنے جو تیرا پسر ہے پاکذات اوسکو کر قربان اے عالی صفات
سنکے یہ کہنے لگا حق کا خلیل ع ذبح مین کرتا ہون اسکو یا جلیل
ایک پسر کیا ہے فدا تجہپر ہزار پر تجہے منظور ہو اے کردگار
حکم تیرا کسطرح ہووے عدول مین نے کی بیٹے کی قربانی قبول
پہر تو بیٹے کو سنایا حکم رب ذبح و قربانی کا وہ سارا سبب
تیری قربانی یہ ہے حق کی رضا بول کیا کہتا ہے تو اے باوفا
سنکے بیٹے نے کہا اے باباجان ہون رضاے حق پہ راضی بیگمان

قطعہ

برسرم صد گونہ احسان خدا است صد سرم قربان بقربان خدا است

گر قبولش افتد اکنون حاضر است
جان این مسکین قربان خدا است
آئین اب مجھکو سعادت ہے حصول
اور قربانی تمہاری ہو قبول
مین ہون راضی حکم رب پر جان سے
سر نہ پھیرونگا کبھو فرمان سے
جبکہ بیٹے سے سنی راضی کی بات
فکر کی دل مین خلیل نیکذات
مان کو اوسکی گر سناؤن یہ سبب
جان پر اسکی بڑا ہوگا غضب
اور کچھ ہووے تو پھر کیا بات ہے
ذبحیت فرزند کی آفات ہے
ایک ہی اسکو ہے بیٹا مہ جبین
ذبح پر اوسکے ہے راضی یا نہین
یا الٰہی کیا کرون ہیہات ہے
جان پر میری بڑی آفات ہے
گر محبت پر دل اسکا آئے گا
میرے وعدے مین خلل پڑ جائیگا
روک کر دل کو خدا سے کی دعا
یا الٰہی ہو میری حاجت روا
جیسا مین اسبات پر ہون استوار
وہ بہی راضی ہووے اے پروردگار
مانگ لی اللہ سے جب یہ دعا
پاس بی بی ہاجرہ کے چلدیا
بولا بی بی سے کہ اے روشن جمال
اسقدر آیا ہے حکم ذوالجلال
ذبح کر بیٹے کو میری راہ مین
تحفہ یہ مقبول ہے درگاہ مین
بولو کیا کہتی ہو ہے یہ حق کی بات
تم ہو راضی یا نہین اے نیکذات
سنکے بی بی نے کہا جب حکم رب
مین ہون حاضر جان و دل سے بے تعب

قطعہ

جان و سر قربان بر فرمان باد
اے فدائے نام او صد جان باد
شد بنائے کعبہ از حکمش بنا
صد پسر بر حکم او قربان باد
دل سے راضی ہوئین اسکے حکم پر
سو پسر قربان ہین کیا ہے یک پسر
حق کو سونپا مین نے اسمٰعیل کو
خیر اب لے جاؤ تم قربان کرو
دیکھا جب راضی ہے یہ فرمان پر
لے چلا مان سے جدا بیٹے کو کر
لے کے بیٹے کو خلیل معتبر
پہنچے رفتہ رفتہ ایک میدان پر

تب کہا بیٹے نے تم ای بابا جان
باندہو اک پٹی میری آنکھونپہ ہان
اور ایک پٹی تم اپنی چشم پر
باندہ لو آوے نہ تا مہر پسر
جسگھڑی مہر پسر آوے اوبل
وعدۂ حق مین پڑے گا بس خلل
جب تو ایک آنکھونپہ پٹی باندہ لی
اور ایک چشم پسر پہ بہی بندہی
ذبح کرنے کو سلایا خاک پر
اور چہری رکہی گلے پہ بے خطر
زور سے جب پہیرنے خنجر لگا
حلق بچے کا نہ ایک ذرہ کٹا
دہار تب اوس خنجر خونریز کی
گہسکے چقمہ پہ نہایت تیز کی
جب ملا بیٹے کے اوسنے حلق پہ
ہوگئی پہر دہار اوسکی کند تر
پہیرتا تہا زور سے صاحب قرین
پر وہ خنجر حلق پہ چلتا نہین
پوچہا ابراہیم نے خنجر کو جب
بول تو چلتا نہین ہے کیا سبب
حق نے دی اوسوقت خنجر کو زبان
یون لگا رو روکے وہ کرنے بیان
حق نے فرمایا تجہے قربان کر
جب کئی قربان کئے تونے شتر
تیری قربانی نہین آئی قبول
تو ہوا اسدم نہایت دل ملول
جب ہوا فرمان کہ کر قربان پسر
تو ہوا راضی خدا کے حکم پر
اور پسر بہی تیرا راضی ہوگیا
اپنی قربانی پہ اے اہل صفا
ہوکے راضی اسکی مان نے بہی کہا
مین نے سونپا تجہکو اے بارخدا
یعنی اسمعیل کو سونپا تجہے
یہ امانت میری ہے اب دیکہیے
حسن نیت سب کی سن اے سربلند
حق تعالی کو بہت آئی پسند
حلق پہ بچے کے اب تو مجہکو مل
بولتا ہے اے چہری تو جلد چل
حکم حق آتا ہے مجہکو دمبدم
ہان چہری متکر گلا اس کا قلم
ہے امانت ہاجرہ کی اسلیے
حق تعالی منع کرتا ہے مجہے
حکم یا تیرا سنون یا حکم رب
کیا کرون مین اے خلیل اللہ اب

قطعہ

چون بہ نرم حلق طفل بے گناہ
آہ می جنبد بعرش آلہ +
از وجود قدسیان آسمان
می برآید این زمان یک شور آہ
جا نکر کاٹون سے مجھے یارا نہین
کیا یہ طفل اللہ کا پیارا نہین
اسطرح خنجر خلیل اللہ کے سات
کر رہا تہا مومنو اوسوقت بات
تب جلالت سے ہوا حکم جلیل
جلد جا و بتے کو لے کر جبرئیلؑ
ذبح کرتا ہے پسر اپنا خلیل
ہان نہووے ذبح وہ اے جبرئیلؑ
رکہدے جا دنبے کو تو خنجر تلے
تاکہ اسمعیل میرا بچ رہے
حکم سے اللہ کے روح الامین
لیکے دنبے کو شتابی سے زمین
رکہدیا خنجر تلے اوسوقت آ
اور اسمعیل کو چہڑوا لیا
جب چلا خنجر گلے پر تیز ہو
تب خلیل اللہ نے دیکہا روبرو
دست بستہ ہے کہڑا آگئے پسر
رکہی پیشانی زمین پر شکر کر
مومنو فرماے حضرت مصطفےٰ
سنت ابراہیم کی لانے بجا
یعنے ایک بکرے کو تم قربان کرو
اور وہ بکرا ہے بے عیب ہو
مصطفےٰ کا حکم اے سنی مدام صلی اللہ علیہ وسلم
لا بجا ہر وقت ہر اک صبح و شام
مصطفےٰ پہ اور ابراہیم پہ
فاتحہ پڑہ سنی تو شام و سحر

کرامات حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت غوث الاعظم

قدس اللہ سرہ العزیز

کیا روایت ہے یہ غمگین دوستو
دل لگا کر آج تم مجہہ سے سنو
معتبر کنز العبادت ہے کتاب
اسمین لکہتا ہے یہ حال غم مآب
ایک یہودی تہا کوئی اے مومنو
قومیت مین اپنی بس باآبرو
اوسکو اک بیٹی نہایت تہی حسین
حسن سے جسکے خجل ماہ مبین +
اوسکی آنکہون مین یہ تہی جادوگری
دیکہکر جسکو مسخر ہو پری

دو نون دیدے دو سیہ بادام تھے
کاکل مشکین دلون کے دام تھے

کیا وہ دیدے بر سر نخچیر تھے
دیدۂ آہو پہ آہو گیر تھے

دیکھے گر پھر کر نظر جادو نگاہ
عاشقون سے کچھ نہ نکلے غیر آہ

مہ جبین رخسار گل ابرو ہلال
عاشقونکے خون پہ دیدے لال لال

تھی کمان ابرو و مژگان تیر تھے
سیکڑون دل اوسکے بس نخچیر تھے

زلف سنبل سرو قد غنچہ دہن
لعل لب سوسن زبان شیرین سخن

قد قیامت اور یہ تھی چہرے کی تاب
تھا سوا نیزے پہ گویا آفتاب

شعلہ رو تھی اور لباس اوسکا زری
حسن کے عالم مین تھی آتش بھری

غزل

یرورخود گر خرامان آمدے
عاشقان را جان درجان آمدے

تازگی بگرفتی از سر بوستان
چون نسیم تازہ خندان آمدے

چون کشادی طرۂ مشکین خود
بوی خوش در سنبلستان آمدے

دردمندان را اگر کردی نگاہ
درد را نفرت ز درمان آمدے

گر فشردی آب از گیسوی خود
در خجالت ابر نیسان آمدے

گر ز گوشہ آمدے ابرو کمان
صد دل و جان بہر قربان آمدے

ذرہ وار آن یافتی ای سخی نور
چون ببام آن مہر رخشان آمدے

اسطرح تھا حسن اوسکا لا بیان
جس سے شرماتا تھا مہر آسمان

الغرض وہ غیرت خورشید و ماہ
ہو گئی بیمار تھا حکم آلہ+

ایسا بیماری نے کچھ صدمہ کیا
ہو گئی معذور تر وہ دلربا

دونون آنکھین رنگین جب دیدے
دل شکستہ ہو گیا امید سے

کان بہرے ہو گئے اور پانون لنگ
پھر تو اوس گل کا ہوا کچھ اور رنگ

تن مین تھا لرزہ نہایت بیقرار
جسپہ لاغر ہو گیا دل سوگوار

گوشت گھلکر تھا عجب کچھ اسکا حال
استخوان باقی رہی تھین اور کھال

ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم اسکو تھا
اسطرح سے ہو گئی بیمار تر
اوس رخ پر حسن پر مانند ماہ
طرۂ مشکین جو تھا آراستہ
وہ قد سرو خرامان واہ واہ
وہ تر و تازہ جو تھا غنچہ دہن
وہ خرامان سرو قد نازنین +
اوس کمان ابرو نے جب گوشہ لیا
روغن ان دو چشم کے بادام کا
یعنے جو نقد بصارت اوسمین تھا
تن جو اوسکا پھول کے مانند تھا
مثل طوطی وہ جو تھی شکر زبان
مار تھی نسخون کی اوس بیمار پر
باپ نے دیکھا نہین ہوتا علاج
باغ مین اپنے اوسے لیجائے
شاید اس جا کی ہوا بھا جائیگی
شہر کے باہر ایک اوسکا باغ تھا
وہان بھی وہ بیمار و زاری مین رہا
روز و شب اسکو نہ کچھہ آرام تھا
اوسکی بیماری مین بس اوس کا پدر
شہر مین جاکر کے کچھہ فکر معاش
آپ بھی کر لیتا کچھہ زہر مار
چھوڑ کر اک روز اس بیمار کو

زندگی مین ذائقہ سکرات کا
اوسکو ہر مو سے بدن تھا نیشتر
آیا بیماری کا ایک ابر سیاہ
باد صرصر سے پریشان ہو گیا
خشک ہو کر بنگیا مانند کاہ
ہو گئے خوشیدہ ہوا لب بے سخن
ناتوانی سے ہوا مسند نشین
ہو گئے سب تیر مژگان ریخت
بہہ گیا جب ہو گئین وے بے جالے
لے لیا غارت گر علت نے آ
کیا کہون مین سوکھہ کر کانٹا بنا
آہ و نالے سے ہوئی فریاد خوان
پر دوا ہوتی نہ تھی کچھہ کارگر
مشورت کی دل سے اپنے لاعلاج
آب و دانہ بھی وہین پہنچائیے
صحت اوسکو کچھہ تو منہہ دکھلائیگی
لے گیا بیمار کو اس مین اوٹھا
پر کسی صورت نہوتی تھی شفا
آہ و زاری سے ہمیشہ کام تھا
خرچ کر ڈالا تمامی سیم و زر
اوسکے منہہ مین وہ چوا دیتا تھا آلق
کیونکہ رہتا تھا نہایت دل فگار
شہر مین جاکر رہا کچھہ کار کو

لگ گیا اس روز اوسکو ایسا کام
شہر مین ہی رہ گیا اک شب تمام
باغ مین بیمار وہ تہی بیقرار
درد بیماری سے روتی زار زار
بیقراری مین گئی جب شب گذر
ہوگیا یکبارگی وقت سحر
بہائی دل کو صبح کی ٹہنڈی ہوا
ہر پرندہ چہچہانے کو لگا
اک پرندکی صدائے دردناک
جب سنی اوسجا وہ نقش فرش خاک
ناگہان دلمین الم پیدا ہوا
جان پر اک اوسکی غم پیدا ہوا
آئی بے طاقت وہ اوٹہتی بیٹہتی
کرکے کچہہ ہمت وہ اوہٹتی بیٹہتی
جب گیا اوس جہاڑکے نیچے گذر
تہا پرندہ پُرالم اوس جہاڑ پر
پہر پرندے نے جو کی آواز غم
جوش دل کو آگیا اوسکے بہم
دونون آنکہون سے وہ تہی معذور تر
دیکہہ کچہہ سکتی نہ تہی پہر کر نظر
دیکہنے کی آرزو تہی مرغ کو
اوسکے دل اندر بہت اے دوستو
دیکہہ تو سکتی نہ تہی لیکن ذرا
آرزو سے اپنا سر اونچا کیا
اوس پرندے نے جو جہٹکے اپنے پر
گر پڑا قطرہ اک اوسکی آنکہہ پر
جب پرون سے اوسکے وہ قطرہ گرا
ایک دیدہ اوسکا روشن ہوگیا
کہل گیا دیدہ تو دیکہا کر نظر
مرغ اک بیٹہا ہے خونین تر بتر
خون پرون مین اور دل ناشاد ہے
مرغ بیٹہا کر رہا فریاد ہے
چشم پر اوسکی جو وہ قطرہ گرا
خون تہا اوس مرغک ناشاد کا
پہر تو اوسنے ہاتہہ دو پہیلا وسے
خون کے جب اور کچہہ قطرے گرے
خون ملا وہ دوسری بہی چشم پر
آگیا اوس چشم مین نور بصر
اور تہوڑا خون اوسکا جہیل کر
جب لگایا اوسنے اپنے جسم پر
جسم بے راحت کو راحت ہو گئی
چلنے پہرنے کی بہی طاقت ہوگئی
بدر سیما ہو گیا تہا جون ہلال
پہر نئے سر سے ہوا بدر کمال
جسم وہ کانٹا بنا تہا سوکہہ کر
ہو گیا مانند گل پہر تازہ تر

تاب بیماری سے تھا چہرہ سیاہ
پھر درخشان ہو گیا مانند ماہ
اک خوشی سے کر رہی تھی سیر باغ
لعل لب سے اوسکے تھا لالہ کو داغ
اوس گل رخسار پہ بلبل ہزار
یہ چھپاتے کر رہے تھے جان نثار
ایسے مین آیا وہان اوس کا پدر
دختر بیمار کی لینے خبر
دیکھتا کیا ہے نہ وہ بیمار ہے
اور نہ آوازہ دل لاچار ہے
غمزدہ ہو کر چلا جب ڈہونڈہتا
ناگہان اوس باغ مین دیکھے ہے کیا
غنچہ لب رشک چمن اک نازنین
ہے کھڑی پیا اوسکو پہچانا نہین
پوچھا اوس سے تب کہ ای رشک بہار
میری اک بیٹی تھی یہان بیماروار
کیا اوسے دیکھے ہو تم نے اس جگہ
بول دو دل اب پریشان ہے میرا
تب کہا اوسنے کہ اے بابا عزیز
کیا نہین بیٹی تمہاری یہ کنیز
دیکھکر پوچھا یہ کیا صورت ہوئی
کونسی صورت سے کہہ صحت ہوئی
باپ کو اوسنے سنایا ماجرا
اوس پرندیکا بہی بتلایا پتا
اوس یہودی نے جو دیکھا جھاڑ پر
ایک غمگین ہے پرندہ خون مین تر
پوچھا اوسکو جب اے مرغ کارساز
کس ولی کی ہے تو روح جان نواز
یا فرشتہ ہے کوئی افلاک کا
یا ہے دم کوئی ولی پاک کا
شکل بدلا کر یہان آیا کدھر
تیرے خون مین اسطرح کا ہے اثر
کسنے تجھکو آج مارا تیر ہے
کس شکاری کا ہوا نخچیر ہے
چھوٹ کر آیا ہے کہہ کس بار سے
غم نمایان ہے تیری آواز سے
عارضے سے یا کہ دل ہوتا ہے خون
یا کسی کے غم مین تو روتا ہے خون
اس پرندے کو خدا نے دی زبان
جب تو یہ کہنے لگا گریہ کنان
مین فرشتہ ہون نہ روح اولیا
یہ خیال خام دل مین تو نہ لا +
روح و بیون کی بدلتی ہے کہین
مومنو لکا یہ عقائد ہے نہین
کان رکھکر سن میرا اب ماجرا
مرغ ہون اک مین بہی غم کا مبتلا +

اب تو مارا مجھکو کوئی تیر ہے
ہان مگر غم کا یہ دل نخچیر ہے
پنجہ کھایا ہون مین غم کے باز کا
ہے یہی باعث میرے آواز کا
ہون نہ بیماری مین کوئی مبتلا
ہے مقرر غم کا مجھکو عارضا
خون بہاتا چشم سے مین غم گزین
کیا کرون کچھ جسم مین خون ہی نہین
حال مت پوچھ اب دل مغموم کا
ہے پر و نین میرے خون مظلوم کا
یعنی وہ حضرت نبی کا جانشین +
تن پہ کھایا اپنے زخم اہل کین
خنجر و تیر و تبر سے وائے غم
ہوگیا زخمی بصد ظلم و ستم
جسکو کاندھے پر بٹھاتے تھے نبیؐ
اوسکا تن زخمی کئے ہین اب شقی
جو رسول اللہ کا ہے دلستان
وائے غم وہ ہوگیا لو ہولہان
تیر جب اوسکو لگا میدان مین
چبھ گیا پیکان نبیؐ کی جان مین
جسگھڑی زخمی شہ والا ہوا
کربلا مین خون کا نالا بہا
اوسکے خون پہ چرخ نے خون رو دیا
ہوش ہر اک اہل جان نے کھو دیا
اوسکے جب خویش و اقارب کٹ گئے
زخم سے اونکے کلیجے پھٹ گئے
خون بہا جب شاہ نیکو فال کا
حال تب سے ہے یہ غم منوال کا
جب یہودی نے سنا یہ حال غم
رو دیا یکبار بادرد و الم +
مرغ سے بولا کہ کہہ بہر خدا
کون سے ہین وے رسولؐ کبریا
نام تو انکا سنا مجھکو بہم
ہوگیا جنکے نواسے پر ستم
سنکے یہ اس مرغ نے اک آہ کی
بولا کیا ہووے ثنا اوس شاہ کی

صلی اللہ علیہ وسلم

قصیدہ

آن شہ دین مظہر نور خدا است
سید عالم رسول کبریاست
شد وجودش موجب ہستی خلق
آن شہ کونین ختم الانبیاست
مقتدای دو جہان آن ذات پاک
جادۂ پیشینیان را پیشوا است
پایمالش آمدہ لات و منات
ذات پاکش رہنما و مہتدا است

دست عالم از ضلالت برگرفت / آنهمه گمگشتگان را رهنماست
حضرت موسی عصا به دار او / کلمهٔ او ما ضعیفان را عصاست
حضرت عیسی مسیحائی چه کرد / آن مسیح دردِ عصیان و خطاست
نفسی نفسی هر نبیؐ گوید مگر / در قیامت آن نبی دو سراست

محمد حق ازآم مقبولش عیان / نامش ای سخی محمد مصطفیٰؐ ست

صلی اللہ علیہ وسلم

اوس نبیؐ ہی کی یہ آل پاک ہے / جسکے خون مین تر جو یہ غمناک ہے
سنکے بولا وہ یہودی غم نکھا / حق تعالیٰ اونکو بخشیگا شفا
اونکے ظالم حق سے شرمندہ رہین / خون بہا تو کیا یہ یہ زندہ رہین
خون بہا کر ظالمون کے ہاتھہ سے / جیتے جی تو ہین نہ اس آفات سے
جام آب زندگی پیتے تو ہین / خیر گر زخمی ہوے جیتے تو ہین
گر وہ زندہ ہین تو بس اتنا ہی بس / ہو دیگی صحت یہ اونکو دسترس
آفتین گر جان پہ ہین انسان کی / خوف کیا ہے خیر ہووے جانکی
کاہیکو روتا ہے شور و آہ سے / رکھہ تو امید شفا اللہ سے
سنکے یہ اس مرغ نے اک آہ بھر / یون کہا رو رو کے اوسدم مار سر
ہے شفا زندونکی خاطر ایجوان / کیا ہوا ابتک نہین تجھپہ عیان
زندہ گر رہتا وہ فرزند علیؓ / کاہیکو ہوتی مجھے یون بیکلی
مصطفےٰ کا وہ نواسا مر گیا / سر کٹا کر ہاے پیاسا مر گیا
دیکھ لے یہ جسم اور یہ میرے پر / اوسکے ہی خون مین بھیگے ہین تر بتر
تب یہودی نے بعد غم یون کہا / واسطے اللہ کے کہہ کچھہ ماجرا
اونکی مظلومی سے جان اکہڑی ہے اب / بول مجھکو کیفیت اسوقت سب
تجھکو کس نے دی خبر اس حال کی / کیا ہے صورت مصطفےٰ کے آل کی
تب کہا اس مرغ نے ای باخبر / حال غمگین سن ذرا اب غور کر
ایکدن کا ذکر ہے ہم مرغ چند / سوے صحرا چلدئے اے ہوشمند

واسطے چارے کے نکلے سب کے سب
پر کہین چارہ نپایا ہم نے تب
مشورت تب کی کہ ہر اک ہو جدا
واسطے چارے کے جانا جا بجا
الغرض ہر اک وہان ہو منتشر
اپنے چارے کو چلا پر کہول کر
پہر تو چر چگ کرکے ہم یکجا ہوئے
آئے سب مل مل کے کرتے گفتگو
مہر کی گرمی سے جان بیتاب تہی
دہوپ سے چربی پگل کر آب تہی
دوپہر تہی سر پہ تہا جب آفتاب
ٹہرنے کی تہی زمین پر کچہہ نہ تاب
تاب چلنے کی نہ تہی انسان کو
دہوپ مین تہا اک تڑپتا جان کو
دہوپ کا لا تہا کہ جلتی تہی مین
تہے بہڑکتے شعلہاے آتشین
دہوپ سے بیتاب ہوکر ہم تمام
آئے سایہ ڈہونڈہتے باہم تمام
جہاڑ اک آیا نظر مین سایہ دار
جا کے اوسپر ہم نے تب پایا قرار
جب لگی اوس جہاڑ کی ٹہنڈی ہوا
دل پہ فرحت ہوگئی بے انتہا
کوئی تو سائے مین مرغولا کرے
کوئی بولی اپنی خوش بولا کرے
کوئی بولے آب اور دانے کی بات
کوئی اپنی سیر کر آنے کی بات
الغرض ہم سب وہان بایکدگر +
بات کرتے تہے خوشی مین آن کر
ایسے مین ایک غیب سے آئی ندا
ای پرندو چین سے بیٹہے ہو کیا
آج ہے آفات مین میرا حسین رض
تمکو خوش آئے بہلا اس جائے چین
دہوپ مین جلتا ہے میرا نازنین
تم یہان اچہے ہوے سایہ نشین
وہ وہان ہو کا پیاسا ہے کہڑا
آب و دانہ تمکو خوش آیا بہلا+
اوسکے بچے آہ ہر یکدم بہرین
تم یہان سائے مین مرغولا کرین
بلبلاوین بہوک سے بچے تمام
تمکو خوش آیا بہلا کیا طعام
پیاس سے نکلی ہے وہان اونکی زبان
کسطرح پانی پیا تم نے یہان
بند پانی اونپہ ظالم نے کیا
تم نے اچہا سرد و تر پانی پیا
آب و دانہ تین دن سے اونپہ بند
تمکو عیش اسجائے کیا آیا پسند

آب رواں تمسکو بہایا کس طرح
عیش یہان تمکو خوش آیا کس طرح
آہ و نالے کا وہان ہے غلغلہ
چہپانا تم کو کیا اچہا لگا
اب نہ آئی دہوپ کی کچھہ تمکو تاب
دہوپ مین جلتا ہے میرا آفتاب
سیکڑون اوسپر وہان چلتے ہین تیر
خون مین آغشتہ ہے میرا امیر
اپنے سب خویش و اقارب کو کٹا
آپ ہی تیار مقتل پر کہڑا
زخم کہائے شاہ نے تلوار سے
صاف پر کرتے ہو کیا منقار سے
قاتل اوسکے قتل پر تیار ہے
چین تمکو اب یہان ہر بار ہے
جسکو کاندہے پر بٹہاتے تہے رسولؐ
وہ زمین گرم پر ہے دل ملول +
قافلہ اوسکا وہان تاراج ہے
کیا جماعت خوش تمہاری آج ہے
جو پلا ظل رسول اللہ مین
تشنہ لب ہے وہ کہڑا جنگ گاہ مین
ظالمونکے اسپاب آفات ہے
تم کرو اس جا خوشی کی بات ہے
کچھہ بہی آیا تمکو اب اس کا خیال
ہے میرے محبوب کا کسطرح حال
الغرض ہم نے سنی جب یہ ندا
جسم مین ہر اک کے لرزہ پڑ گیا
اڑ چلے ہم جب بسوئے کربلا
جاکے کیا دیکہے کہ وہ شاہ ولا
ذبح ہو کر وہان پڑا ہے خاک پر
گرد اوسکے ہین پڑے خویش و پسر
جسم تیرون سے ہوا ہے چاک چاک
لاشۂ مظلوم ہے آلودہ خاک
مصطفےٰ کے جانشین کو دیکہکر
ہو گئی آفت ہماری جان پر
لاشۂ پرخون پہ لوٹے سارے جا
پہر وہان سے اوڑکے ہر اک چلدیا
کچھہ نہ تہی تب ایک کی ایک کو خبر
ہو گئی ساری جماعت منتشر
جسطرف دل لے گیا اوسطرف کو
ہر پرندہ اوڑ چلا بیہوش ہو
+ اسطرح سے مین بہی ہو کر پر الم
آگیا اوس جہاڑ پر با درد و غم
کاٹ لیتا حلق پر خنجر نہین
کیا کرون کچھہ تیز یہ شمشیر نہین
ہے یہ خون اوس کشتۂ شمشیر کا
ہے یہ خون زخم تن شبیر کا

دیکھکے یہ وہ مرغ وہان سے اوڑ گیا
یہ یہودی اُسجگہہ غمگین بیٹ
دل ہوا ازبسکہ اوس کا نرم تر
اپنی دختر سے کہا اے باخبر
جسکے خون مین اس طرح کا ہوا اثر
اوسکے جد کا کیون نہو دین خوبتر
الغرض بیٹی کو لے وہ باصفا
شہر مین جا کر اقارب سے کہا
دین محمد کا کرو تم اب قبول
وہ یقین برحق خدا کا ہے رسولؐ
حال جو گزرا سنایا انکو سب
اور دختر صحت پانے کا سبب
جب سنا خویشون نے اوسکے ماجرا
سب نے تب کلمہ محمد کا پڑہا
وہ یہودی بہی مع دختر وہان
پڑہ لیا کلمہ بدل ہو شادمان
دیکھیے شبیر کے خون کا اثر
درد کو ہر اک دوا ہے نیشکر
غم کرو شبیر کا اے دوستو
خوش رہو گے مصطفےٰ کے روبرو
بس کر اے سنی یہ غم کی داستان
کیا بیان ہووے کہ ہے قاصر زبان
فاتحہ پڑہ ابتو اے سنی بہم
ختم کر کر داستان درد و غم

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ دربیان شیخ صنعان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذات خالق قل ہو اللہ احد
لم یلد واحد ولم یولد احد
ذات باری لاشریک وحدہٗ
ہے رسول اللہ محمد عبدہٗ
صلوا صلوا علیہ و آلہٖ
والصلوٰۃ اللہ علی اصحابہٖ
بعد حمد و نعت کے ہو باادب
مین کرامت غوث کی لکھتا ہون اب
وعظ مین اک روز حضرت نے کہا
میرے کاندہے پر ہے پائے مصطفےٰ
ہین ولی جو حاضرین و غائبین
اور جو ہین اولین و آخرین
ہے قدم میرا سبھونکے دوش پر
حق تعالی نے مجھے دی ہے خبر
آپنے جسوقت یہ فرما دیا
فضل حق سے اولیا نے سُن لیا

یعنے وہ آواز شاہ کاملین
حاضرین و غائبین کے کان مین
سنکے یہ آواز شاہ اولیا
غوث الاعظم کا وہ پائے نیکتر
شیخ صنعان تہا جو پیر اصفہان
دوستان حق سے اک مین ہی تو ہون
تب فرشتے سنکے اس آواز کو
غوث نے سنکر شتابی سے کہا
آئی ایسی درگہ رب سے ندا
سب نے کاندہے پہ لیا میرا قدم
جو کہ رحلت پا چکے تہے اولیا
لیئے اپنی قبر سے گردن اوٹہا
شیخ صنعان نے کیا انکار اب
یہ نہین سمجہا وہ پیر اصفہان
یعنے آنحضرت محمد کا قدم
اوسکے پاے موجب برکات ہے
یہ نہین سمجہا کیا دیگر خیال
گر قبول اوسکو نہین میرا قدم
چپ رہے فرما کے اتنا دستگیر
شیخ صنعان نے یہ دیکہا شبکو خواب
ایک بت کے روبرو ہو با ادب
صبح کو وہ خواب اپنا کر بیان
خواب یہ اچہا نہین ہے دوستو

سن چکے سب اولین و آخرین
جبکہ پہنچا دی خدا نے آن مین
سب نے گردنکو جہکا کر یون کہا
دوش پر سر پر ہماری چشم پر
سنکے بولا کبر سے وہ ناگہان
کیا سبب اسکا قدم کاندہے پہ لون
لا کے پہنچائے وہ شاہ راز کو
اپنی جانب سے مین کچہہ بولا نہ تہا
مین نے پہنچایا جو تہا حکم خدا
عاجزی سے کرکے اپنی پشت خم
اون سبہون نے بہی قدم میرا لیا
سب نے رکہدی صاف میرے زیر پا
یہ نہین معلوم اس کا کیا سبب
اس سخن مین دیکہو ہے راز نہان
عبد قادر کو ملا ہے با کرم
پانؤن حضرت کا بہی اسکے ساتہہ
لایا نادانی سے دلیر وہ ملال
لیوے گا گردن پہ سور کا قدم
غوث الاعظم شاہ دین پیران پیر
آپ شہر روم مین پہنچے شتاب
صاف سجدہ کر رہا ہے بے سبب
بولا مجہکو اسمین آتا ہے گمان
یہ نہین معلوم کیا انجام ہو +

یہان سے چلئے کعبۃ اللہ کی طرف
دل لگانا اپنا اللہ کی طرف
اتفاقاً شیخ صنعان قصد کر
چلدئے حج کے لئے خورسند تر
ساتھہ انکے چارسو تھے سب مرید
جب چلے ہو عازم حج سعید
راہ مین ترساکی اک لڑکی حسین
اپنے بنگلے پر تھی بیٹھی نازنین

غزل

دلفریب و دلربا رشک قمر
گل رخ و غنچہ دہان و سیم بر
تیر مژگان گوشۂ ابرو کمان
چشم نرگس سحر گر جادو نظر
مہر خوبی شعلہ رو آتش پری
زآتش عشق آب زاہد گرم تر
گیسوے شبرنگ بر رخسار صاف
چون بخوبی ہمقران شام و سحر
ازمی خوبی لبالب جام چشم
ہوش سنی صاف بردہ در نظر

کافرہ ترسائی تھی آتش پرست
بلکہ خاکستر مین آتش اس سے پست
شعلہ رو کچھہ ایسی آتشناک تھی
رشک سے گھل گھل کے آتش خاک تھی
بیٹھکر دوکان پہ بیچے تھی شراب
عاشقون کے دل وہ آتش پہ کباب
نازنین ایسا بہت قہوہ فروش
ایک ادا مین لوٹ لے زاہد کا ہوش
آگ کو رغبت سے یہ پوجا کرے
آگ اوسکو رشک سے دیکھا کرے
آگ کو پوجا کرے یہ شعلہ خیز
آگ کی اسیر نظر تھی تیز تیز
سنگدل وہ بت کہ آتش رنگ مین
کیونکہ ہووے آگ اکثر سنگ مین
دیکھتے ہی اوسکو عاشق ہو گیا
کا ہیکا عاشق کہ فاسق ہو گیا
مارتا تھا جسطرح کعبے کا دم
ہو گیا ویسا پرستار صنم
شیخ جی بہولے حرم کا صاف نام
بت کا جسدم بہا گیا بیت الحرام
ہو گیا کر عشق کعبے کا عدم
وہ مسلمان کافر عشق صنم
ہو گیا زلف صنم کا تار تار
شیخ صاحب کے گلے زنار وار
کعبہ جب روے صنم کا بہا گیا
طاق مین ابرو کی جا سجدہ کیا

وہ صنم ابرو جو دیکہا یار کا
اوس کمان ابرو کا دیکہا جبکہ تیر
مانگ سے کرنا گئے دل شیخ کا
پر گہرا اوس مانگ کی کیا دون نظیر
یا کہون مین کہکشان پر ضیا
یا کہون مین کر چکا شاید گذر
جوئے حیوان یا کہ تہی ظلمات مین
یا کہون مین ابر مین تہا صاعقہ
حق و باطل کی سمجہہ مین ابر و برق
مانگ کیا تہی زاہدون کی آہ تہی
زلف اوسکی دام تہی اک جان پر
زلف کیا زاہد کو لائی دام مین
دلوسا دل ہوگیا کاکل رسن
شیخ تسبیح سلیمانی کو چہوڑ
پہینکدی تسبیح متوالا ہوا
کا ہیسکی تسبیح تہا وہ اور طور
شیخ صاحب چہوڑ کر سب عقل و دین
ٹکٹکی باندہی صنم کے روبرو
چہوڑ کر پاس نفس پاس قدم
اسطرف بہی عشق نے جذبہ کیا
وہ جہان بیٹہی تہی پہر اوٹہی نہین
چپکی بیٹہی تہی نہ کس سے تہا کلام
کہنا سننا ہوش کے سب سات ہے
صاف محراب عبادت کر لیا
ہوگیا نخچیر شیخ گوشہ گیر
لے لیا ایمان کامل شیخ کا
کوڑیالے سانپ کی تہی وہ لکیر
یا کہ نقشہ کوڑیالے سانپ کا
راستے مین سانپ انڈے ڈالکر
صبح صادق یا تہی آدہی رات مین
خضر یا ظلمات مین بہولے تہا راہ
کفر اور اسلام مین اتنا ہی فرق
کفر کی ظلمات مین گم راہ تہی
ظاہر اڈا لے بلا ایمان پر
کفر نے ڈالی بلا اسلام مین
پہر ہوا چاہ ذقن مین غوطہ زن
ہوگیا کافر مسلمانی کو چہوڑ
سلسلہ پہر اشک کا مالا ہوا
منکے منکے مین پڑا کچہہ پہیر اور
ہوگئے کوئے صنم کے جا نشین
دین و آئین چہوڑ کر سب ایک سو
دم صنم کا مارتے تہے دمبدم
ہوگئی آشفتہ تر وہ دل ربا
اپنی جا سے بت ہی اوٹہتے ہین کہین
کیونکہ ہون خاموش بت سب لا کلام
بت اگر بولے تو پہر کیا بات ہے

کہانا پینا رہگیا سب ایک سو
بت نہ کہاتے ہین نہ پیتے ہین کبہو

جان پر اوسکی ہوا اک اضطرار
چشم پرنم دل نہایت بے قرار

عشق کافر کا عجب کچہہ طور ہے
ہر گہڑی مین رنگ اوسکا اور ہے

گاہ یہ معشوق کو عاشق کرے
صورت عشاق کا شایق کرے

گاہ عاشق کو کرے معشوق یہ
ہے بلا انگیز ہر مخلوق یہ

عشق آیا کفر اور اسلام مین
حق و باطل آگئے اکدام مین

شیخ جی کو بت کے آگے تہا قیام
دین کے آگے بت کو جلسہ تہا مدام

سلسلہ آنسو کا وہان تسبیح تہا
شیخ کو یہان اشک کا مالا ہوا

اوس کا گیسو تار تہا تسبیح کا
کاکل بت شیخ کا زنار تہا

کفر سے ایمان مین گر رخنہ پڑا
دین نے بہی کفر کو ٹکڑے کیا

کفر کا ایمان مین یون تہا وطن
جسطرح لگ جائے سورج کو گہن

کفر مین ایمان کا تہا یون مقام
جون شب تاریک مین ماہ تمام

یہ وہ آتش پر سمندر کے بطور
وہ یہ مہ رو پر تہے جیسے چکور

الغرض اس طور گذرے چند روز
جان بریان چشم گریان دل بسوز

باپ نے اس شعلہ رو کو دیکہکر
دلمین سمجہا یہ ہوئی بیمار تر

جلد بلوایا تو آیا اک طبیب
عرض کی یہ اور ہے علت غریب

اسکو بیماری نہین ہے اور کچہہ
مجہکو آتا ہے نظر یہ طور کچہہ

اسکو سودا بڑھ گیا ہے عشق کا
خون فاسد جوش کرتا ہے سدا

اور صفرہ چڑھ گیا ہے مغز پر
صورت بلغم نہین آتی نظر

خلط چارون ہی پریشان ہوگئے
صحت و راحت کے خواہان ہوگئے

اس سقامت کا کرون مین کیا علاج
الغرض بیماری ہے یہ لا علاج

ایک نسخہ اسکی خاطر ہے سنو
اس سے ہی صحت کچہہ اسکو ہو تو ہو

اور کچہہ نسخہ نہ ہوگا کارگر
کیونکہ اوسکو عارضہ ہے سخت تر

عشق کی تن مین حرارت ہے بہت
اسلئے اسکو سقامت ہے بہت
واسطے بیمار کے تخضیص یہہ
الغرض نسخہ کیا تشخیص یہہ
چاہئے شربت وصال یار کا
بوسۂ عناب لب دلدار کا
ہو گل سرخ عذار رنگدار
کچھہ بنفشائے خط خوشبوئے یار
ہو طباشیر رخ صبح وصال
ہو گی صحت جب اسے بیقیل وقال
کہکے یہ رخصت ہوا وہان سے حکیم
اس سے بہتر ہے نہ داروئے سقیم
جب پدر یہ سوچکر کہنے لگا
ہے یہ ترسا وہ مسلمان باصفا
ایسی کچھہ ٹہرائیے تدبیر اب
تاکہ وہ راضی ہو جسکے سبب
پہر تو یہ تدبیر ٹہرا کر بہم
بول بہیجا شیخ کو وہ چشم نم
تیری معشوقہ تو تیرے سات ہے
چند شرطونپر مگر اثبات ہے
ہم ہین ترسا جو ہمارا دین ہے
اسمین ایسی رسم یہ آئین ہے
واسطے شادی کے ہر جسکا پیام
چند مدت عقد کے ونتک مدام
خوک دلہن کے چراوے وہ مدام
پہر مکانمین لائے اونکو وقت شام
جو کہ کم طاقت ہین بچے شیرخوار
اونکو لاوے دوش پر کر کے سوار
اپنے قرآن کو جلا دیوے تمام
دین کا پہر کر نہ لاوے منہ پہ نام
عقد کے دن ہے یہ دستور صواب
دین شراب ایک ہاتہہ سور کے کباب
دامن دلہن ہو دیگر ہات مین
ہے طریقہ یہ ہماری ذات مین
یہ شرایط آپ کو گر ہین قبول
لیجئے اوسکو نکاح مین بے ملول
شیخ بولا صاف دونگا جان کو
پر جلانے کا نہین قرآن کو
وہ جو دو باتین تمہاری ہین قبول
مین عمل اونپر کرونگا بے ملول
الغرض دو بات پہ راضی ہوے
لیکے سور شیخ جنگل کو چلے
خوک سب جنگل کو لیجایا کرین
اونکے بچے دوش پر لایا کرین
غوث اعظم سید کل اولیا
جسطرح فرماتے تہے ویسا ہوا

شیخ جی صاحب کے کاندہے پہ ہم
آگیا یکبار سور کا قدم
بعد مدت آگیا دن عقد کا
ہوگئی پہر تو دلہن آراستہ
شیخ کے ایک ہاتہہ ساغر پر شراب
دے دئے بخوا کے سور کے کباب
شیخ نے چاہا کہ پے لیوے شراب
اور کہا لیوے وہ سور کے کباب
تب فریدالدین نے دیکہا یہ حال
ہاتہہ سے جاتا ہے پیر باکمال
سوئے بغداد مبارک چشم تر
کر دئین آواز با سوز جگر
بر من مسکین از بہر صمد
المدد یا غوث اعظم المدد
ورنہ مرشد میرود از دست ما
الغیاث ای عرش حق بہر خدا
مرشدم افتادہ شد یا دستگیر
از برائے جد خود دستش بگیر
پیر اب جاتا ہے میرا ہات سے
لو بچا یا غوث اس آفات سے
کی جو یہ فریاد با شور و بکا
شیخ کے اعضا مین لرزہ پڑ گیا
وہ کباب و ساغر مل پہینک کر
سوئے صحرا چلدیا خستہ جگر
عشق ترسا سے اٹہا کر اپنا دل
فعل سے اپنے ہوا تب منفعل
کافرہ سے توڑ دی الفت کہن
کیونکہ ہوتے ہین مسلمان بت شکن
بت کے آگے سے کیا یکبار جست
کاہیکو ہونگے مسلمان بت پرست
کافرونکو راہ پر لاوین بہم
کب مسلمان ہون پرستار صنم
پانون اپنا کر دیا سوئے صنم
ہو مسلمان کو برا روئے صنم
جبکہ اپنے فعل سے تائب ہوا
شیخ پر گبرہ کا دل راغب ہوا
شیخ صنعان سوئے صحرا جب چلا
پہر تو اوس ترسہ نے بہی پیچہا کیا
شیخ نے فرمایا کیون آئی ہے تو
کافرہ تو مین مسلمان نیک خو
مجہہ کو تیرے ساتہہ کچہہ نسبت نہین
کفر اور اسلام مین الفت نہین
عرض کی ترسا نے تب اے شیخ دین
مین نے لعنت کی وہ مذہب پہ یقین
مین مسلمان آپکے ہون گی حضور
اہل ایمان ہو تو پہر کیا ہے قصور

عرض یہ کر کر مسلمان ہو گئی   کافرہ تھی اہل ایمان ہو گئی
اور اوسکا خاندان بھی یک بیک   اہل ایمان ہو گیا بے شبہ و شک
گو کہ غفلت چھا چکی تھی شیخ کی   پر ولایت اوسکی ساری سلب تھی
شیخ احمد مغربی خواجہ فرید   شیخ صنعان کے مریدان سعید
مشورت دونون نے کی جب اسقدر   جائے اب غوث کی درگاہ پر
شیخ احمد مغربی کو چھوڑ کر   وہ فریدالدین مرد نیک سیر
سوئے بغداد مبارک چلدیا   جا کے درگہ سے مشرف ہو گیا
خانقاہ مین جا کے اترا جب فرید   یعنی خادم شیخ صنعان کا سعید
مشورت کی دل سے اپنے اسقدر   کیا کرون ہو جس سے حضرت تک گذر
پھر تو ٹھہرائی کہ کچھہ محنت کرون   یعنی اوس درگاہ کی خدمت کرون
الغرض ہر رات پچھلی رات سے   جا کے پاخانہ کماوے ہات سے
خانقاہ کے خاکروبون مین تمام   عرض کی حضرت سے یا عالی مقام
ہمکو جو خدمت مقرر تھی سدا   آپنے وہ کام اب کسکو دیا
ایک مدت ہو گئی جسکے سبب   ہو گئے محروم یہ ہم سب کے سب
وہ جو خدمت تھی نہین ملتی ہے اب   یا محی الدین کہو ہے کیا سبب
کیا سبب دیگر کو سونپا آپنے   ہمکو کیون محروم رکھا آپنے
آپنے فرمایا یہ کیا بات ہے   جو تمہارا کار ہے اثبات ہے
کوئی دیگر تو یہان آیا نہین   مین نے اوسکو کام یہ سونپا نہین
ہان مگر جا خانقاہ مین دیکھہ لو   کوئی وہان تازہ مسافر تو نہ ہو
لی خبر اوسکا خبر گیرون نے جا   تازہ وارد اک مسافر ہے پڑا
کیفیت کی جا کے حضرت سے بیان   ایک مسافر تازہ وارد ہے وہان
حال سنکر غوث الاعظم نے کہا   ہو نہ ہو شاید وہی کچھہ ہو ویگا
چپ رہے یہ کہکے شاہ دلفروز   ہو گئے اسبات کو بھی چند روز

ہے روایت غوث الاعظم ایک شب   باہر آئے کوئی حاجت کے سبب
ہو رہی تھی صاف پانی کی جھڑی   کوئی پاخانے سے نکلا اسگھڑی
ٹوکرا چرکین کا سر پر اوٹھا   روبرو سے پھینکنے کو لے چلا
ٹوکرے سے اوسکے بارش کے سبب   بہہ رہا تھا جسم پر چرکین سب
آپنے یہ دیکھکر اس سے کہا   ایجوان تو کون ہے یہانتک تو آ
جب فریدالدین نے وہ پھینک کر   منہہ کو کالا کرلیا کالک سے پھر
باندھ لیکر اپنے دونون ہاتھہ کو   مثل فریادی کے آیا روبرو
عرض کی ہون مین غلیظ و روسیاہ   ایک مدت سے ہون با حال تباہ
شیخ صنعان کا ہے خادم یہ فقیر   دستگیری اوسکی ہو یا دستگیر

الغیاث

اے طبیب درد عصیان الغیاث   وے دوائے دردمندان الغیاث
این غریب و بیوطن آمد بہ تو   اے کرم بخش غریبان الغیاث
من یتیم و بیکس و بیوارثم   اے سر ظل یتیمان الغیاث
بینوا ام دست بستہ روسیاہ   اے نوائے بینوایان الغیاث
آمدہ سنی چو مور خستہ جان   اے سلیمان اے سلیمان الغیاث

نام عاصی کا فریدالدین ہے   ایک حاجت کے سبب غمگین ہے
یہ فریدالدین نے کی عرض حال   سن چکے جب سب شہ فرخندہ فال
ہاتھہ دو کھلوا کے منہہ دھلوا دیا   رحم سے پھر اسکو یہ فرما دیا
کاہیکو ایسا غلیظ و خوار ہے   جا فریدالدین تو عطار ہے
غوث الاعظم نے جو فرمایا خطاب   تب فریدالدین نے پائی یہ آب
اسگھڑی تاثیر دیکھو کیا ہوئی   ہاتھہ مین بو عطر کی پیدا ہوئی
معتقد ہون با مریدان سعید   ہاتھہ جن جن کے ملاتے تھے فرید
ہاتھہ مین ایک مرتبہ ان سبکے ہو   عطر کی بو مشک کی عنبر کی بو

پانخانہ تہا اوٹہا یا غوث کا   ہاتہہ مین خوشبوئی آئی بر ملا
بعد حضرت غوث نے اس سے کہا   مانگ لے جو کچھہ تجہے ہے مانگنا
عرض یہ کی آپ پر روشن ہے سب   آپ بولے اس سے بہتر کر طلب
تب فریدالدین نے کی عرض حال   بخشد و مرشد کو اے صاحب کمال
پیر میرا آپ سے گستاخ ہو   کہوکے بیٹہا صاف عقل و دین کو
ہو گیا گمراہ اس عاجز کا پیر   رحم کچھہ فرماؤ یار وشن ضمیر
بخشش مرشد کی دولت ہاتہہ آے   گویا دو عالم کی دولت ہاتہہ آئے
غوث نے یہ سنکے سارا ماجرا   درگہ اللہ مین کی ایسی دعا

مناجات

یارب ے بہر عطا آوردہ است   پیش تو عذر خطا آوردہ است
بندۂ خوار و گنہگار و ذلیل   یک گنہ صد عذرہا آوردہ است
ذکر استغفار عذر صد گناہ   بہر عذر تو جہا آوردہ است
روسیاہی و گنہگاری تمام   پیش تو واحسرتا آوردہ است
از رہ الطاف عذرش کن قبول   ہرچہ سنی عذرہا آوردہ است

شیخ صنعان نے کیا تہا جو گناہ   اس سے اب ثابت ہوا ہے یا الٰہ
اس کو تو اپنے کرم سے عفو کر   پہر نہ ہو ایسی خطا بار دگر
درگہہ حق سے ندا آئی بجسم   یا محی الدین شہ لطف و کرم
وہ ہوا گستاخ و نافرمان صاف   ہم خطا اوسکی کرین کیونکر معاف
ہے وہ نافرمان و مردود جناب   اسلئے ہے واسطے اوسکے عذاب
اوسکی خاطر پہر دعا کی آپنے   ایسی الفت کی نہ ہوگی باپ نے
وہ دعا بہی رد ہوئی اک مرتبہ   بار سویم اسقدر کی پہر دعا
یاالٰہی بہر ذات مصطفٰے   فضل سے سب بخشدے اوسکی خطا
تب خطاب آیا کہ اے محبوب من   یہ ہوا مردود بے گفت و سخن

جو جہان مین ہین بزرگان خدا
واسطے اوسکے نہ کی ایک نے دعا
آپنے کی عرض اے پروردگار
ہم معاصی ہین تو ہے آمرزگار
ایک نے اس کی حمایت کی نہین
تیری درگہ مین شفاعت کی نہین
اسلئے پہنچا ہے یہان تک مرتبہ
ہوگیا گمراہ اے بار خدا
اوس کا جب پہنچا ہو درجہ یہان تلک
اسلئے آتا ہے میرے دلمین شک
کیا میری عرضی ہی رب العالمین
کہ بہلا قابل اجابت کے نہین
خیر گر ایسا ہے اے یار خدا
مجہہ مین و دیگر اولیا مین فرق کیا
مین بہت اسوقت اندیشے مین ہون
گر شفاعت مین مریدون کی کرون
وے جو بخشے جائین بن آویگا کار
ورنہ محشر مین رہونگا شرمسار
تو ہی جانے یاربی کیا طور ہو +
باز رکہا غوثیت سے آپ کو
تیری درگہ سے پہرون محتاج ہین
بانہ آیا غوثیت سے آج مین +
چہوڑ کر مین آج اسم غوثیہ
کام بندون کا تجہے پر رکہدیا
بخشے یا بخشے نہ تیرا کار ہے
تو جو چاہے سو کرے مختار ہے
مین ہون عاصی پر معاصی ربنا
امر مین تیرے میرا مقدور کیا
جب تو آئی آپ کو ایسی ندا
دوست میرے کیون تو آزردہ ہوا

غزل

آشنائے من چرا آزردۂ +
باصفائے من چرا آزردۂ
آنچہ می خواہی کنم امروز گیر
باوفائے من چرا آزردۂ
مردہ را زندہ کنم از بہر تو
جان فدائے من چرا آزردۂ
درگذشتم از خطا از روے تو
خوش لقائے من چرا آزردۂ
زمرۂ سنی بہ تو بخشیدہ ام
بارضائے من چرا آزردۂ

لے دعا کی سنبے تیری استجاب
گرچہ ہے وہ لائق قہر و عتاب
یہ لے اوسنے جو خطا کی برخلاف
تیری خاطر کے سبب سے کی معاف

سب مریدونکو تیرے اے خوش نفس ہینگے سو بتا تجھکو ہی لے اب تو بس
وے بھرے ہونگے اگر عصیان سے پر اوٹھاونگا انہین ایمان سے
جبکہ یہ فرمان ہوا اللہ کا + عالم بالا یہ ایسا غل ہوا
سب ملایک نے کیا شکر خدا ہے محی الدین کا کیا مرتبہ
جب تو حضرت نے فرید الدین کو مہربانی سے کہا اے نیک خو
ہم نے تیرے پیر کو بخشا لئے اب تیری خاطر کا ہوا سارا سبب
منہہ سے حضرت کے جو یہ نکلا کلام شیخ صنعان کا ہوا عالی مقام
جب فرید الدین رخصت ہو چلا پیر کے نزدیک آ دیکھے ہے کیا
ہو گیا ہے مرتبہ ایسا بلند جسقدر آگے تہا اوس سے بہی دو چند
پہر تو دونون ہو گئے پیر و مرید غوث کی خدمت مین آکر مستفید
شیخ صنعان غوث کی خدمت مین آ عاجزی سے مانگ لی عفو خطا
آپنے فرمایا جا اے خستہ حال تجہکو بخشا اب خدائے ذوالجلال
عفو کر کر شیخ صنعان کی خطا غوث نے پہر اور نعمت کی عطا
غوث کی وہ ذات با برکات ہے اپنی بخشایش تو ہاتہے ہات ہے
کہ یہ سنی پہ بہی بخشایش کی دید کیونکہ ہے یا غوث حق تیرا مرید
دوستونکو اوسکے اور اولاد کو ہر دو عالم مین ہمیشہ خوش رکہو
رب سے دلوادو یہ سنی کی مراد یا محی الدین شہ عالی نژاد
یاربی بہر محی الدین مدام تو روا کر حاجتین میری تمام
تندرستی دے تو ہر بیمار کو یا الہی بہر غوث نیک خو
دشمنان دین کو نابود کر + + فتح دے اسلام کو تو انکے سر
عدن مین سنی کی ہر دم سیر ہو یا الہی خاتمہ بالخیر ہو
غوث الاعظم کا ہے سنی مدح خوان یاربی خوش رکہہ اوسے تو ہر زمان
فاتحہ پڑہ دل سے اے سنی مدام غوث کی تو روح پہ ہر صبح و شام

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ

پہلے لکھون آداب سے اللہ کی تعریف
بعد اسکے جو بہتر ہے محمد کی ہے توصیف
بعد از صفت احمد مرسل کے جو پوچھو
بہتر ہے صفت آل محمد کی عزیزو
اسواسطے مین جانکے اے اہل سعادت
کرتا ہون رقم غوث مکرم کی کرامت
اک روز کا ہے ذکر سنو غوث معظم
جاتے تھے کسی راہ سے مخدوم دو عالم
دیکھا کہ مسیحائی مسلمان سے اوسجا
کہتا ہے محمد سے مفخر ہے مسیحا
تم اپنے نبی یعنے محمد کی فضیلت
رکھتے ہو جو عیسیٰ پہ بھلا کونسی صورت
اسواسطے رکھتا ہے بزرگی میرا عیسیٰ
کر ڈالے کئی بار کئی مردونکو زندہ
تب غوث نے پوچھا وہ فرنگی سے دانا
مردہ کو کیا زندہ مسیحا تو ہوا کیا
مردہ کو کیا زندہ اگر حضرت عیسیٰ
ہر رنجش عصیان کا محمد ہے مسیحا
ہر چند کہ ہے روح مسیحائے مجد
یہ رتبہ کہان ہے ابو الارواح محمد
بیمار کے منہہ نام محمد کا نکل جاے
وہ رنجش جانکاہ سے فی الفور شفا پاے
یہ فیض ہے اوسکی نظر فیض اثر کا
کر دیوے بہم مردہ صد سال کو زندہ
مردیکو جلانا تو بڑی بات نہین ہے
امت کے گنہگارونکا حامی بہی ہین ہے
احمد کا ہوا اور نہ ہوگا کوئی ہمسر
مردود فرشتہ تہا دے جنسے وسیلے
اونگلی سے کیا ماہ کو دو ٹکڑے فلک پر
دیگر نہ پیمبر ہے محمد کے برابر
اونگلی سے روان آپکی اک روز ہوا آب
اوس آب سے سب لشکر تشنہ ہوا سیراب
بہوکی تہی سپہ آپکی آٹا رہا ایک سیر
ایک سیر مین حضرت نے ہزارون کو کئے سیر
ایک روز محمد نے کیا ریت کو حلوا
پانی پہ سے پتہر کو بلایا تو چل آیا
کلمہ مین یہ کچہہ میرے محمد کے اثر ہے
ماہی نہ جلی آگ پہ کچہہ تجہکو خبر ہے
ہرنی کو جو اک روز ضمانت سے چھڑا لی
وعدہ پہ معہ طفل ہرن آپ سے آلی
ایک روز پئے فاختہ تہا باز درندہ
دینے کو تہے تیار اوسے گوشت بدنکا

قصیدہ

امت مین محمدؐ کی ذرہ آنکے دیکھو
اس دین مکرم کو تو پہچان کے دیکھو
اس دین کی اسلام کی مذہب کی عزیزو
کیا کیا ہی فضیلت ہے ذرا جانکے دیکھو
رحمت ہے عنایات ہے بخشایش محشر
کیا کیا یہان اسباب ہین آمانکے دیکھو
ہین نعمتین انواع کی اسلام کے اندر
کچھہ ذایقے اب چکھہ کے تو اس خوانکے دیکھو
سنی کا نبیؐ حامی ہے اللہ مددگار
کیا عالی مراتب ہین مسلمان کے دیکھو

صلی اللہ علیہ وسلم

امت نہین اس امت احمدؐ کے برابر
ہے کون نبی میرے محمدؐ کے برابر
اللہ نے بنائے کہو کسکے لئے افلاک
وہ کون نبی ہے کہ ہوا سید لولاک
تہا کس سے اثر حضرت آدمؑ کی دعا کو
وہ کون نبی ساروں سے پیارا ہے خدا کو
یہ وہ ہے نبیؐ نام نبیون کا جگایا
یہ وہ ہے نبیؐ کفر سے خلقت کو بچایا
احمدؐ جو میرا بعد مسیحا کے نہ ہوتا
اسوقت نہ کہتا تہا کوئی کون ہے عیسیٰؑ
پیدا ہوا ایسے تو کیا خلق کو محرم
آدمؑ یہ ہین موسیٰؑ یہ مسیحاؑ ہے مکرم
اس دین کو نقصان نہین تا بہ قیامت
اس دین سے ہے ہر ایک پیمبر کی فضیلت
ہو جبکہ عیان صبح قیامت کا سفیدہ
تانبے کی زمین اور فلک ہوگا لُہے کا
ہر ایک نبی نفسی و نفسی مین رہیگا +
یہ میرا نبیؐ امتی امت ہی کہے گا +
ہر وقت محمدؐ کی تو امت ہی مین جان ہے
یہ رحم بہلا حضرت عیسیٰؑ مین کہان ہے

قصیدہ

امت مین محمدؐ کی اگر آئے مسیحاؑ
تو ذائقہ اس دین کا کچھہ پائے مسیحاؑ
امت مین محمدؐ کی مین داخل رہون یارب
مدت سے یہ ہے دلمین تولائے مسیحاؑ
تب پہول کے پہولون نہ سمائیگا خوشی سے
بر آئیگی اکدن جو تمنائے مسیحاؑ
دل مردہ جو اس دین سے جیتا ہو دیکہے
تو قم کی صدا لب پہ نہ پہر لائے مسیحاؑ
ہو عرش کجا اور کجا چرخ چہارم
ہے بام محمدؐ کے تلے جائے مسیحاؑ
ہے عرش معلیٰ کے تلے چرخ چہارم
سایہ مین محمدؐ کے ہے ملجائے مسیحاؑ
فرمائے پاگاہ براق نبوی تک
کسطرح رسا ہو خر یکپائے مسیحاؑ

برائے

امت جو انہیں کہتی ہے اللہ کا بیٹا
محشر میں اسی شرم سے شرمائے مسیحا
لوگ آئیں شفاعت کے لئے پاس تو انکو
احمد کی طرف راستہ بتلائے مسیحا
بیماری عصیاں کی طبابت نہیں سیکھی
کیا زندہ جو بیجان کو فرمائے مسیحا

عصیاں کی طبابت نہ مسیحا نہ کسی میں
اے سنی محمد ہے مسیحائے مسیحا

صلی اللہ علیہ وسلم

دعوی بھی کیا حضرت عیسی ع نے برغبت
ہیں احمد مرسل کے رہیں داخل امت
اقوال پہ آقا کے نظر ہے کہ نہیں ہے
عیسی سے محمد کی خبر ہے کہ نہیں ہے
انجیل میں ہے نام نبی فارقلیتہ
اللہ نے عیسی کو کیا اسطرح آگہ
کچھہ سمجھا بھی ہے فارقلیتہ سے جو مقصد
ہم خوب سمجھتے ہیں وہ ہے نام محمد
افضل ہے مکرم ہے محمد میرا سچا
سچا ہے کہ سب نبیونکو ہیچ کرکے بتایا
ہوتا تھا محمد نہ خدا نخواستہ جھوٹا
تو نام نہ لیتا تھا کبھی کوئی نبی کا
ہونے سے محمد کے سچائی ہوئی سبکی
ہونے سے محمد کے بڑائی ہوئی سبکی
احمد کے سبب ہمکو بزرگی جو عیاں ہے
عیسی کی فضیلت سے خبر تمکو کہاں ہے
دستور یہ ہے عالم ہستی کا عزیزو
جو شاہ کہ منصوب ہو حکم اوسکا رواں ہو
شاہی شہ منصوب کی ہے اسمیں شہرت
کیونکر شہ معزول کی جاری ہو حکومت
عیسی ہوے معزول محمد ہوئے منصوب
معزول کے تابع رہیں یہ بات ہے ناخوب
یہ سچ تو کہو تمکو مسیحا نے کہا کیا
ہرگز نہ سنو بعد میرے حکم کسی کا +
یہ بات کہی حضرت عیسی ع نے مقرر
آوے گا میرے بعد بڑا ایک پیمبر
اوس سرور عالم کا سنو نام ہے احمد
وہ سارے نبیوں میں نہایت ہے مجید
انجیل میں ہے نام رقم فارقلیتہ
تم اوسکی اطاعت کرو راضی رہے اللہ
کچھہ سمجھا تو ہے فارقلیتہ سے جو مقصد
ہم خوب سمجھتے ہیں وہ ہے نام محمد
یہ وہ ہے محمد سر دفتر ایجاد
یہ وہ ہے محمد کہ جہاں جس سے ہے آباد
یہ وہ ہے محمد کہ ہوا ارحم خلقت
یہ وہ ہے محمد کہ ہوا شافع امت
یہ وہ ہے محمد کہ ہوا سرور عالم
یہ وہ ہے محمد ہوا آدم سے مقدم

یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہے اللہ کا پیارا   یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہے امت کا سہارا
یہ وہ ہے محمدؐ کہ خدائی کا ہے مظہر   یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہوا سب سے فزونتر

قصیدہ

خوش آگیا سب سے سخن نیکوئے محمدؐ   کیا بھا گئی اللہ کو خوش خوئے محمدؐ
جب خلق دو عالم کا خیال آیا خدا کو   تیار کیا آئینۂ روئے محمدؐ
بیماری عصیان سے شفا پائیگی امت   ہے خاک شفا خاک سر کوئے محمدؐ
ہرچند کہ اللہ سزا دے گا گنہ کی   پر کیا کرے بخشش کی ہوئی خوی محمدؐ
دوزخ مین نڈالیگا خدا ہمکو یہ باعث   ہے دیکھنا محشر مین ہمین روے محمدؐ
اس رتبۂ اعلیٰ کی صفت کس سے بیان ہو   ہے عرش برین سایۂ مشکوئے محمدؐ

ای **سنی** شفاعت کے لئے دوڑیگی خلقت   تب دینگے نشان سارے نبی سوے محمدؐ

احمدؐ کے برابر کہو ہے کون پیمبر   جو شافع امت ہوا اور حامی محشر
آدم نہ چھڑا دینگے تمہین اور نہ عیسیٰ   یہ کام جو ہوگا تو محمدؐ ہی سے ہوگا
یہ بول تو مردے کو جلانا ہے بڑی بات   یا امت عاصی کو چھڑانا ہے بڑی بات
پھر غوث نے اس سے کہا جب حضرت عیسیٰ   مردے کو اوٹھایا کہو کیا کہکے اوٹھایا
تب آپ سے کی عرض فرنگی نے بحجت   کہتا ہون مین اب آپ سے ای صاحب عظمت
کہتے تھے کہ اوٹھ حکم سے اللہ کے بیشک   اوٹھ جاتا تھا وہ مردۂ بیجان یکایک
یہ سنکے ذرا کرکے تبسم کہے حضرت   مین ایک گنہگار محمدؐ کی ہون امت
چل مجھکو بتا ایک کوئی مرقد کہنہ   کر دیتا ہون مین دیکھ لے اس مردکو زندہ
کہہ جب تو محمدؐ پہ بھلا لاوے گا ایمان   کیا تب بھی نہین ہوویگا ای شخص مسلمان
تب غوث سے کی عرض مسیحائی نے اچھا   یہ کام اگر ہو تو مسلمان بنون گا
یہ سنکے چلا غوث کو لے ساتھ وہ اوسجا   جسجائے تھین قبرین نہایت ہی شکستہ
بتلا کے کہا آپ کو ایک مرقد کہنہ   اس قبر کے مردیکو بھلا کیجئے زندہ
اوس قبر کو دیکھا تو کہا غوث نے ایسا   کہتا ہون سن اس قبر کا مردہ ہے گویا

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ کہلے ہوئے ذات مین اللہ کے واصل
پہر قبر پہ جا کر وہ شہنشاہ مکمل

اوٹہہ حکم سے میرے جو کہا آپنے فی الحال
مرقد سے نکل آیا وہ گاتا ہوا قوال

یہ دیکہہ مسیحائی ہوا صاحب ایمان
کلمہ سے محمد کے ہوا صاف مسلمان

حضرت کے قدم چوم کے کی عرض کہ آقا
اب داخلہ خدامون مین فرمائیے میرا

خدامونکے لایق یہ گنہگار نہین ہے
حضرت کے سوا کوئی مددگار نہین ہے

حضرت نے کرم کرکے مرید اوسکو بنایا
اوس فیض سے کچہہ اور ہوا مرتبہ اوسکا

کیا غوث معظم کے ہین اوصاف عزیزو
اسجا پہ ذرا آپ کیجئے انصاف عزیزو

اوس ذات سے جو بغض رکھے اوسکو کہین کیا
لعنت ہو وہ مذہب پہ پڑے قہر خدا کا

یا غوث کرو فضل یہ سنی پہ کچہہ ایسا
دل مردہ جو اوسکا ہے ابہی ہوگئے زندہ

یہ سنی ناکارہ گنہگار اگر ہے
جب آپ کا کہلایا تو کیا اسکو خطر ہے

کچہہ ایسی دعا کیجئے یا غوث مکرم
ہم دین کے دشمن پہ مظفر رہین ہر دم

ای سنی کر اب ختم یہان فاتحہ پڑہ کر
ہے غوث مکرم تیری ہر وقت مدد پہ

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ

ہے قلم حمد خدا کا شجرہ
لعنت احمد کی ہے اوسکا ثمرہ

کس طرح شکر ادا ہو اوسکا
جسنے نابود سے موجود کیا

ہے سزاوار ثنا کے وہ رحیم
سب ہین نابود مگر وہ ہے کریم

چاہتا ہے سو وہی کرتا ہے
اوسکی قدرت مین کسے رستا ہے

نخل بے بار کو دیدیوے بار
اوسکی قدرت مین لگے کس کا بار

اپنے محبوبون کو یہ جاہ دیا
انکو ہر امر کا مختار کیا

خاص محبوبون مین احمد مختار
ہے خدائی خدا کا سردار

عشق پیدا جو ہوا اللہ کو +
کیا موجود رسول اللہ کو

حق نے چاہا کہ ہو آپہی اظہر
مصطفے اکو کیا اپنا مظہر

چاہی حبیب جلوہ نمائی اپنی
آلی محمد سے خدائی اپنی

قصیده

شده چون جلوهٔ نور احمد
آمده حق به ظهور احمد
رحم زان ذات زاست عصیان
این چنین است شعور احمد
حور و غلمان و ملایک انسان
همه خدام قصور احمد
هیچ یک از بحر شفاعت نگذشت
شد ازین بحر عبور احمد
زمرهٔ سنی همه شد مغفور
چه بیاید بحضور احمد

صلی اللہ علیہ وسلم

نام احمد ہے عجب نام خدا
نام گر لیوین تو ہو دفع بلا +
رحمت اللہ کی آگھر جاوے
اوس لئے یا آئی بلا پھر جاوے
آل ہی اسکی نہین ہے کچھ کم
سلموا صلوا علیہ سلم
کیمیا وہ ہے تو یہ ہے اکسیر
وہ دوائی ہے تو یہ ہے تاثیر
جسکی کونین مین توقیرین ہین
اوس مرقع کی یہ تصویرین ہین
عرش پہ جسکی کہ تحریرین ہین
یہ وہ قرآن کی تفسیرین ہین
بحر رحمت کے گہر ہین خوش آب
آفتاب ہے کوئی کوئی مہتاب
مصطفیٰ کے وہ جگر پارے ہین
چرخ عظمت کے وہ سب تارے ہین
عالی رتبت ہین جہان کے مقبول
لطف پروردهٔ اللہ و رسول
نازنینان رسول الثقلین
جگر فاطمہ نور حسنین
جائین جس راہ سے اس راہ کی خاک
مشک کیطرح سے ہو جاوے پاک
ہے یہ تمہید میری غوث طرف
اوسکو اللہ نے دیا ایسا شرف
دی ہے حق نے یہ نظر مین تاثیر +
دیکھے جس خاک کو ہووے اکسیر
اوسکی جس جائے پہ پڑ جائے نظر
سنگریزے ہون وہانکے سب زر
چلے جنگل مین تو وہ ہریالی
سب زمرد نے شبنم لالی
چاند زہرا کا ذرا دیکھے اگر
جون کتان کفر کا پھٹ جائے جگر

چہاڑ کو دیکھے ثمر ہو پیدا
آب کو دیکھے گہر ہو پیدا

یہ زبان اسکی ہے اعجاز بیان
قم کے کہتے ملے سینے جا کو جان

ہووے ہی منہہ سے جو فرماوے بات
رات دن ہووے تو دن ہووے رات

معجزے باقی جو تھے احمدؐ سے
پائے اظہار وہ اس امجد سے

قصیدہ

مقبل ذات احد غوث کریم
ہر چہ خواہد بکند غوث کریم

راحت جان نبی صلی علے
رامز سر احد غوث کریم

راسم امت احمدؐ برحق
شاہ بے بغض و حسد غوث کریم

پائے احمدؐ کہ فتادہ ہر جا
قدم آنجا بنہد غوث کریم

زمرۂ سنی بہ عجز و الحاج
ہر چہ خواہد بدہد غوث کریم

وہ ہے ہر جبر کا بر کا مختار
بلکہ اللہ کے کہر کا مختار

اپنے خالق سے مصر ہو جاوے
کام نا ہونے کا کر کر آوے

شیخ عثمان سے روایت ہے سنو
خوش بیان کیسی حکایت ہے سنو

ابن عبد اللہ محمدؐ سے تھے ایک
انکو اک بی بی ضعیفہ تھی نیک

عرض کی غوث کی آ خدمت مین
گر غنی ہون مین بہت دولت مین

عمر اتنی ہوئی لیکن اب تک
مجھہ کو پیدا ہوا فرزند نیک

ہو گئے آگے جو اللہ کے نبیؐ
آرزو اونکو بھی اسبات کی تھی

نیک فرزند خدا گر دیوے
توشۂ عقبیٰ مین ہمارا ہووے

مجھکو امید ہے یہ حضرت سے
کیجئے فرزند عطا عظمت سے

نام لیوا ہو ہمارا اچھا
توشۂ عقبیٰ مین رہے گا اچھا

اوس ضعیفہ کی سنی غوث نے بات
کی دعا رب سے اوٹھا کر دو ہات

یا ربی فضل سے کر اسے عطا
اس ضعیفہ کو تو اچھا لڑکا

یہ ندا آئی خدا سے اسدم
میرے محبوب اے غوث الاعظم

دخل مت دے تو میری قدرت مین
اوسکی اولاد نہین قسمت مین

پھر دعا آپ نے کی اللہ سے
یہ ندا رب کی ہوئی درگہ سے

کیا تجھے پہلی ندا یاد نہین
اوسکی تقدیر مین اولاد نہین

پھر دعا آپنے کی تیسرے بار
یہ ندا آئی کہ اے نیک شعار

واسطے اوسکے نہ کہہ تو ہر چند
اوسکی قسمت مین نہین ہے فرزند

چارہی بار وہ شاہ اعلے
تن نازک سے اوتارے جبہ

ہاتھ سے سوئے ہوا پھینک دیا
اور یہ لفظ وہان فرمایا

مقصد اوسکا نہو حاصل جبتک
خرقہ فقر نہ پہنون تب تک

غوث کے منہہ سے جو نکلا یہ کلام
کہ نہ پہنونگا لباس عطام

یہ گوارا نہ ہوا اللہ کو +
کیا ارشاد رسول اللہ کو

جلد جنت سے زمین پر جاؤ
اب نواسے کو بہت سمجھاؤ

کار قدرت مین قدم دھرتا ہے
مجھسے ہر بار یہ ہٹ کرتا ہے

لے مطلب تو مسرت پاوے
ورنہ آزردگی دل پر لاوے

اپنے تن پر سے وہ محبوب مرا
خرقہ فقر ہوا پر پھینکا +

میری جانب سے کہو اسکو سلام
یا رسول عربی خیر انام

اپنی جانب سے بہت سمجھانا
جامہ درویشی کا پھر پہنانا

روح پاک نبوی سنکے ندا
حسب ارشاد خدا قصد کیا

کارخانے مین ہوا حکم خدا
قصد ہے سوئے زمین احمد کا

ہان خبردار بھلا اے جبرائیل
جاے ہے سوئے زمین میرا خلیل

تخت فردوس سے ایک لے آؤ
اوسپہ احمد کو میرے بٹھلاؤ

نوح و آدم کو خبر پہنچادو
کیفیت اون کو یہ ساری بولو

شاد کونین کی تیاری ہے
مصطفے پیارے کی اسواری ہے

چوبدارون مین رکھو موسی کو
ساربانون مین رکھو یحیی کو +

اور روا ؤ ثنا خوان نبجائے
بخشی فوج سلیمان نبجائے
خضر کو کہدو کہ لے آب حیات
جلد جہڑکاؤ کرے ہاتہون ہات
ساتھہ سب فوج رہے روحانی
نور سے ہووے زمین نورانی
ہووے آراستہ اب ایسا عرش
عرش سے فرش تلک نور کا فرش
جب زمین پر شہ عالم آوے
بامن خلق زمین نبجاوے
دشت سب رشک گلستان ہووے
سب وہان عرش کا سامان ہووے
سارا صحرا چمنستان نبجائے
شکل گل خار مغیلان نبجائے
خار صحرا مین ہر اک گل ہووے
سبزہ اوس دشت کا سنبل ہووے
دشت مین عیش کا سامان رہے
وہان ہر اک طرح سے آمان رہے
عافیت دشت مین دے یہ آوان
پنجۂ رستم بنا چنگل باز
شیر کے گہر مین ہرن لے آمان
باز کے گہر ہو کبوتر مہمان
نانا جاتے ہین نواسے کے گہر
ہمقران ہوتے ہین خورشید قمر
جبکہ میرا مہ تابان نکلے
پہر نہ خورشید درخشان نکلے
جسم عالم جو زمین پہ جاوین
دوزخی بخشتے ہین راحت پاوین
زخم پر دانہ پہ انگور بنے
شمع جب مرہم کافور بنے
جبکہ ہاتف سے ہوئی ایسی ندا
یعنے ہر ایک کو یہ حکم سنا
جب تو جبریل نے دی سبکو خبر
کہ ہین تیار شہ جن و بشر
یہان سے اب سوے زمین جاتے ہین
پہر شرف اہل زمین پاتے ہین
جنت کونین کی بیداری ہے
احمد پاک کی اسواری ہے
سب جلو مین چلو ہوکر اسوار
شاہ دین ہوتے ہین اب تخت سوار
سب نے کی سنکے خبر تیاری
مصطفےٰ کی چلی جب اسواری
آپ کے ساتھہ نبی تھے سارے
ماہ کے گرد ہون جیسے تارے
یہ خبر اہل زمین کو پہونچی
یعنے یہان آتے ہین اللہ کے نبی

پھر شعر نے اُسنے زمین پائی ہے
الغرض شاہ جن و ثقلین
گود ہر ایک سر طور بنا
سرور دین وہ شہ عالی نسب
کہکے اللہ کا پسر اوسکو سلام
آپ ہاتھوں سے وہ خرقہ لاکر
ایسا فرمائے زبان سے اسدم
پہنو پیارے میرے پیارے پہنو
خرقہ پہنا کے کہا اے فرزند
درگہ بار خدا ہے بے نیاز
اوسکی قدرت مین نہین بار نہین
بات نانا کی سنی غوث نے جب
رب کی درگاہ مین اے نانا سنو
تم نے تشریف جو لائی حضرت
آپ ادر مین جو ہوے ہین اب دو
اس ضعیفہ کے لئے نانا جان
تاکہ اللہ تعالے اسکو +
حق تعالی اسنے تمہین دی عزت
اب دعا کیجئے اے سرور دین
الغرض غوث مکرم جد سے
اُسے عالم مین ہوئی رب سے ندا
دل نازک کو نہ کر اپنے ملول +
پاس بھیجا جو تیرے احمد کو
تن بیجان مین جان آتی ہے
ہو گئے جبکہ شرف بخش زمین
ذرہ ہر شعلہ پر نور بنا
آئے نزدیک نواسے کے جب
بعد سمجھا کے بہت خیر انام
اپنے محبوب کے نزدیک آکر
وہ شہ دین رسول اکرم
میری امت کے سہارے پہنو
نور حسنین علی کے دلبند
یہان سزاوار نہین غصہ و ناز
یہان جلال اتنا سزاوار نہین
عرض کی سر کو جھکا کر بادب
مین اکیلا تھا دعا کرنیکو
مجھکو اب خوب ہوئی ہے ہمت
رب کی درگاہ مین مل کر دونو
اب دعا دونو کرینگے اس آن
دیوے فرزند زینہ خوشخو
ہے دو عالم مین تمہاری عظمت
مین کہون پیچھے سے آمین آمین
بات یہ کرتے تھے اس امجد سے
میرے محبوب نہو اتنا خفا
لے دعا ہمنے کی تیری مقبول
تونے اپنے مین ملایا جد کو

ہر یکو

کیون دعا ہو نہ اجابت کے قریب
وہ کرین ہم کہ رہے تو مسرور
تیرے کہنے سے اوسے ہو اولاد
غوث نے سنکے ندا یہ رب سے
شکر کا سجدہ ادا کر کے کہا
سنکے بڑہیا وہ مسرت پائی
حاملہ ہو گئی پہر وہ بڑہیا
لیکے لڑکی کو گئی غوث کے پاس
آپنے مجہکو یہ فرمایا تہا
یہ تو لڑکی ہوئی حضرت مجہکو
آپنے دیکہی ہے فرمایا
لفظ یہ جبکہ زبان سے نکلا
آپنے کر کے وہ لڑکے کو پسند
رکہا ہے مین نے شہاب الدین نام
سچ کہ دیکہو تو شہاب الدین کا
وہ ولی کیسے ہوئے ہین کامل
ذکریا جیسے بہاؤالدین ہین
شیخ سعدی ہین علیہ الرحمہ
وہ شہاب الدین ہوے جبکہ جوان
پاک چہاتی پہ شہ احسن کی
الغرض خوش ہوئی ایسی بڑہیا
اے شہ عز و کرم لونے سے
کار امکان سے تہے جو جو دور

ہون جو کچہ میرے محبوب و حبیب
تیری آرزو کی کب ہے منظور
لے میرے پیارے بہلا ابتو ہو شاد
خوش ہوئے دلمین بہت مطلب سے
جا تجہے ہو ویگا بیٹا بڑہیا
وہان سے جب اپنے مکانکو آئی
بعد نہ مہ ہوئی لڑکی پیدا
عرض کی ہو کے نہایت پر یاس
تجہکو فرزند نرینہ ہوگا
اب کہو کیا مجہے فرماتے ہو
یہ تو بیٹا ہے لجا اے بڑہیا
ہو گئی بڑہیا کی بیٹی بیٹا
کہا بڑہیا یہ ہے میرا فرزند
یہ ولی ہوگا بڑا عالی مقام
سہروردی ہے گہرانا کیسا
اونکے خادم بہی ہوے سب فاضل
اور جو قاضی حمید الدین ہین
وعلی فضل من اللہ نعمہ
اونکی دونون بہی بڑی تہین پستان
اک نشانی وہ تہی عورت پن کی
جسم جامے مین سمایا نہ گیا
عرض کرتا ہے کچہہ اب سنی بہی
سربرہ ہو گئے تم سے وہ امور

کار میرا تو نہین ہے مشکل
حسب دل خواہ میرے ہو حاصل

ای شہ عالی ہم سنی پر
کیجئے فضل و کرم سنی پر

کرامت حضرت غوث الاعظم رح در بیان رہانیدن زن کافرہ از دست پسر حاکم و مسلمان شدن او

مرحبا آل نبی سرور عالی ارشاد
مرحبا نور علی رض سید شاہ بغداد

پہلے تحریر کرون حمد خدائے جواد
بعدہ نعت نبی سید والا ارشاد

بعد ازان غوث کی لکھتا ہون کرامت مین سنو
جب سے کفار مسلمان ہوے با دل شاد

جانو تحقیق بدل اوسکو تم اے اہل یقین
ہند مین ہے کہین ایک شہر نہایت آباد

راجپوتون سے وہان رہتا تہا کوئی ہندو
غوث کے نام کا تہا ورد اوسے بے تعداد

بیٹھتے اٹھتے وہ کرتا تہا وظیفہ یا غوث
کہانے پینے کے بہی اوقات کرے غوث کو یاد

اوسکی عورت تہی نہایت ہی شکیلہ پر حسن
گل رخ و گلبدن و رشک چمن حور نژاد

غزل

مہر رو ماہ جبین عقل فریب زہاد
سرو قد غنچہ دہن دلبر پاکیزہ نہاد

زلف چون سنبل پر پیچ گرہ دار مدام
بہر صید دل عشاق کمند صیاد

ہمچو شہباز ہمہ نخچیر مژگان پرخون
خنجر ابروے خمدار چو تیغ جلاد

قد بالاش کند روز قیامت برپا
منفعل گشتہ ازان فتنہ و آشوب و فساد

رشک شمشاد و کند زلف کمند دلہا
گو ازین دام شود چون دل سنی آزاد

الغرض حسن مین تہی رشک بہار ایسی کچھہ
قد بالا سے ہو پابند خجالت شمشاد

مرد اسطرح تہا اس شیرین زبان پر عاشق
جسطرح شیرین پہ آشفتہ ہوا تہا فرہاد

اوسکو ایک روز خیال آیا کہ عورت ہے حسین
فکر یہ دلمین ہوئی اوسکے نہایت ہی زیاد

یعنے اس شخص نے کی فکر اگر اسکو کوئی
دیکہہ کر دلمین کرے اپنے خیالات فساد

مکر و حیلے سے غرض اوسکے وہ ہو کر درپے
مقرر کر دے اگر بہر زنان کیاد

حیلہ سازی سے نہین دور کہ ایک ہی پلمین
صاف لیجائیگا اوس طوطی کو شل صیاد

جبکہ یہ ہاتہہ سے جاتی رہے میری عورت
زندگی ہیچ ہے ہوجائیگا خانہ برباد

فکر یہ کرکے وہ عورت کو رکہا جنگل مین
آپ بستی مین رہا کرتا پئے وجہ زاد

شام کو جاتا وہان کرکے کچہہ اسباب معاش
صبح تک رہتے تہے یکجا نئے عروس و داماد

روز معمول تہا ہر صبح چلا جاتا تہا
روزی قوت کا بستی سے اٹہا لینے واد

پردہ ہر حال رہے بستی مین یا جنگل مین
غوث کے نام سے ہر وقت اٹہاتا تہا نواد

ذکر ایک روز کا ہے وہ تو یہان آیا تہا
اوسکی عورت رہی جنگل مین بآہ و فریاد

دلکے بہلانے لئے آئی جو وہ میدان مین
بہا گیا اوسکو وہ جنگل کا نہایت ہی سواد

اوسکے گلروئے بہارین سے تہا صحرا سرسبز
ہوگئی رشک شمیم اوس سے وہ جنگل کی باد

اسطرح سیر مین مشغول تہی وہ رشک بہار
ناگہان وادی ویران مین ہوئی یہ روداد

سیر کے واسطے آیا کوئی حاکم کا پسر
دیکہتا کیا ہے کہڑی ایک ہے رشک شمشاد

دلمین کہنے لگا اپنے یہ پری ہے کہ یا جن
آئے کیا آدمی اسجائے یہ ہین کوہ وجماد

پوچہا اوس سے کہ تو ہے کون یہان آئی کدہر
تیری تصویر سے ہو محو جو اس بہزاد

آئی کسواسطے اس وادی ویران مین بہلا
چہوڑ آبادی ہر قریہ و قصبات و بلاد

اوسنے اسطرح کہا اس سے نہ جن ہون نہ پری
ایک مصیبت زدہ اسجائے مین ہون آدمی زاد

مین غریب ایک سپاہی کی ہون عورت اے شخص
مرد میرا ہے جوانمردی مین ازبس استاد

بدگمانی سے خلایق کی بچا کر مجہکو
رکہا جنگل مین چہڑا مجہہ سے وہ شہر آباد

اسکی اس شیرین زبانی پہ ہوا حاکم عاشق
کچہہ خیال اور کیا دل مین اسیدم ایجاد

لینے اوسوقت کیا صاف گمان فاسد
اپنے ہمراہ لے آنے کیلئے ہوکہ رشاد

آپ گہوڑے سے اوترا تہا جو پکڑا اوس کا
کی وہ عورت نے وہ حاکم سے بہت استرداد

منع کرتی رہے ہرچند اوسے وہ عورت
لے چلا گہوڑے پہ بٹہلا کے اوسے وہ بیداد

ہوکے لاچار بصد عاجزی اوس عورت نے
غوث کی خدمت عالی مین یہ کی استمداد

بیکسی مین یہ میری آپ کہان ہو یا غوث
دادخواہ ہون مین دو اللہ کے لئے میری داد

آپ کا نام سدا مرد میرا لیتا ہے
رات دن کرتا ہے یا غوث کریم آپکو یاد
اسگھڑی پنجۂ ظالم سے چھڑا لو مجھکو
آپ اسوقت میری سنتے نہین کیا فریاد
آپکی ہین ہون کنیز اے شہ عالی منصب
مرد جو میرا ہے وہ آپکا ہے خانہ زاد
جبکہ فریاد کی اسطور سے اوس عورت نے
فضل خالق سے وہان ایسی ہوئی کچھہ روداد
ہوگیا وادی ویران مین سوار ایک نمود
جلد تر اپنے کو پہنچایا وہان مثل باد
سبز پوشاک تہا پہنا ہوا اک منہہ پہ نقاب
ہاتہہ مین تیغ برہنہ تہی مثال جلاد
آکے عورت کو لیا پنجۂ ظالم سے چھڑا
قتل اس شخص کو کر ڈالا بہ تیغ فولاد
کام جب اوسکا ہوا قصد کیا جانے کا
تب وہ عورت نے پکڑ دست شہ ذی ارشاد
پوچھا ہو کون کہو آپ کا کیا اسم شریف
آپنے اسکو کہا پوچھہ نہ اب سے مجہسے زیاد
کام تو تیرا ہوا نام سے ہے کیا مطلب
دست ظالم سے کیا ہم نے لے تجھکو آزاد
پہر تو عورت نے بہت آپسے ضد کرکے کہا
ہاتہہ سے دونگی نہ داماں مین شاہ اوتاد
آپنے ایسی معیبت مین مدد کی میری
نام فرماؤ تو چہوڑونگی مین اے پاک نہاد
آپ فرمائے میرا نام ہے غوث الاعظم
مت کر اب مجھہ سے زیادہ تو یہان استبداد
نام سنتے ہی قدم چوم کے اس طرح کہا
مجھہ کو فرمائے اب کلمۂ توحید ارشاد
آپنے کلمہ محمد کا پڑہایا اسکو
وہ مسلمان ہوئی اسوقت بصد صدق و سداد
پہر تو فرمایا تو کہہ مرد سے اپنے یہ حال
کیونکہ رکہتا ہے ترا مرد بڑی ہمسے وداد
کہہ سنا کر یہ اسے ہوگئے وہان سے رخصت
مقبل جل وعلا دین محمد کے عماد
شام کو آیا وہ عورت کا وہان جب شوہر
اوسنے اظہار کی سب اس سے مفصل روداد
اپنی عورت سے سنا جبکہ یہ احوال اوسنے
اعتقاد اور بہی اسکا ہوا حق سے ایزاد
کلمہ احمد کا پڑہا اوسنے بہی ایمان لاکر
مرد و زن پہر تو چلے دونون بسوئے بغداد
پہنچے بغداد مبارک کو وہ دونون جسدم
پائی حضرت کی زیارت سے بہت استعداد
زندگی تک رہے درگاہ مبارک کے حضور
دین و دنیا کی ہوئی انکو جو تحصیل مراد
جیسی ان دونون نے پائی ہے سعادت یا غوث
ہووے سنی کو بہی تحصیل سعادت اسعاد

مدعا میرا دلا دو نیا خدا سے حضرت
آپکے سایے مین رہین میرے آبا اجداد
آپکے فضل و کرامات سے اے سرور دین
دین و دنیا مین رہے شادمان میری اولاد
اے شہ کون و مکان کیجیئے کچہہ ایسی مدد
ہوویں نابود سرفراز جو ہین اہل عناد
تیغ اسلام سے اے شاہ شجیعان اسدم
ہووے برکندہ غرض کفر کی بیخ و بنیاد
اے جگر بند نبی سید والاحسبی
دین و دنیا مین کرو سنی کی آپ امداد

کرامت حضرت غوث الاعظم در باب عنایت شدن یازدہ خطاب بیازدہ زینہ مسجد

باوضو ہاتہہ مین یکبارگی مین لے کے قلم
حمد حق نعت نبی کرتا ہون باعجز رقم
بعد ازان آل و صحابان محمد کی صفت
کر کے کچہہ ہوتا ہون مین وصف غوث الاعظم
ذکر اک روز کا ہے مسجد بغداد کے بیچ
ایک مسافر نے کیا رہنے کا پایا قایم
رات کو بند جو دروازہ ہوا مسجد کا
اوس مسافر کو خلل آگیا کر درد شکم
جائے جب اوسنے کہین پائی نہ پاخانے کی
کی نجاست اسی مسجد مین مسافر نے بہم
ایک پہر رات سے جا کہول کے در مسجد کا
غوث الاعظم رہے دریا و خدائے عالم
اوس مسافر نے جو دیکہا کہ ملی اب فرصت
صاف جاتا رہا ایک بار وہان سے اسدم
بعدہ آیا مؤذن جو وہان مسجد مین
اسکو آنے لگی بدبوے نہایت ہر دم
تب گمان آیا اوسے ایک مسافر تہا یہان
شاید اوسنے ہی یہ بے ادبی بڑی کی ہے بہم
ڈہونڈہا چو طرف نپایا کہین جب اوسکا پتا
دیکہا محراب کے نزدیک پڑا اوسنے قدم
غوث الاعظم تہے وہان بیٹہے بہ یاد خالق
انکو پہچانا نہین سمجہا وہی ہے آدم
پوچہا کیون تونے کی اسجائے نجاست اے مرد
تب جواب اوسکو دئے کچہہ نہ شہ نیک شیم
پوچہا بہتیرا اگر کچہہ نہ جواب آیا اوسے
جب تو یک مار طمانچہ ہو نہایت برہم
آپنے تب بہی نہ فرمایا اوسے کچہہ منہہ سے
اوسنے پہر کہینچکے سیڑہی پہ سے لے آیا ستم
گیارہ سیڑہیان تہین وہ مسجد کو نہایت زیبا
گیارہ سیڑہی سے زیادہ تہی سیڑہی یک کم
مار کر زینۂ اول سے گرایا اون کو
تب خطاب آیا کہ سید ہے تو غوث اکرم

ظلم سے دوسری سیڑہی پہ گرایا جو اونہین   تب خطاب آیا کہ سلطان ہے شاہ عالم
تیسری سیڑہی پہ ٹپکا جو موذن نے اونہین   تب خطاب آیا فقیر ہے تو شہ عالی ہمم
چوتہی سیڑہی پہ گرایا اونہین جسدم اوسنے   تب خطاب آیا کہ خواجہ ہے میرا غوث امم
پانچوین سیڑہی پہ جسوقت گرایا اون کو   تب خطاب آیا کہ مخدوم ہے تو نیک شیم
قہر سے چہٹوین جو سیڑہی پہ گرایا اون کو   تب خطاب آیا ولی شاہ عرب اور عجم
ساتوین سیڑہی پہ جس وقت کہ ٹپکا اوسنے   تب خطاب آیا کہ ہے بادشہ نیک قدم
آٹہوین سیڑہی پہ جس وقت گرایا اون کو   تب خطاب آیا کہ ہے شیخ شہ فضل و کرم
ظلم سے نوین جو سیڑہی پہ گرایا اوسنے   تب خطاب آیا کہ مولانا ہے غوث اعظم
غوث کو دسوین جو سیڑہی پہ گرایا اوسنے   تب خطاب آیا کہ محی الدین ہے ابن ہاشم
گیارہوین سیڑہی پہ جسدم کہ گرایا اون کو   تب خطاب آیا جلیل آپکو اللہ سے بہم
الغرض گیارہوین سیڑہی پہ ہوی گیارہ خطاب   درگہ خالق باری سے بلطف اعظم
یعنے یہ سید و سلطان و فقیر و خواجہ   اور مخدوم و ولی بادشہ فضل و نعم
شیخ و مولانا محی الدین جلیل کونین   یہ خطاب آگئے اللہ سے اللہ کی قسم
کیا کہون دوستو حضرت کو ہراک سیڑہی پہ   رنج ہوتا تہا نہایت ہی بضرب اظلم
اشک گرتے تہے محاسن پہ بآن درد الیم   جسقدر سبزہ سرسبز پہ ہووے شبنم
پرنہ فرمایا کچہہ اس شخص کو حضرت نے وہان   جب موذن نے کہا آپ کو ازراہ ستم
تو نے بے ادبی کی مسجد مین یہ کیسی ایرد   چل نجاست پہ اوٹہا ہاتہہ سے اپنے اسدم
اوسکے کہنے سے نجاست وہ اٹہا دامن مین   آپنے پہنکدی لیجاکے بچشم پرنم
دہوکے دامانکو پہر ہوگئے مصروف نماز   صبح یکبارہ ہوئی نور فروز عالم
جب تو پہچانا موذن نے یہ ہین غوث کریم   کانپ کر گر پڑے بصد عاجزی حضرت کے قدم
بولا بے ادبی ہوئی مجہسے نہایت یا غوث   کیجئے عفو خطا میری بصد فضل و کرم
اوسکو حضرت نے کہا ہوگی جو میری بخشش   پہلے بخشاونگا اللہ سے تجہے مت کر غم
جب سب چلے لوگ جماعت کے وہان سے یکبار   پہنچے جس جائے خلہ ڈالے تہے غوث اکرم

دیکھا جسجائے نجاست وہ پڑی تہی سینے
مشک و عنبر کی ہے خوشبوئی کا اوسجا عالم
اوس موذن نے بہی یہ طور جو دیکھا اسجا
ولین اوسکے ہوئی حضرت کی محبت محکم
فاتحہ کرکے غریبون کو کہلاتا تہا طعام
ماہ کی پہلی سے لے گیارہوین دنتک پیہم
کہتے ہین گیارہوین کا جسے ہے نکلا دستور
جو یہ عالم مین چلا آتا ہے ابتک قایم
آپنے مشک نجاست کو بنایا یا غوث
عرض سنی بہی یہ کرتا ہے بصد عجز اتم
مین سراپا ہون گناہونکی نجاست سے غلیظ
فیض حضرت سے رہون پاک و معطر دایم
تنگدستی کی جراحت سے ہوا دل مجروح
آپکا فیض نگہ حق مین ہے میرے مرہم
مدعا میرا دلادو یہ خدا سے حضرت +
درگہ خاص کا ہون بندۂ بیدام و درم
اے جگربند علیؓ سید اعلی النسبی
کیا صفت ہووے تیری سنی ادنی سے رقم

قصیدہ

اے شہ غوث و کرامات کریم عالم
مخزن فیض و عطا معدن احسان و کرم
چون برافراختی بافضل و کرامات علم
قرص خورشید ہما گشت نثار پرچم
زدرا کردی عطا مرتبۂ قطبیت
آمدہ چون سپئے آن خرقۂ خاص ابریشم
از پئے جد کریم تو شدہ سقف فلک
بہر اقدام معلاش زمین شد جازم
گاہ انصاف تو اے بادشہ عدل و داد
پرورد زیر بغل بچۂ بز را ضیغم
در جلوئے تو رود فتح و ظفر با شوکت
نصرت از بہر سلاح تو ہمیشہ ہمدم
روز و شب آمدہ اے شاہ سوار چابک
زیر حکم تو زمانہ شدہ ابلق ادہم
ہیم تیغت چو کند ایشہ مردان تاثیر
دشمنت خون شود پیش تولد بہ شکم +
وصف جد تو کند سنی چہ امکان دارد
سلموا صلوا علیہ و صلوات و سلم

کرامت حضرت غوث الاعظم کہ سگ درگاہ او شیر شیخ احمد جام زندہ فیل را کشت

صلوات اللہ سلام اللہ علے محبوب سبحانی
صلواۃ دائما ابدا علے معشوق رحمانی
پس از حمد خدا نعت رسول خاص صمدانی
کرون کچہہ دل سے توصیف محی الدین جیلانی

کراماتین ہزارون ہین جناب غوث اعظم کی
کرامت ایک لکھتا ہون سنو اسکو بصدق دل
مسمی شیخ احمد جام زندہ فیل سے تھے کوئی
کہین کوئی ولی ملتا تو یہ پیغام کرتے تھے
نہین تو چھوڑ دیتا ہون مین اپنے شیر کو اسدم
یہ سنکر ہر ولی گائے ایک اوسکے شیر کی خاطر
کسی نے ایکدن اس سے کہا ایصاحب عظمت
مگر بغداد اشرف کو کبھو تشریف فرما دین
کہا اس شخص سے سنکر البتہ مین اس سے بھی
یہ کہکر سوے بغداد مبارک ہو گئے راہی
تو پیش از شیخ کے آنیکے اکدن صاف محفل مین
ولی ایک شیخ احمد جام زندہ فیل آتا ہے
ابھی ایک گائے لا رکھو تم اسکے شیر کی خاطر
غرض اک گائے آگے ہی وہان موجود رکھی تھی
کہ میرے شیر کی خاطر اک اچھی گائے بھجوا دو
یہ اپنے شیر کو دیکھو ابھی مین چھوڑ دیتا ہون
تو حضرت غوث اعظم نے کہا قاصد سے یہ سنکر
کہا قاصد نے جا کر شیخ سے پیغام حضرت کا +
تمامی اولیائے افضل و اکمل کے زمرے مین
مگر وہ بھی میری صولت سے ڈر کر گائے دیتا ہے
غرض حضرت نے اوسکے پاس جب گائی روانہ کی
وہان تھا ایک کتا وہ بھی ہمرہ ہو رہا اسکے
جناب غوث کے خادم نے جسدم گائے پہنچا دی

ولی ہرگز نہین کوئی محی الدین کے ثانی
ہوئی سرزد جو حضرت سے عجب ہے جاے حیرانی
سواری شیر پر کرتے ہمیشہ سیر ارمسانی
روانہ گائے ایک کردو اگر تم چاہو آسانی
کریگا کام اپنا وہ تو پھر ہوگی پشیمانی
روانہ جلد کر دیتا تھا لا کر دل مین حیرانی
جہان کی سیر مین تم نے نہ پایا ابتلک ثانی
وہان رہتے ہین اک صاحب محی الدین جیلانی
ملونگا ایکدن جا کر جو ہوگا فضل رحمانی
جناب غوث کو سب ہو گئے اسرار اعلانی
کہے اپنے مریدون سے جناب غوث صمدانی
مگر ہے شیر پر اسوار اسمین ہے یہ نفسانی
کریگا جب طلب آکر تو اوسکی ہے یہ مہمانی
جو آئے شیخ اسجا یہ کیا پیغام نادانی
نہین تو آپکی بستی مین پینے کا نہین پانی
وہ اپنا کام کر جاویگا اے محبوب سبحانی
یہان سے جاؤ تم اوس شیر کی کرتا ہون مہمانی
تو سنکر شیخ بولا ناگہان از راہ نفسانی
بڑا ایک مرتبہ رکھتا ہے دیکھو غوث صمدانی
اگرچہ ہے وہ افضل تر پہ ہون مین ایسا حقانی
چلا لیکر مریدہ بارگاہ قطب ربانی
جو کتا خانقاہ کے در پہ کرتا تھا نگہبانی
تو اسنے گائے پر اس شیر کو چھوڑا بغرانی

کھڑی جب رہ گئی گائی تو دیکھی شیر کی صورت
تو کتے نے کئے تب تیز دندان ہائے برّانی
عقب سے شیر کو کتے نے ایک ہی جست مین پچھاڑا
زمین پر شیر اوسکا تب تڑپکر ہو گیا فانی
ہوئی اک شیخ احمد جام زندہ فیل کو خجلت
کہا اوسوقت لوگون سے ہوئی کیا مجھسے نادانی
غرض حضرت کا قائل ہو کے آیا پھر تو خدمت مین
جناب پاک مین کی عرض اپنی رکھکے پیشانی
نہایت مجھسے گستاخی ہوئی ہے عفو فرمانا
ہوئیکا ہوا اس کمترین سے فعل شیطانی
تمامی اولیائے اولین و آخرین اندر
تمہین کو زیب دیتی ہے شہ کونین سلطانی
تمہارے در کا کتا ہے مقرر شیر سے بڑھکر
مجھے بھی جانکر کتا دو اپنے در کی دربانی
جناب غوث مین کی اپنی گستاخی سے جب توبہ
نہایت گریہ وزاری سے کر کر اشک افشانی
ہوئی حضرت کو اوسکے گریہ وزاری پہ اک رحمت
بنایا اوسکو خادم جب تو از راہ کرم رانی
کیا حضرت نے خادم جبکہ اپنا شیخ احمد کو
ملا اک فضل سے اللہ کے اسکو رتبہ شاہانی
جناب غوث کی فضل و کراماتین ہین کچھہ ایسی
کہ جسکو مانتے ہین عالم اجسام و روحانی
بچایا شیر کے پنجے سے جیسے تم نے گائیکو
چھوڑا لو نفس سے مجھکو بھی حضرت قطب ربانی
وہ جیسا امن بخشا گائیکو تم نے درندیسے
یہ سنی کو بھی حضرت دیجئے اب امن و امانی
مدد کچھہ ایسی ہو یا غوث اعظم تیغ بران سے
جو ہین اہل بغاوت ہو وین جیسے گاؤ قربانی
دعا فرمایئے آقا جناب حق مین کچھہ ایسی
یہان سے اس سرے تک ہووے عالم مین مسلمانی
کرین سب کفر سے توبہ گلو مین انکے ہو دایم
بجائے رشتۂ زنار تسبیح سلیمانی
طفیل ذات اعلیٰ درگہ خالق سے ملجاوے
جیئے تک سنی ادنی کو توفیق ثنا خوانی
کیا کر یاد حضرت غوث کو ہر وقت ای سنی
خدا کے فضل سے ہوگی تری مشکل کی آسانی
جناب غوث کے گھر کا تو کتا بنکے رہ سنی
شرف رکھتا ہے شیرون پر سگ محبوب سبحانی
سگ درگاہ میران شو چو خواہی فضل حقانی
کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

کرامت غوث الورا در بیان اولیا شدن گروہ گناہگاران

مرحبا آل نبی صاحب فضل و اعجاز
مرحبا نور علی سید اعلی اعجاز

حمد حق نعت نبی کرکے مین پہلے آغاز
نام ہے جم عفیف اک کتاب فایق
غوث اک روز تھے مسرور بہت محفل مین
روز درگاہ سے رہتی تہی سخاوت جاری
سنکے خادم سے کہا غوث نے ایکسو چالیس
جب تو خادم نے وہان ڈہونڈہکے ایکسو چالیس
سیدہی جانب کو کئے آپنے جب ستر شخص
دو طرف سارے گنہگار کہڑے رہگئے جب
مین نے یا رب یہ گنہگارون کو تجہکو سونپا
یہ سخن کہتے ہی اون سارے گنہگارون سے
تب جواب آپنے درویش کو اسطرح دیا
کرکے درویش وہ بے ادبی سے اپنے توبہ
کرو یا تم نے ولی اتنے گنہگارون کو +
اون گنہگارون کو جسطور سے حق کو سونپا
فضل سے آپکے کچہہ وہ بہی تو پالیوے مراد
فضل سے حق کے طفیل آپکے اے سرور دین
اپنی رحمت سے اونہین اور مسیر کردو
سرخرو ہووین ہر اک کار مین سارے دیندار
اسطرح اہل غزا سے یہ گریزان ہووین
حق سے دلواو وغرض میری مرادین ساری

غوث کی ذات پہ پڑہ دلسے درود اے سنی

بعد ازان غوث کے لکہتا ہون سنو راز و نیاز
اوس سے اب کرتا ہون اس حالکو مین خامہ طراز
ایک درویش نے کی عرض بصد عجز و نیاز
آج اب تک نہ سخاوت ہوئی اے بندہ نواز
لاؤ فاسق وگنہگار و نہایت غماز
لاکے حاضر کئے کر کرکے بہت سی تگ و تاز
بائین جانب کو بہی اتنے ہی سے تہے عصیان پرداز
عرض کی آپنے اللہ سے کر دست دراز
تیری درگاہ مین مقبول ہو یہ میری نیاز
ہوگیا بات مین ہر ایک ولی صاحب راز
یہ سخاوت ہے میری آج سے سن اے دمساز
رہگیا عشق مین حضرت کے بصد سوز و گداز
عرض سنی کی یہ ہے آپسے اے بندہ نواز
درگہ حق مین کرو سنی کو یا غوث نیاز
جیسے وے سارے ولایت سے ہوے سرافراز
اہل اسلام کو سب ہو رہے توفیق نماز
دینداری مین جو ہین ایسے والا ممتاز
منفعل ہوتے رہین تا بہ ابد اہل نفاز
جسطرح باز سے کنجشک کرے ہے پرواز
کیا کرون عرض کہو آپ تو ہو واقف راز

مرحبا بولین ملایک تیری سنکر آواز

کرامت حضرت غوث قدس سرہ دربیان بیرون آمدن جہاز غرق شدہ

صلوات صل علی غوث صاحب العظمت
سلام والف تحیت رحمت علی رحمت
خدا کی حمد مین کرتا ہون پہلے باالفت
ہے جسکی حمد مقدس مین رات دن خلقت
خدا کی حمد کے بعد از جو پوچھو ہے اکرم
نبی کی نعت ہے صل علی بڑی نعمت
خدا کی حمد و محمد کی نعت کے بعد از
نبی کی آل و صحابہ کی خوب ہے مدحت
یہ سبکے بعد ثنا بین ہے افضل و اعلےٰ
ثنائے غوث جو کہئے یہ نیک زینت
ہے ذات غوث مکرم بوصف رحمانی
زبان جو اہل سکے اسکی صفت مین کیا قدرت
نبی سے معجزے جتنے ہوئے ہین خلقت مین
ہوئی ہین اتنی کرامات اون سے باشوکت
ہوئین ہزارون کراماتین آپ سے سرزد
سنو یہ اونمین سے ہے اک کرامت ندرت
عجب یہ قصہ ہے اکدن کنارے دریا کے
سرائے خاص سے آئے تھے غوث بافرحت
خدا کی صنعت کامل کی سیر کرتے تھے
سوا ایسے عرصے مین بوڑھی سی آئی اک عورت
گھڑا لیے آئی تھی پانے کے واسطے اوسجا
گھڑا وہ رکھکے لگی شور کرنے بارقت
کچھہ ایسا شور مچایا تھا اوس نے رونے کا
تمام اہل تماشا کو ہو گئی حیرت
جناب غوث نے دیکھا تو پوچھا لوگون سے
یہ کیا سبب ہے جو روتی ہے یہ باخجالت
کہا کسی نے عجب ہے یہ قصۂ پرسوز
بیان کرنے مین آتا نہین ہے الحضرت
بیان کرتا ہون یا غوث کچھہ ذرا مین سنو
تھا ایک لڑکا یہ بڑھیا کو صاحب جرات
تھا نور چشم و جگر گوشہ صاحب دانش
حسین و صاحب اخلاق و صاحب ہمت
فدا یہ اوسپہ تھی اسپر فدا وہ ہوتا تھا
تھی دونون مادر و فرزند مین بڑی الفت
خوشی سے ہوتی تھی گذران اونکی ہر اک طور
خدا کے فضل سے رہتے تھے تھوڑیسی دولت
اسیطرح سے کٹے چند دن تو بڑھیا کو
ہوئی وہ بیٹے کی شادی کے واسطے رغبت
تو سارے اپنے سگے اور دوستون کو تمام
خوشی کے ساتھہ وہ بڑھیا نے جاکے کی دعوت
تمام جمع ہوئے جب تو اک جہاز اوپر
سوار ہوکے چلی ساتھہ لیکے جمعیت
کسی جزیرے پہ جا پہنچی ساتھہ خویشونکے
تو اپنے بیٹے کی اوسجائے پر ہی کی نسبت
بڑی ہی دھوم سے اوسجائے پہ ٹھہنی شادی
کہین تو باجے تہا باجا کسی جگہہ نوبت

تمام ہوچکی شادی وہان سے تب بڑہیا
یہانسے نکلے اور وہانسے نکلے تمام خویشوان سے
بڑی ہی شان و تجمل سے گہر کو آتے تہے
جہاز ڈوب گیا سارا جب تو دریا مین
وہ تختہ ایسا ہی بہتا تہا بیچ دریا کے
وہان سے بعد کئی روز کے بحالہ آہ
یہ بات ہوکے قضا ہوگئے ہین بیس برس
اسی ہی غم سے یہ گہٹ گہٹ کے ہوگئی لاغر
تمام خویش و اقارب بہو ہی بیٹا ہی
یہ حال غوث سے جسدم بیان کیا اوسنے
کہا پکار کے مت رو زیادہ اس سے تو
کہا وہ بڑہیا نے سنکر یہ بات ہووے کہان
کہا یہ غوث نے بیٹا ہی بلکہ تیری بہو
کہا وہ بڑہیا نے سنکر کہان ہین وے بابا
کہا پکار کے حضرت نے پہر کے آتے ہین
کہا وہ بڑہیا نے بابا تو مسخری مت کر
تمام ڈوب گئے بہائی بند اے بابا
یہ میرا رونا نہ موقوف ہو قیامت تک
خدا نے مجہکو ضعیفی مین کیا بتایا غم
مزہ یہ زندگی دیتی ہے موت کا مجہکو
جو یاد آتا ہے وہ حال مجہکو اے بابا
یہ کہکے پانی کا لیکر گہڑا چلی بڑہیا
جناب غوث کو دیکہی نہین تہی اس باعث
بہو کو بیٹے کو ہمراہ لے ہوئی رخصت
جہاز ایک بہرا تہا تمام تہی فرحت
یکایک آگیا طوفان تو ہوگئی وحشت
پہ ایک تختے پہ بڑہیا رہی بصد آفت
کسی طرف کے کنارے لگا پس از وقت
پہر اپنے ملک کو آئی بحالت عسرت
کہ اب تلک اوسے اسبات کا ہے غم حضرت
بدن مین اوسکے نہ باقی رہی ہے کچہہ قدرت
جو ایکدم مین مرین اوسکو کیون نہو فکرت
تو آئی آپ کو بڑہیا کے حال پر شفقت
کہ تیرا بیٹا نکل آئیگا بصد عشرت
جو مردہ زندہ ہو آوے تو ہے بڑی حیرت
وے دونون صاف نکل آوینگے بانیت
وے ڈوب جا کے ہوئی بیس سال کی مدت
بہو ہی بیٹا ہی سب خویش و مال اور نعمت
مین اپنے غم مین کہڑی رو رہی ہون محنت
فقط مین ایک بچی ہون اوٹہا کے سو زحمت
مجہے یہ رونے سے اکدم نہو ویگی فرصت
کلیجا کیون نہو ٹکڑے کہ غم کی ہے ضربت
تہا خوب ویسی ہی ہوتی جو میری ہی جلت
جگرا کہڑتا ہے ہوتی ہے دلپہ اک وحشت
بنا ہے بندہ بغم مبتلا بلا راحت
کلام شبہ کے کرتی تہی از پس غیبت

جناب غوث مین بڑہیا مین فاصلہ تہا بہت
تو اوسکو لوگ لے آئے جناب غوث تلک
قسم خدا کی مین کہتی ہون صدق نیت سے
کہا کہ غوث بڑا غم ہے میرے دلپر اب
دعا سے آپ کی میری مراد ہو حاصل
جناب غوث نے فرمایا سے لے تمام جہاز
یہ سنکے خوش ہوئی بڑہیا تو غوث اعظم نے
جہاز سارا نکل آوے یاربی اسلم
جہاز نکلا نہ کہنے سے غوث اعظم کے
تو پہر خدا سے دعا کی کہ یا الٰہی جہاز
نہ نکلا پہر بہی وہ کہنے سے آپکے جسدم
کہا خدا سے نکالے گا یا نہین تو جہاز
تو ایسے عرصے مین آیا جہاز پانے پر
یہ حال دیکہکے بڑہیا بہی اور لوگ تمام
جناب غوث نے جب کی تو عرض اللہ سے
یہ کیا سبب تہا کہ کی مین نے تین بار دعا
جناب حق سے تب آئی ندا کہ اے محبوب
مگر یہ دیکہہ دو عالم کو کتنے دیر لگے
بنا نہ سکتے تہے کیا پل مین ہم دو عالم کو
معالجہ جو ہوا آج کا تو سن اوسکو
جہاز و مال غرض خاک ہوگیا تہا تمام
کہ تیری ہمکو تہی خاطر دعائے اول مین
دوئیم دعا کی جو تونے تو ہمنے قدرت سے
کہڑے تہے لوگ بہی اسوقت درمیان بہت
وہ بڑہیا دیکہکے حضرت کو بولی با فرحت
یقین ہوا ہے مجہے جہوٹی نہین ہے یہ صورت
خدا کے واسطے فرماؤ مجہہ پہ کچہہ شفقت
خوشی ہو دلپہ وہ آگے کی جاے سب محنت
اوسی خوشی سے نکل آویگا نہ کہا ہیبت
جناب حق مین دعا کی کہ میری رکہہ عزت
تو اس غریب پہ کر اپنے فضل سے رحمت
تو آپ کو ہوئی اوسوقت اک بڑی خجلت
کرم سے تیرے جو نکلے تو ہے بڑی قسمت
تو غصہ آگیا حضرت کو تب بصد شوکت
کہ آئی بات کی تجہہ مین نہین ہے کیا طاقت
وہی خوشی تہی وہی بابا اور وہی بہجت
بہت ہی بہول گئی دل پہ آئی اک فرحت
ہمیشہ پہلی دعا مین بر آتی تہی حاجت
تب آئی پانی پہ کشتی تہی اتنی کیون مہلت
ذرا مین کر سکین جو چاہین ہم مین ہے قدرت
کہ چہہ ہی روز کے عرصے مین ہمنے کی خلقت
جو روز چہے لگے ہمکو تو یہ بہی تہی حکمت
گذر کے ہو گئی تہی بیس سال کی مدت
خوراک ہاییان آدم ہوے تہے بے منت
کئے اکہٹے تمامی کو ہمنے ایک ساعت
بنائی سارون کی یکبار شکل اور ہیئت

ستوم دعا مین نکالے تیار کرکے تمام
جہاز وآدم واسباب ہم سفنے بحرکت

یہ سنلے کار یہ ممکن نہ تہا کہ ہوگا کچھہ
فقط تیری ہی دعا کی یہ ساری تہی برکت

یہ سنکے عجز سے حضرت نے تب کہا حق سے
آلٰہی تیری ہی سب دی ہوئی ہے یہ رفعت

غرض جہاز کنارے پہ آلگا اوسدم +
مکان مین آئے وہ سارے بفرحت وشوکت

ہوکو بیٹے کو خویشونکو ساتہہ لیکے تمام
جناب غوث سے اوس پیرزن نے کی بیعت

جہاز ڈوبا ہوا جیسا وہ نکالے ہو
یہ سنی کی بہی ہے یا غوث تم سے کچھہ حاجت

جہاز عیش میرا غم کے بحر مین ہے غرق
نکالو اوسکو تو ہے آپ کی بڑی منت

ہے غوث سنی یہ عریان بخلعت مقصود
اب اسکو تم معہ احباب دیجئے خلعت

کہ شادی دلپہ رہے اوسکے اور تمامی کے
عطا ہو فضل سے یا غوث دل کو جمعیت

تم اونکو خوش رکہو دنیا مین اور عقبیٰ مین
بڑے مربی جو مخدوم ہین میرے حسرت

کرم سے قابل ولایق کو اور مسلم کو
یہ دو جہان رکہو خوش بعزت وحرمت

عنایت ایسی کرو اپنی حال حنفی پر
کہ اوسکو ہووے دو عالم مین روز وشب فرحت

غرض یہ سنی کو اور اوسکے سارے خویشونکو
کرم سے کیجئے اپنے مشرف خدمت

ہے غوث اہل جماعت جو صاحب دین یہ
تمام ہو وین خوشی سے بصحت وراحت

تمہارا روز ازل سے غلام کمتر ہون
خدا سے کہکے دلادو یہ میری ہر حاجت

خوشی ہو چین ہو راحت ہو روز قسمت سے
خدا کے فضل سے گر آپ کی ملے صحبت

درود پڑھ تو بذات محمدؐ اے سنی
اور اوسپہ اوسکی جو اعلی بزرگ ہے عترت

یہان سے فاتحہ پڑہکر وضو سے اے سنی
ادب سے کیجئے اپنی دعا کو اثبت

کرامت حضرت غوث الاعظم دربیان تبدیل شدن صورت

سلام مرحبا وتحفت رحم عزوجل
صلوٰۃ وصل علی غوث افضل واکمل

پس از محامد حق نعت احمدؐ مرسل
ثنائے غوث مکرم ہے اکمل وافضل

تہین زندگی مین ہزارون کرامتین انکی
پس از وفات یہ کی ہے کرامت مفصل

سنا ہے مین نے کہ ایک شہر ہند مین ہے عظیم
بیان کرتا تہا بہ مجہسے فقیر اک اکمل
تہی ایک بڑہیا وہان غوث کے مریدون سے
ہمیشہ فاتحہ کرتی تہی وہ سعید ازل
ربیع ثانی مین ایک سال روز یازدہم
نہ پایا بکرا وہ بڑہیا نے وہان کسی بہی محل
تہی ایک گاے اوسے ذبح کر بحسن دل
نیاز غوث کی کی گیارہوین کو پاک عمل
یکایک آتا تہا چپراسی ایک رستے سے
بلا کے اوسکو کہا تو بہی کہانا کہا لے چل
یہ سنکے آیا وہ چپراسی گہر مین بڑہیا کے
تو پوچہا گوشت کہان سے یہ پایا کہہ اول
ہے قحط بکری کا اس ماہ مین بصد شوکت
یہان کے راجہ نے ڈہونڈہوایا ہر طرف جنگل
کہ آج اوسکے بہی دستر پہ گوشت آیا نہین
کہ تو نے گلہ بزمین کہان کیا مدخل
کہا وہ بڑہیا نے اوسوقت اس سے ای بابا
تجہے یہ باتون سے کیا چل تو کہانا کہا کے نکل
تہا ایک بکرا میرے گہر مین اوسکو ذبح کیا
بس اب تو کہا کے چلا جا نہ کر یہان کلکل
وہ بولا آج ہر اک گہر مین ہر طرف ہر جا
نہ پایا بکرا بہت ڈہونڈہا ہر گہڑی پلپل
کہا وہ بڑہیا نے اے بابا سچ کہا تو نے
نہ پایا مین نے بہی بکرا بہت سی کی ہلچل
مگر ضرور کو اک گاے مین نے کٹوا کر
نیاز غوث کی کی تجہسے کیا کہون اوجہل
یہ سنکے اوسنے کہا کام کیا کیا تو نے
کہ کاٹی گاے کو اب تیری جان پر ہے خلل
نہین تو جانتی حاکم یہان کا ہندو ہے
ہمیشہ گاے کو پوجے نہ اسپ و فیل و جمل
ہے حکم ہاتہہ لگاوے گا گاے کو کوئی
تو اوسکا ہاتہہ قلم ہووے ہے یہی فیصل
اسی ہی وقت خبر دون گا جا کے حاکم کو
وگرنہ جان پہ مشکل پڑے گی میری کبل
یہ سنکے عاجزی کرنے لگی وہ بڑہیا تب
اور اوسکے بیٹے بہی کرتے تہے گو نرجیل
نہ کچہہ وہ سمجہا تو لاچار ہو کے بڑہیا نے
کیا اشارہ تو بیٹون نے اسکے ڈالا کہندل
کہدلنا کیا تہا کہ اسوقت قتل کر ڈالا
غضب ہے کہولی جو کیا رانی تیغ کی سل
درخت بویا تہا جیسا وہ ویسا پہل پایا
وہ پہل کچہہ اور نہین تیغ آبدار کا پہل
غرض وہ پاچکا پہل اوسکو یکطرف رکہا
پہر اپنے کام مین شاغل ہو وہان سے نکل
تمام دعوتی آتے تہے اور کہاتے تہے
پڑوسی اہل قرابت غریب و اہل دول

فراغتی ہوئی دعوت سے جب تو بڑہیا نے
اور اپنے بیٹے سے بولی کہین یہ پہینک کے آ
جب پہنچا شہر کے دروازے پہ اوٹہا کہ بار
مین کچرا ڈال کے آتا ہون شہر کے باہر
یہ سنکے بولا وہ دربان اوسکو اے بہائی
کہا وہ لڑکے نے لے بہائی یہ تو آخر ہے
کہا کہ کچہہ بہی ہو بہوک کی کہڑی ہے میری گائے
یہ کہلکے گہانس کی خاطر کیا جو اونچا تہہ
جو اوسکو کہولی تو یک لاش اوسمین آئی نظر
تہا جسم آدمی کا منہہ بنا تہا سوٗر کا
اور اوس سے پوچہا یہ کیا ماجرا ہے کہہ اسکو
تمام کیفیت اوسنے کہی تو دربان نے
خبر یہ سنتے ہی پوچہا بلا کے حاکم نے
وہ لاش کہول کے دیکہی تو منہہ تہا سوٗر کا
تہے تین بیٹے وہ بڑہیا کے رکہہ لئے نوکر
ہر ایک گیارہوین کو ذبح سات گائین کر
یہ فضل غوث کا دیکہو کہ سخت مشکل مین +
اے غوث میری بہی خاطر دعا کرو حق سے
پہنسا ہون اندنون یا غوث سخت مشکل مین
ہے سنی آپکا فدوی کرو یہ اوسپہ کرم
ہے اوسکو دردسر فکر ایک شدت سے
دعا کچہہ ایسی کرو حق سے یا محی الدین +
ہے کشت زار زبس خشک تر اے غوث کریم

وہ لاش کوڑے مین باندہی منگا کے ایک کمل
تو لیکے چلدیا سر پر جو بار تہا اثقل
نگاہبان سے بولا کہ کہول دے بہاگل
او جالا ہو گیا اوسوقت کہولدی سنکل
دے میری گائیکی خاطر ذرا سا گہانس اول
ہے کچرا اسمین ہین سارے بہری ہوئے لشکل
اگرچہ تلخ ہے پہر بہوک کے ہے وقت عسل
تو گہٹری سر سے زمین پر پٹکا یک آئی بہل
مگر لعینہ تہا سوٗر کا منہہ سزائے عمل
یہ حال دیکہہ کے دربان ہو گیا مائل
ہے لاش کسکی یہ ہے کون ایسا بیکل
خبر دی حاکم دوران کو جا بخاص محل
کہا وہ لڑکے نے سارا بغیر مکر و دغل
بدن مین پڑ گیا لرزہ ہوئی ایک اسکو ہل
بٹہلا کے بڑہیا کو بولا یہ مسند مخمل
لے حکم دے دیا تجہہ کو یہ کام سے مت ٹل
پہنسی تہی کیسی وہ بڑہیا یہ آئی صاف سنبہل
مراد میری ہو حاصل بفضل عز و جل
دعا کرو کہ جو مشکل ہے میری ہو دے حل
جو اوسکے بد ہین عمل سب یہ نیکوئی ہون بدل
عطا کرو اوسے اسوقت فیض کا صندل
مدد سے آپکی ہو بیخ کفر مستاصل
خدا کے واسطے برسا دو رحم کا بادل +

عنایت ایسی کرو اسپہ یا محی الدین
کہ ہووے خاتمہ بالخیر جب آوے اجل
اندہیری قبر مین ہووے گی اسکی جب یا غوث
تو ایسے وقت لگا دیجیے رحم کی مشعل
بفضل آپ ترحم سے منطفی کیجیے
جگر کی آتش غم سے جو بہڑکے ہے منقل
تو سنی ختم کر اب پڑہکے فاتحہ یہان سے
لگاوے غوث کے خیمے سے بس طناب اجل

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ

اول دہن کو دہوکے کرون کچھہ ثنائے رب
بعد از کرون مین وصف محمد کا با ادب
حمد خدا و نعت محمد کے بعد از ان
لکھتا ہون یہ کرامت غوث کریم اب
اک ماجرا عجیب سناتا ہون غوث کا
ہمکو عجب ہے غوث کے نزدیک کیا عجب
تہی عمر چہوٹی غوث مکرم کی اون دنون
گودی مین اپنی دایہ کی بیٹھے تہے باادب
معمول پر کنارے سے مشرق کے صبحکو
ظاہر ہوا چمکتا ہوا آفتاب جب
دیکہا جو آفتاب کو دایہ کے گود مین
سمجھے یہ غوث ولیین کہ روشن ہے کیا سبب
اوسوقت جلد کود کے دایہ کی گود سے
جا کر ہوئے وہ مہر پہ حضرت سوار تب
جسدم سوار ہوگئے آپ آفتاب پر
اوسوقت اوسکی کند ہوئی روشنائی سب
پہر وہان سے کود پہاند کے دایہ کے گود مین
آبیٹھے وہ جناب معلی شہ عرب
بعد از کئی دنون کے جو جیلان سے کر سفر
بغداد مین جو آئے وہ شاہ علی لقب
پہر تو وہان کرامتین ہونے لگین بہت
مشہور خاص و عام ہوے وہ علی نسب
گیلان سے آئی دایہ وہ ملنے کو آپسے
کی عرض ہاتہ باندہکے آہستہ باادب
اے میرے نور چشم شہنشاہ اولیا
سردار عالمین و مفخر علی لقب
ایک روز میری گود مین تہے آپ جلوہ گر
تبلائی مجہکو اپنی کرامت یہ بوالعجب
خورشید پر سوار ہوے اے نبی کے نور
جلوہ تمہارے نور کا ایسا ہوا تہا تب
خورشید نور بار کا جاتا رہا وہ نور
چمکا جہان مین آپ کے چہرے کا نور سب

قصیدہ

اے برسمائی فخر توئی انور آفتاب
دست سبق بحسن نہادے بر آفتاب
ازنور جبہ لست تجلّی دو جہان
گرد و جدا ازجمال رخت ہمسر آفتاب
اے آفتاب از تو شدہ آفتابہا
این خوبیہا کہ داری کجا اندر آفتاب
ہر ذرہ غبار رہت آفتاب ہست
این فیض وجود ولطف وکرم کے در آفتاب
نقد زکوٰۃ حسن حیتان برفشاندہ
دارد ہمیشہ کیسہ خود پر زر آفتاب
یا صاحب الجمال تو محبوب کبریا
گردد نثار درگہ تو اکثر آفتاب
چشم وچراغ فاطمہؓ دلدار مصطفےٰ
بر اوج خاندان نبی انور آفتاب

سنی کہ ذرہ وار غبار رہ تو ہست
دارد امید روزے شود بہتر آفتاب

پھر اور آرزو ہے وہ دیکھون کمال مین
اے سید بلند نسب وے شہ عرب
حضرت جناب غوث مکرم امام دین
فرمائے اوسکو کرکے تبسم بزیرلب
جسوقت تونے دیکھا وہ بچپن کا وقت تھا
مین ناتوان گود مین رہتا تھا تیری تب
آگے سے حق نے مرتبہ میرا بڑھا دیا
سو درجے آفتاب سے رتبہ بڑا ہے اب
بچپن مین اوڑکے جاسکا مین آفتاب پر
ای اماجان میرا وہ بچپن کا تھا سبب
ہر روز آفتاب تجلّی کردگار
آتے ہین میرے پاس ہزارون ہی بے طلب
ہرچند کو وپہاند کے مین چاہتا ہون جاؤن
لیکن وے ہلنے دیتے ہین اسجاسے مجھکو کب
یہ کہکے آپ چپ ہوئے اور دایہ اسطرف
آداب کرکے ہوگئی رخصت وہان سے تب
بس کر تو سنی یہان سے قلم رک کے رہگیا
وصف اوس جناب پاک کا تجھسے رقم ہو کب
کر عرض یہ پکار کے یا غوث نامدار
میری مراد رب سے دلادو یہ بے تعب
جو دشمنان دین ہین نابود ہون تمام
پڑجائے اونپہ غیب سے اللہ کا غضب

ای سنی پڑھ وہ روح مقدس پہ فاتحہ
جسکے طفیل ہوویگا اک روز فضل رب

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ پسر ضعیفہ غرق شدہ بود باز زندہ شد

کہکے اول زبان سے بسم اللہ
بعد نعت نبیؐ رسولؐ اللہ

مومنو تم سنو بگوش ضمیر
ایک ضعیفہ کو ایک ہی تہا پسر
جب تو بڑہیا نے غوث اعظم سے
تم ہو یا غوث صاحب قدرت +
غوث الاعظم نے اوسکو فرمایا
جب تو خوش ہو کے پہنچی اپنے گہر
عرض کی جا کے پہر نہین آیا
آپنے جب مراقبہ کر کر
دیکہی جب گہر مین جا کے وہ بڑہیا
گہر سے پہر نکلی بیقراری سے
اب تلک خانہ زاد حضرت کا
آپنے پہر مراقبہ کر کر
اوسکو فرمایا جا تیرا لڑکا
سنکے بڑہیا گئی جو اپنے گہر
دیکہہ بیٹے کو باغ باغ ہوئی
لے کے بیٹے کو ساتہہ با فرحت
پہر تو حضرت نے بیقراری سے
مجہکو تو نے یہ پیرزن کے حضور
جب مین کرتا تہا ایک بار دعا
اب دعا مین نے کی جو سہ بار
تو نے ذلت مجہے بہت دی اب
غوث الاعظم کو تب ہوا ارشاد
مین تجہے بولتا ہون سارا سبب
ہے حقایق مین اسطرح تحریر
غرق دریا کے ہوگیا اندر
عرض کی آ کے چشم پر نم سے
میرا لڑکا دلا دو اب حضرت
تیرا لڑکا مکان کو آیا
دیکہا گہر مین نہین ہے پیارا پسر
کیا سبب ہے کہو حبیب خدا
کہا اوس سے اب آیا تیرا پسر
تہا نہ حاضر مکان مین لڑکا +
عرض کی جا کے آہ وزاری سے
حتانہ تا رمین نہین آیا
اپنا زانو سے کر کے اونچا سر
گہر مین آیا ہے غم نہ کہا بڑہیا
دیکہا گہر مین ہے حاضر اپنا پسر
اوسکو اوس رنج سے فراغ ہوئی
ہوئی آ کر مشرف خدمت
عرض کی یہ جناب باری سے
کیا شرمندہ تو نے رب غفور
ہوتا حاصل تہا مدعا میرا
تب مراد آئی میری اے غفار
یا ربی کہدے اسکا کیا ہے سبب
میرے محبوب رکہہ تو دلکو شاد
مچہلیان کہا گئی تہین اوسکو سب

تو نے کی جبکہ پہلے بار دعا
تیری خاطر سے ایشہ اعلی
جب ملا ایک پہ یہ حکم ہوا
جمع کر ڈالے اوسکے سب اجزا
بار دویم دعا کی تو نے جب
شکل و صورت بنائی ہمنے تب
تیسرے بار کی جو تو نے دعا
تن بے دم کو ہم نے دم بخشا
پہر تو دریا سے اوسکو باہر لا
ہمنے اوسکے مکان کو پہنچایا
سنکے حضرت نے عرض کی یارب
باعث اوسکا سنا تو مجھکو اب
ایک ایمائے کن سے خلقت کو
بود نابود سے کیا ہے تو
دن قیامت کے عالم دنیا
متفرق جو اسکے ہین اجزا
ہے یقین مجھکو ایک لمحے مین
امر سے تیرے اونکو جمع کرین
جان دیکر اوٹھاے گا اونکو
قدرت کاملہ سے اپنے تو
ایک بیجان تن کو دینے حیات
تیرے نزدیک کیا بڑی تہی بات
حق نے فرمایا اے میرے معصوم
میری حکمت تجہی کو ہے معلوم
جی آزردہ تو ہوا ہے اب
کیونکہ اسباب سے ہوا ہے عجب
مین یہ آزردگی کے بدلے اب
جو تو چاہے عطا کرون وہ سب
عرض کی آپنے جہکا کر سر +
مین ہون ناچیز بندۂ کمتر
کم و زیادی کیا ہے مجہکو میسر
اپنے لایق مین چاہونگا کچہہ چیز
تو ہے صاحب میرا کریم و عظیم
اپنے لایق تو بخش مجہکو کریم
حق نے فرمایا اے میرے محبوب
بخشتا ہون تجہے یہ رتبۂ خوب
جس جماعت پہ گر کرے تو نظر
ہونگے سب وے ولی کامل تر
اور تو جس زمین کو دیکہیگا +
زر کی ہوجائے گی وہ ساری جا
عرض کی آپنے خداوندا +
مجہہ کو اسباب سے ہو حاصل کیا
وے ولی ہون اگر تو مجہکو کیا
وہ زمین ہووے زر تو مجہکو کیا
پہر تو اللہ کا ہوا فرمان
میرے محبوب دل نکر تو گران

تجھکو یہ بات گر نہیں منظور
اے میرے باوقار سرور دین
با وضو ہوکے دل ٹہکانے ہر
اسکو ایسا ثواب و درجہ دون
جوکہ تاثیر میرے نام مین ہو
غوث نے جب یہ سنکے حق سے ندا
عرض کی حق سے پہر بعجز عظیم
تونے میری بڑہائی ہے عزت
تیری رحمت کی ساری ہے رونق
تونے بخشی ہے جان بیجانکو
تونے نابود سے کیا ہے بود
سب فنا ہے مگر بقا تو ہے
ایسی ایسی طرح سے غوث کریم
کہا پہر سر اوٹہا کے شکر خدا
مومنو دیکہئے یہ غوث کا نام
نام لو غوث حق کا با عزت
تو بہی اے سنی دل سے شام و پگاہ
اپنے سنی پہ کیجیہ نگاہ کرم
کیونکہ لیتا ہے روز آپ کا نام

فاتحہ پڑہ ادب سے اے سنی

یا الٰہی طفیلِ غوثِ عظیم+
مین گنہگار ہون خداوندا
تیرا محبوب تو ہے غوث عظیم

جس سے تو خوش ہے وہ ہمین ہے ضرور
یہ بہی منظور تجہکو ہے کہ ہمین
اسم کا تیرے جو وظیفہ کرے
اسم مین جو مین اپنے رکہا ہون
وہ اثر صاف تیرے نام مین ہو
شکریے کا ادا کیا سجدہ
مین ہون عاصی خدایا تو ہے کریم
مین کہان اور کیا میری حرمت
ارحم الراحمین تو ہے برحق
تجہ سے سارا شرف ہے انسانکو
کیا تیرا شکر ہووے اے معبود
مالک الملک اے خدا تو ہے
کی ثنا سے خدا اے رب رحیم
اسی کا الاسمِ اعظمِ اللہ
مثل نام خدا ہے عالی مقام
ہر دو عالم مین پاؤ گے حرمت
کرو وظیفہ یہ نام کا للہ+
کیجئے یا غوث حق بلطف اتم
ہے وظیفہ اسے کا اسکو مدام

مانگ حاجت یہ رب سے اے سنی

حاجتین کر روا بہ لطفِ عمیم
غوث کے واسطے گنہ سے بچا
اوسکے صدقے سے بخش مجہکو کریم

سب عنیدان دین کو یارب
غرق بحر عدم مین کر دے اب

بحر عصیان مین دل جو سنی کا
غرق ہے اوسکو اب ٹھکانے لگا

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز یک ضعیفہ را از دعائی او حق تعالے یازدہ پسر عطا فرمود

باوضو لیکر قلم لکھتا ہون مین حمد خدا
بعد ازان کرکے ادا نعت نبی صل علی

بعد اوسکے کر سکے کچھہ توصیف اصحاب کرم
مین کرامت غوث کی لکھتا ہون باصدق وصفا

نقل ہے گیلان مین کوئی بزرگ عصر تھے
ہارون کے رہنے والے اونکا عثمان نام تھا

ذکر و تسبیح و عبادت مین ہی رہتے روز و شب
ذات سے انکی ہوا کرتی کرامت ظاہرا

یاد مین مشغول تھے ایک وہ عثمان نامور
روبرو آکر ادب سے اک ضعیفہ نے کہا

عمر میری ہو گئی ہے ان دنون تک ساٹھہ سال
اور میرا مرد بھی بوڑھا نہایت ہو گیا

کیا کہون فرزند اک ابتک نہین مجھکو ہوا
روز و شب یہ فکر ہی رہتی ہے مجھکو بارہا

کیا میری تقدیر مین اولاد ہے کچھہ یا نہین
نام لیوا کوئی تو ہووے ہمارا اس جگہہ

کچھہ کرو ایسی شفقت آج اے عثمان تم
تاکہ دے اولاد مجھکو اس ضعیفی مین خدا

عرض اوسکی سنتے ہی عثمان ازراہ کرم
جاکے ہم آسمان پر جستجو سب کر چکا

لوح پر بچہ نہ دیکھا اوسکی کچھہ تقدیر مین
بولا اس بڑھیا سے اے بڑھیا سخن سن یہ میرا

مین نے دیکھا لوح اعظم پر خدا کی تیرا نام
جا تیری تقدیر مین بچہ نہین بیٹھی ہے کیا

سنکے یہ روتی ہوئی جاتی تھی بڑھیا اپنے گھر
راہ مین اوسکو ملے جب غوث الاعظم ایکجا

عمر تھی چھوٹی سی حضرت غوث کی اوسوقت مین
پوچھا بڑھیا سے تو کیون روتی ہے کہہ کچھہ ماجرا

یون کہا بڑھیا نے اے شہزادۂ عالم سنو
مین نے جا عثمان سے احوال اپنا سب کہا

کیا میری قسمت مین کچھہ اولاد بھی ہے یا نہین
بولے بے اولاد ہے تو اے ضعیفہ یہان سے جا

اسلئے روتی ہون مین یہ کیا میری تقدیر ہے
بانجھپن کا مجھکو دنیا مین ہے بٹا لگ گیا

سنکے یہ فرمایا اوس بڑھیا سے حضرت غوث نے
حکم حق سے ہمنے اک فرزند تجھکو دیدیا

جب تولد تجھکو لڑکا ہووےگا اے پیرزن
سنکے بڑھیا نے کہا حضرت سے اے شاہ جہان
آپنے فرمایا پھر اس پیرزن سے اسگھڑی
سنکے بڑھیا نے کہا اے سرور دنیا و دین
پھر کہا اوس پیرزن سے آپنے اوسوقت پر
سنکے پھر وہ پیرزن حضرت سے بولی اسطرح
میری قسمت مین نہ بچہ پایا کوئی لوح پر
پھر تو جذبے سے کہا حضرت نے اس بڑھیا سے سن
پھر کہا عورت نے حضرت سے کہ مین بوڑھی ہوئی
پھر کہا حضرت نے اوسکو سن تو بڑھیا ضد نہ کر
غوث الاعظم سے کہا بڑھیا نے حضرت یہ کہو
غوث نے فرمایا اوسے پانچ کیا لے چھے دے
پھر کہا بڑھیا نے مین بوڑھی ہون شاید اسلئے
سنکے حضرت نے کہا غصّے سے یہ ٹھٹھا نہین
جب تو روح پاک احمدؐ نے کہا آکر وہان
بس کرو اب منہہ کو روکو بہت بڑھ ہوا اس سے زیاد
پیچ ہے حق نے آپکو روز ازل سے اے حبیب
پر رکھو کچھ پاس میری شرع کا اے نور چشم
سنکے فہمایش کو نانا کی جناب غوث نے
الغرض بڑھیا نے تب خاموش رہکے با ادب
مرد تھا اوس بوڑھی عورت کا بڑا صاحب کمال
قصہ کوتاہ کیا کہون اوس شبکو ہی اے مومنو
نو مہینے جب کٹے راحت سے اس بڑھیا کو پھر

تو خوشی کے ساتھہ اس لڑکے کو میرے پاس لا
لوح حق پر ہے نہ بچہ کوئی میرے نام کا
ایک کیا ہے ہمنے دو بچے دئے اب تجھکو جا
میری قسمت مین نہین بچہ بھلا کیا ہووےگا
دو نہین اب تین بچے ہوئینگے لے تجھکو جا
دیکھا ہے عثمان نے لوح خدا پر جا بجا
جب نہو لوح خدا پر ہوگا پھر فرماؤ کیا
تین کیا ہین چار بیٹے دیدئے اللہ نے جا
کیا مجھے اولاد ہوگی اے حبیب کبریا
چار کیا لے پانچ بیٹے کردئے حق نے عطا
مرد بوڑہا مین بھی بوڑہی ہے یہ اندیشہ بڑا
چھے نہین لے سات بلکہ آٹھہ ہووین خوش لقا
کرتے ہین اسوقت مجھسے آپ ٹھٹھا برملا
آٹھہ کیا لے نو دئے دس بلکہ گیارہ غم نکھا
اے میرے محبوب پیارے اے حبیب باصفا
تا ن خلل میری شریعت مین نہ پڑجاوے بڑا
ویدیا ہے حکم سارا ہی قضا و قدر کا
ورنہ پھٹجاوے گا پردہ اور کچھ ہو جاویگا
روک لی اپنی زبان اوسوقت پر یک مرتبہ
گھر کو جاکر مرد سے حال گذشتہ سب کہا
سنکے بولا غوث الاعظم نے کہا ہے سو بجا
حاملہ بوڑھی ہوئی تھی غوث الاعظم کی دعا
ہوگئی بیٹی تولد تھی بھی حق کی رضا

لیکے کچھہ تحفہ خوشی سے ساتھہ دونون مرد و زن
جاتے تھے جس راستے سے وہ نہایت ہوکے خوش
پوچھا جب عثمان نے لوگون سے یہ کیا شور ہے
آپ فرماتے تھے اوس بڑھیا کو حضرت اون دنون
ہوکے وہ غمگین جاتی تھی نہایت دل ملول
جسمین یہ پہلا تولد ہے اسی باعث سے وہ
سنکے یہ عثمان نے اللہ سے تب عرض کی
دل سے تو اپنے مین اس بڑھیا کو کچھہ بولا نہین
تو نے دی ذلت مجھے اس پیرزن کے روبرو
یا تو دیگر جاے یہی لکھا ہے نام بندگان
جب ندا عثمان کو اللہ سے آئی اوسگھڑی
پہنچکر کس کس جگہہ دیکھا ہے تو نے کر بیان
بولا تب عثمان حق سے اسطرف دیکھا ہو نہین
بلکہ ہر ایک برگ پر طوبی کے دیکھا مین نے سب
جب تو فرمایا خدا نے سنلے ایمیرے حبیب
ہمنے سن اسکی زبانپر لکھدیا ہے پیشتر
یہ تو کیا اوسکی زبانپر اور بھی تحریر ہے
ہے نمونہ لوح کا میری زبان اوس غوث کی
کارخانہ مین نے سونپا ہے خدائی کا اوسے
الغرض وہ پیرزن خدمت مین جاکر غوث کی
بولے حضرت وہ تو لڑکا ہے میری گود مین دے
تب نہایت ہوکے خوش آئی وہ عورت اپنے گھر
جبتلک جیتے رہے دنیا مین وہ خاوند و زن
غوث کی خدمت مین جاتے تھے وہ چنگ و دف بجا
مومنو وہ راستہ عثمان کے گھر پر سے تھا
کیسا یہ باجا ہے تو اک شخص نے اوسّے کہا
تیری قسمت مین نہین بچہ یہ لوح کبریا
غوث الاعظم نے اوسے گیارہ کئے بیٹے عطا
لے کے بچہ جاتی ہے با فرحت بے انتہا
کیا سبب ایسا ہوا کہہ اے میرے جل وعلے
لوح پر دیکھا سو بولا اوسکو اے بار خدا
یا آلہی کہہ کیا تھا مین نے کیا تیرا بُرا
یہ تو مین کیونکر کہون جھوٹا لکھا ہے لوح کا
خشم سے اے دوست میرے اتنا تو مت ہو خفا
مین تجھے کہتا ہون بعد از اوسکا سارا ماجرا
عرش پر کرسی پر اور لوح و قلم پر جابجا
پر کہین اولاد کا اوسکے نہین پایا پتا
سب جگہہ دیکھا زبان غوث پر بھی دیکھا کیا
اوسکے کہنے سے اوسے اولاد ہوگی باوفا
وقت پر اپنے تمامی ہووینگے وہ ظاہرا
جو وہ چاہے سو کرے گا جو وہ چاہا سو کیا
ہے مجھے منظور جو کچھہ کار ہے اس سے ہوا
بولی یہ لڑکی ہوئی یا غوث حق در ابتدا
گود مین دیتی ہی اس بیٹی کا بیٹا ہوگیا
اور دس بیٹے ہوئے با فضل حق اوسکے سوا
کرتے تھے ہر گیارہوین کو شکریہ کی فاتحہ

گیارہوین کا جب سے ہے دستور نکلا دوستو
اتبک جاری ہے جو خلقت کے اندر ہر جگہہ
گیارہ بیٹے جیسے اس عورت کو بخشے آپنے
میری بہی سب ہے آپسے یا غوث گیارہ التجا
پہلا دنیا علم دینی اور عزت دوسری
تیسری مجہہ کو بزرگی دیجئے ایشاہ ہدا
چوتہی یہ اعمال ہوین نیکتر میرے تمام
پانچوین یہ رزق ہوجاوے فراغت سے میرا
چہٹوین یہ ہو تندرستی میری اور احباب کی
ساتوین ہووے صفائی قلب کی مجہکو عطا
آٹہوین اولاد اور احباب باعزت رہین
عاقبت مین خوش رہین دنیا مین رشک اغنیا
نوین یہ ہو خاتمہ بالخیر میرا مرتے دم
دسوین یہ ہے مکر سے شیطانکے دنیا بچا
اور میری فکر کیجئے دور یا غوث کریم
گیارہوین یہ حشر مین ہو ظل داماں آپ کا
ہے یہ سنی روز اول سے غلام کمترین
تم خدا سے یہ دلادو اوسکا ہر اک مدعا
فضل سے دست کرم رکہدیجئے یا غوث اب
ہے تردد مین نہایت ہی یہ سنی آپ کا
کار جو ممکن نہ تہے وہ تم سے برآمد ہوئے
کار اس سنی کا بہی تم سے برآمد ہو ذرا
جب کسی بہی طور کی آوے بلا یا غوث تب
کچہہ مدد ایسی کرو تم میری سب رد ہو بلا
ختم کر یہان سے اسے سنی یہ نادر داستان
پڑہ درود آل واصحاب نبی صل علے
غم نکہا رکہہ دلکو خوش ہر حال مین سنی مدام
یک نہ یک دن تجہپہ فیض غوث جاری ہوویگا
ہوویگا اس ذات کا سب فضل تیرے حال پر
کچہہ نہ ہوویگا اگر تو کچہہ کا کچہہ ہوجائے گا

کرامت حضرت غوث الاعظم زندہ شدن شوہر زن بیوہ

فیض عالم غوث الاعظم دستگیر
رحم عالم غوث الاعظم دستگیر
غوث الاعظم ہے مسیحائے جہان
جس سے زندہ ہوگئے ہین مردگان
ہے روایت ایکدن حضرت کے پاس
آئی اک عورت بنا امید و یاس
بولی حضرت سے میری فریاد ہے
داد دو آقا کہ وقت داد ہے
اس سے حضرت نے کہا اے نیکنام
کیا تیری فریاد ہے کہدے تمام
تب کہا عورت نے ہون غم مین اسیر
مرگیا شوہر میرا یا دستگیر
آج اس غم سے ہوئی ہون دل دو نیم
مین ہوئی بیوہ ہوے بچے یتیم

پرورش بچون کی اب کیسطرح ہو
سنکے حضرت نے یہ اوس سے ماجرا
جا کے چوتھے آسمان پر ایک دم
پاس ملک الموت کے زنبیل تھی
بولے حضرت اس سے دے اک جان مجھے
اس فرشتے نے کہا تم کون ہو
آپنے فرمایا اس سے ناگہان
تب کہا اوسنے یہ ہو کیونکر بھلا
امر حق سے روحین لیجاتا ہون اب
پھر تو حضرت کو جو غصہ آگیا
مردے اوسدن کے ہوے زندے تمام
اوس فرشتے نے کہا فریاد ہے
حق تعالے نے سنی جب یہ فغان
عرض کی اوسنے خدا سے بادب
حکم سے تیرے زمین پر مین نے جا
ہے کوئی بندہ تیرا ایک عالیشان
بولا دے ایک روح اسمین سے ہم
مین اوسے بولا یہ ہے حکم خدا
کچھ تمہارے حکم کا تابع نہین
یہ سخن میرا لگا اوسکو زبون
چھوڑ دین روحین تمامی ہے عجب
نام پوچھا تو شتابی سے کہا +
سنکے خالق نے کہا خاموش رہ
یا محی الدین کچھ رحمت کرو
دے دلاسا اوسکو جب کچھ یک ندا
ہاتھ ملک الموت کا پکڑا بہم
جس مین تھین روحین بھرین اوس روز کی
اب نہ جانیدونگا مین آگے تجھے
نام کیا ہے آپ کا فرماؤ تو
غوث الاعظم اسم میرا ہے عیان
حکم رب پر حکم غالب آپکا
کیسطرح سے پلٹے کہو یہ حکم رب
چھین لی زنبیل اوسکی برملا
لیکے بالفت محی الدین کا نام
یا الٰہی کیسی یہ بیداد ہے
پوچھا کیا آفت ہے تجھپر کر بیان
اب میری فریاد یہ تجھسے ہے رب
لیکے کچھ روحین وہان سے چلدیا
آیا چوتھے آسمان پر ناگہان
جب تو رکھنے دونگا مین آگے قدم
اس جگہ چلتا ہے کس کا زور کیا
ہان قضائے حق ہی پھرتی ہے کہین
چھین لی زنبیل میری کیا کہون
مردے زندے ہوگئے اوسدنکے سب
ہے محی الدین میرا نام جب
جائے خاموشی ہے اسجا کچھ نہ کہہ

ہے تیری تقصیر اسمین سربسر ایک کے بدلیمین وین زنبیل بھر
روح ایک مانگی تھی اسنے تجھسے آ تو اگر دیتا نہ تھا تجھسی گلا
فیصلہ ہوتا اوسی ایک روح پر اوسنیہ ہی ہوتا تھا قصہ مختصر
وہ میرا محبوب جو چاہے کرے وہ میرا مطلوب جو چاہے کرے
جو رضا اوسکی وہ ہے میری رضا بس وہ ہے مختار جو چاہا کیا
وہ اگر چاہے نیا ہووے جہان وہ اگر چاہے نیا ہو آسمان
وہ اگر چاہے اوٹھا دون مردے سب پھر نئی خلقت کرون اوسکے سبب
الغرض عورت کا شوہر جی اوٹھا ناگہان لے نام حضرت غوث کا
رہگئے خدمت مین دونون مرد و زن پہنچکر مقصد کو بے رنج و محن
ہے میری یا غوث تم سے التجا کیجئے سب حاجتین میری روا
دل میرا مردہ ہے زندہ کیجئے سب مرادین حق سے دلوا دیجئے
سب اقارب ہون میرے امان سے خاتمہ سب کا ہو بس ایمان سے
اور جو ہین اہل جماعت سبکے سب یکدلی سے یہ رہین ہر روز و شب
با فراغت خوش رہین دنیا مین یہہ آپکے ہمرہ رہین عقبی مین یہہ
اور تمامی مومنون پر دمبدم یا محی الدین کرو اپنا کرم
اور جو یہ سنی ہے افتادہ حقیر دستگیری اوسکی ہو یا دستگیر
آپکا گر فضل سے ہو سر یہ بات حشر مین سنی کی ہووے گی نجات

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کہ یازدہ دختران شخصی مرد گشتند

غوث حق با صفا مرحبا مرحبا مقبل مصطفے مرحبا مرحبا
پہلے لکھتا ہون مومنو حمد خدا بعد نعت محمد صل علے
گوش دل سے اے مومنو سن لیجئے غوث الاعظم کا لکھتا ہون کچھہ ماجرا
غوث الاعظم کے ایک شخص آ روبرو بولا یا غوث سن لیجئے عرض ذرا

دس ہین لڑکیان مجہکو یا غوث امام
مجہکو مقدور شادی کی اسکے نہین
میری گذران تنگی سے ہوتی ہے آب
اونکی فکر سے گلتا تہا ہر روز و شب
آجکی شب کو یا غوث الاعظم سنو
فکر دل کی مجہے تہی سو تہی کیا کہون
میری عرض سنو اب یہ سبط نبی
لطفیل اس دعاے مبارک کے مین
عرض سنلی جو اس شخص کی آپنے
فکر مت کر تو اے شخص رکہہ دلکو خوش
جب یہ فرمایا حضرت نے اس شخص کو
خوب دیکہا ہون لڑکی ہے وہ بالیقین
پہر تو حضرت نے فرمایا اوس شخص کو
اوسنے حضرت سے اسطرح پہر عرض کی
چاہتا مین نہین ہون کہ لڑکے ہون دو
اوسکو حضرت نے فرمایا اے شخص سن
تین لڑکیان لڑکے کئے حق نے لے
عرض اوسنے کی حضرت سے یا غوث آپ
سنکے حضرت نے اسے کہا اسگہڑی
تین کیا ہین کہ اب چار لڑکیان سن
اوسنے ایسا کہا جب تو ایشاہ من
کیا ہوونگے بیٹے یہ فرماؤ تو
سنکے حضرت نے فرمایا اے ہوشمند

گہر مین بیٹھی ہین وے سارے ناکتخدا
فکر ہے یہی اب مجہکو صبح و مسا
اور کیا کام ہوویگا مجہہ سے بہلا
اور دیکہئے اتسپر علاوہ ہوا
اور اک لڑکی پیدا ہوئی برملا
فکر گیارہوین تازہ ہوئی ظاہرا
حق مین میرے کرو کچہہ خدا سے دعا
تاکہ فکر معیشت سے پاؤن رہا +
منہہ سے اسوقت نکلا یہ بیساختہ
اب جو پیدا ہوا ہے سو لڑکا ہے جا
اوسنی کی عرض اے خاصۂ کبریا
کچہہ وہ بیٹا نہین ہے یہ کہتے ہو کیا
تیری دو لڑکیان لڑکے ہین غم نکہا
آپ بیشک و بیشبہہ ہو مقتدا
ایک بیٹا ہی گر ہو تو ہے اکتفا
مین جو کہتا ہون سچ جان کہنا میرا
دیکہہ جاکے تو اب گہر مین اے باصفا
مجہہ کو حیرت ہے یہ سنکے بے انتہا
مین جو کہتا ہون سنلے ہے کہنا میرا
چار بیٹے بنے ہین تیرے باوفا
میری گیارہ ہی ہین لڑکیان خوش لقا
مجہہ کو اندیشہ اسبات کا ہے بڑا
میرے کہنے پہ تو شبہ لاتا ہے کیا

چار کیا ہین کرلے پانچ بیٹیان اب
پھر تو اوسنے کہا جب مین کہتا ہون کچھ یہ
سنکے حضرت نے فرمایا اس شخص کو
پانچ کیا ہین کر چھے بیٹیان اب یہی
سنکے اوسنے کہا تب یہ سبط نبی
غوث الاعظم نے سنکے کہا اس سے تب
چھے نہین سات لڑکیان اسوقت یہ
عرض اوسنے کی یہ غوث الاعظم سے پھر
اوسکو حضرت نے فرمایا اسطرح سے
سات کیا ہین کر اب آٹھ بیٹیان لے
اوسنے اسوقت حضرت سے پھر عرض کی
میرے دلکو تسلی نہین ہوئی کچھہ
بولے حضرت اوسسے اب لے نو بیٹیان
پھر وہ بولا کہ اے شاہ عالی ہمم
اوسکو فرمایا حضرت نے ای شخص اب
بنگئے بیٹے جا تیری دس لڑکیان
اوسنے کی عرض یہ غوث اعظم سے جب
مجھکو حق کی رضا سے ہوئین بیٹیان
جب مین کرتا ہون کچھہ عرض کہتے ہو تم
دو سے لے تین چار آپنے کر دیے
سات سے آٹھہ نو نو سے دس ہوگئے
یہ تو ہے حکم حق بیٹے یہ کسطرح
سنکے غوث نے اوسگھڑی فرمایا

بنگئے بیٹے لے کر خدا کی ثنا
آپ اک اک بڑہاتے ہو بولو ہے کیا
تجھکو کہنے سے میرے تعجب ہوا
ہوگئے بیٹے یہ خدا کی عطا
میرا دل ہے یہ کہنے سے خوشی بنا
تیرا شبہہ نہین جاتا کیا ہوگیا
لڑکے ہوگئے جا ہے خدا کی رضا
دخل کیا ہو خدا کی رضا مین بھلا
مین جو کہتا ہون سنتا نہین کیا ہوا
ہوگئے بیٹے اسمین نہین کچھہ خطا
جبکہ حضرت نے اسطرح سے کہدیا
یا حبیب خدا اے شہ اولیا
کر دئے بیٹے حق نے خوشی ولے لا
جب یہ کہتے ہو یا سچ ہے سا کہا
مجھکو جھوٹا ہی اب تونے ٹھہرا دیا
شکر اللہ کا اسوقت پر لاجبا
ایک شک ہے مجھے اے شہ اصفیا
اسمین زور چلے کیا کسی شخص کا
ایک کیا ہے کہ تمنے کئے دو عطا
چار سے پانچ چھے سات تک ٹھہرا
یہ عجب بات ہے بولو یہ ماجرا
آپکے کہنے سے بولو کیا پلٹے گا
سنلے بات یہ میری تو اب اے فتا

مجھکو حق نے ہے اپنی عنایات سے
رحم فرماکے مرتبہ ایسا دیا
جب مین کرتا ہون کچھہ عرض اللہ سے
بے تامل برآتی ہے میری رجا
جبکہ اللہ میری مدد پر رہے
شبہ کیا ہے جو برآوے ہر دعا
غیر حکم خدا کچھہ مین کہتا نہین
پر وہ کہتا ہون جیسا ہو حکم خدا
ہے خدا کا کرم یہ میرے حال پر
چاہتا ہون سو دیتا ہے مقصد مرا
تیرے خاطر دعا مین نے دل سے کی
کی قبول اب خدا نے ہر اک التجا
بلکہ گیارہوین عرض ہی اب کرچکا
کی قبول اب اوسے بھی سنکے با صفا
تیری گیارہ کی گیارہ ہی سب بیٹیان
ہو گئے بیٹے جا مغز اب مت لگا
جب تو وہ آدمی سنکے حضرت سے یہ
ہو کے خوش دل مین بس اپنے گھر کو گیا
دیکھتا کیا ہے وہ لڑکیان سبکے سب
ہو گئے بیٹے تب خوش ہوا خوب سا
وہان وہ بیٹون کو سب لایا تب روبرو
سبکے سب ہو گئے خادم با صفا
جبتلک جیتا تھا وہ جوان دہر مین
حسن نیت سے بس کیا کون بارہا
ماہ کی پہلی سے گیارہوین کے تلک
شکریے کا سدا کرتا تھا فاتحہ
گیارہوین دہر مین نکلی ہے جب سے ہی
اے محبو سنو یہ سخن تم میرا
بس کرامی سنی تو فاتحہ پڑہہ بہم
غوث الاعظم کی ہو تجھہ سے کیا اب ثنا
خدمت غوث مین عرض کر اب یہ تو
ہو تیرا فضل سے حاصل مدعا
یا شہ غوث ہے التجا یہ میری
جو کہ قاضی ابراہیم ہین با صفا
اونکو خوش بامراد اور رکھہ شادمان
اونکو فرزند نیک ایک کیجئے عطا
عمر ہووے ورا اوسکی مانند خضر
ہو سکندر سا اقبال اس کا بڑا
ہو ترقی سدا مال اور جاہ مین
خوار ہوتے رہین اونکے دشمن سدا
ہین جو صالح محمد و عبد الکریم
اور فتح محمد جو ہین با وفا
اپنے فضل و کرم سے شہ اولیا
سر پہ ہر اک کے رکھدیجئے دست عطا
اور جو سنی کو ہے درد سر فکر
صندل رحم سے پاوے گا وہ شفا

تمام شد

تاریخ وفات مصنف صاحب مرحوم

چون کرد رحلت حضرت سنی ازین دنیا	در دہر مانندش نشد پیدا ثنا خوان نبی	کلک سخنور از پی تاریخ سالش زد رقم	شد قصوی خلد برین ایوا ثنا خوان نبی

۱۲۸۸

از جناب محمد عبد الرحیم صاحب حنفی ولد حسرت صاحب مرحوم برادر خورد مصنف صاحب مغفور

تا دم آخر بجز وصف محمد مرحبا	لفظ دیگر در دل سنی نیامد مرحبا	رفت ازین دنیا و دون عاشق خیر الوریٰ	شد بتاریخ وفاتش فکر بے حد مرحبا
چونکہ حنفی رخل تعدد و بخشش نمود	آن زمان ہمت شد و امان مقصد مرحبا	سوی ہاتف دید بلبل این مصرع تاریخ گفت	مرحبا صد مرحبا صد مرحبا صد مرحبا

۱۲۸۸ھ

تاریخ وفات جناب قاضی نور محمد صاحب مرحوم و مغفور از نتائج فکر قاضی اسمعیل عفی عنہ

حامی دین قاضی القضات	دار فانی سے آج ہو کے جدا	ہوئے رحلت گزین خلد برین	مردم نیک بخت و اہل صفا
ہائے صد ہائے حاجی الحرمین	نور جس کا تھا اوس سجا کے ملا	روز دو شنبہ بیسوین تاریخ	تھا مہینا صفر سفر جو کیا
کلمہ طیب کا ورد تھا جاری	ہر گھڑی ہر پہر بصبح و مسا	اسم نور محمد سامی	نام جسکا تھا اوسکے پاس گیا
مجھکو تاریخ کا ہوا جو خیال	ہاتف غیب سے یہ آئی ندا	دل احباب خون ہوا غم سے	آج رخصت ہوئے ہادم جدا

۱۲۹۲ھ

تاریخ وفات جناب قاضی ابراہیم صاحب مرحوم از نتائج فکر جناب شیخ عبد القادر صاحب وفا

جناب قاضی ابراہیم ذیجاہ	کہ عالی رتبہ عالی نسب بود	باخلاق و کرم مثلش ندیدم	معین مومنان از فضل رب بود
بدل در داشت عشق آل و اصحاب	فدائے حضرت شاہ عرب بود	الٰہی حشر او با مصطفےٰ باد	بیاد و ذکر خالق روز و شب بود
بگلزار جنان باد انتعاشش	بہار باغ دین آن خوش لقب بود	چو رحلت کرد ازو دنیائے فانی	وفا از بہر تاریخش طلب بود
	بگفت از روے درد و آہ و فریاد	سہ شنبہ ہفتم ماہ رجب بود	

۱۲۹۵ھ

تاریخ وفات جناب قاضی براہیم صاحب مرحوم از نتائج فکر منشی علاؤ الدین صاحب فرحت

ہفتم ماہ رجب سہ شنبہ بود	انتقال کرد آن صاحب تعظیم وائے	ہاتفم فرمود اے فرحت بگو	وائے نیکنامی قاضی ابراہیم وائے

۱۲۹۵ھ

تاریخ وفات جناب قاضی صالح محمد صاحب از نتائج فکر جناب شیخ عبد القادر صاحب وفا

واحسرتا دریغا آن صالح محمد	لاریب مرد صالح بود و اسم با مسمیٰ
میداشت خوی یوسف ہر دل عزیز بودہ	در چاہ غم فتادند از مرگ و احبا
در خلق و در مروت ثانی نداشت دیگر	در صدق و در وفا آن بے شبہ بود یکتا
از حج چو گشت فارغ آمد [illegible] مکہ	واصل بحق شد آنجا از امر حق تعالےٰ
بر لوح مرقد او تاریخ [illegible] نوشتم	گردید دفن صالح در جنت معلا

۱۲۹۶ھ

تاریخ طبع دیوان سنی از فقیر محمد فدا خلف سید غلام حسین صاحب بخاری مرحوم

حبذا شائقان مدح رسول
حبذا طالبان نیک سبیل
شاہد نظم سنی کامل
شد زہے از لباس طبع جمیل
دلربا ہی است حسن بندش او
طرز مضمون بے نظیر و عدیل
بہر تاریخ طبع گفت فدا
نسخہ مدحت نبی جلیل

تاریخ دیوان سنی از نتائج فکر جناب مولوی نور محمد صاحب فارغ

یہ صدف سے نکلا ہے در یتیم
کیا کرے تعریف اسکی کوئی علیم
یعنی یہ ایک نسخہ در نعت رسول
جسکا کاتب ہے مسمی ہم کلیم
درج ہین اسمین قصائد بے بہا
جو ہوے مطبوع در فتح الکریم
تیرہ سو اور دو مین چھاپی یہ کتاب
تا ملے ہر شخص کو سود عظیم
فارغا کیا بخت اونکے جو یہ لے
پاوے جنت مین مکان بیخوف و بیم

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ جسنے اپنے حبیب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بندون گنہگار کے لیے سبب رستگاری ٹھہرایا اور جمیع نعت اون صاحب لولاک کو شایان ہے کہ جسنے امت عاصی کو از اول تا آخر دل فیض منزل سے نہ بہلایا اما بعد اندنون کتاب مشتمل خیر و ثواب سبب نجات موجب برکات مقصود انام مطلوب خاص وعام یعنے دیوان سنی جسمین عمدہ عمدہ غزلین اور قصائد نعت سرور کائنات صلعم اور اوصاف کرامات حضرت مقبول بارگاہ یزدانی معشوق سبحانی میران محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رض قدس سرہ بخط خوب وکاغذ اسلوب باہتمام متوقعان اجر عظیم جناب قاضی عبدالکریم و قاضی رحمۃ اللہ مہتمم مطبع فتح الکریم مین ماہ محرم ۱۳۰۶ ہجری مطابق چوتھی اکتوبر ۱۸۸۸ء عیسوی کو چھپکر شائع ہوا حسب منشاء قانون بستم ۱۸۴۷ء عیسوی و مطابق ایکٹ نمبر بست و پنجم ۱۸۶۷ء عیسوی کے داخل بھی رجسٹری گورنمنٹ بھی ہو چکا ہے اطلاعاً لکھا گیا وما علینا الا البلاغ

کتبہ عاصی محبوب علی لکھنوی